الحمد للہ کہ درین زمان سعادت توامان مجموعہ فتاوی جدیدہ بزبان فارسی
کہ از کتب معتبرہ مثل شامی، عالمگیری، ہدایہ، محیط، فتح القدیر، قاضی خان
مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب وغیرہا ماخوذ و مستخرج کردہ شدہ است

موسومہ بہ

فتاوی شہابیہ

مصنفہ و مولفہ واقف اسرار علوم منقول و کاشف رموز فنون معقول عالم بے بدل
فاضل بے مثل جناب حضرت مولانا مولوی قاری حافظ حاجی محمد عبداللطیف خان
غفرلہ الرحمن چشتی قادری نقشبندی متولد و متوطن جابگرام علاقہ نہاگ درہ
ریاست دیر بانی و مہتمم مدرسۂ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم جامع مسجد قبرستان
ہوتی متصل درگاہ حضرت ڈانگ بابا رحمۃ ضلع مردان مغربی پاکستان

بار اول ۱۰۰۰ ایکہزار — منظور عام پریس پشاور شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدیہ محبت و اخلاص

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین هم هداۃ الحق والصراط المستقیم

اما بعد کمترین عباد تالیف وتصنیف خود بنام گرامی علیجاہ اعلیحضرت والاشان غریب پرور عدل گستر محمد شہاب الدین خان صاحب بہادر والی وحکمران ریاست اسلامیہ جندول دام اقبالہ معنون ومنسوب کردہ اظہار اخلاص وہمدردی وخیرخواہی نمود

ع

گر قبول افتد زہے عز وشرف

کمترین عباد خادم شریعت - مولوی حافظ- قاری حاجی محمد عبداللطیف خان چشتی، قادری، نقشبندی- بانی ومہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ

انوار العلوم

جامع مسجد قبرستان ہوتی متصل درگاہ حضرت ڈانگ بابا رحمۃ اللہ علیہ ضلع مردان صوبہ سرحد

بتاریخ ۲۰ جمادی الاخری بروز ہفتہ ۱۳۶۳ھ مردان قیمت ۱۲ آنہ ۱ روپیہ

سید احمد شاہ بلیغ خود

شجرۂ نسب خاندانِ عالیۂ اخوندخیل والیان و نوابانِ ریاست اسلادیر

جناب عالیجاہ والاشان محترم اعلیحضرت غریب پرور عدل گستر محمد شہاب الدین خانصاحب بہادر والی و حکمران ریاست جندول - بن اعلیحضرت معدلت مآب شجاعت پناہ جناب نواب غازی محمد شاہ جہان خان صاحب بہادر والی ریاست دیر صوات جندول باجوڑ بن جناب نواب محمد اورنگ زیب خان صاحب بن جناب نواب محمد شریف خان صاحب بن جناب نواب رحمۃ اللہ خان صاحب بن شجاعت پناہ نواب غزن خان صاحب بن جناب قاسم خان بابا صاحب بن جناب ظفر خان بابا صاحب بن جناب غلام خان بابا صاحب بن حضرت ہادی حق ملا اسمٰعیل خان بابا صاحب بن حضرت عمدۃ العارفین قطب الاقطاب اخوند الیاس بابا صاحب لاجبوکی بن حضرت معرفت آگاہ طور بابا صاحب بن حقائق پناہ حضرت ابراہیم بابا صاحب بن حضرت بامت خان بابا صاحب بن حضرت موسیٰ خان بابا صاحب بن حضرت پائندہ بابا صاحب بن حضرت مال الدین بابا صاحب بن حضرت خواجو بابا صاحب بن حضرت اکو بابا صاحب بن حضرت یوسف عہ بابا صاحب بن حضرت خخے بابا صاحب بن حضرت غورے بابا صاحب بن حضرت افغان بابا صاحب بن حضرت لغمان بابا صاحب بن حضرت ودد بابا صاحب بن حضرت خالد بابا صاحب بن حضرت ولید بابا صاحب بن حضرت سعید بابا صاحب بن حضرت فاروق بابا صاحب بن حضرت منذر بابا صاحب بن حضرت لشوی بابا صاحب بن حضرت آہدا بابا صاحب بن حضرت قیصر بابا صاحب بن حضرت حمزہ بابا صاحب بن حضرت احمل بابا صاحب بن حضرت عدنان بابا صاحب بن حضرت قمرے بابا صاحب بن حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام بن حضرت عمران صاحب بن حضرت کسوان صاحب بن حضرت قیصر صاحب بن حضرت شہبال صاحب بن حضرت فراق صاحب بن حضرت زہود صاحب بن حضرت امین صاحب بن حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام بن حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام بن

عہ حضرت یوسف بابا [illegible] یوسف زئی [illegible]

حضرت ابراہیم[۴۸] علیہ السّلام بن آذر[۴۹] بن حضرت سوفان[۵۰] صاحب بن حضرت لشمک[۵۱] بن حضرت عا[۵۲]
بن حضرت سام[۵۳] بن حضرت نوح[۵۴] علیہ السلام بن حضرت الامک[۵۵] بن حضرت متوشخ[۵۶] صاحب بن
حضرت ادریس[۵۷] علیہ السلام بن حضرت نوش[۵۸] صاحب بن حضرت میہائل[۵۹] بن حضرت قلتبان[۶۰]
بن حضرت ہدیہ[۶۱] بن حضرت شیث[۶۲] علیہ السلام بن حضرت آدم[۶۳] علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام

تذکرہ حضرت اخوند الیاس بابا صاحب لاجبوکی رح

حضرت غوث زمان قطب دوران اخوند الیاس بابا صاحب لاجبوکی در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ از اعلیٰحضرت غوث زمان حضرت بنور صاحب فیض خلافت ظاہر و باطنی یافتہ اند و روضۂ مطہرۂ حضرت اخوند الیاس بابا صاحب بمعہ روضۂ حضرت خان بابا صاحب در مقام لاجبوک علاقہ میدان ریاست دیر واقع است۔

و تعمیر و آبادی موجودہ روضہ مطہرۂ اخوند الیاس بابا صاحب و حضرت خان بابا صاحب بحکم اعلیٰحضرت جناب نواب اورنگ زیب خان صاحب مرحوم شدہ کہ والد ماجد حضور والا نواب بہادر غازی محمد شاہجہان خان صاحب والی ریاست دیر جندول صوات باجوڑ ند۔

اطاعت و فرمان برداری حاکمِ وقت

یا یہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذلک خیر واحسن تاویلا ٥

برعزیزان وطن پوشیدہ نماند کہ اطاعت خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم و تابعداری امیران و حاکمان اسلام بر مؤمنان و مسلمانان واجب است۔ بشرطے کہ در تابعداری حکام اسلام خلاف شریعت لازم نہ شود۔

خداوند تعالی اُولِی الاَمر یعنی حکام اسلام را در اطاعت خود و اطاعت رسولِ خود

شریک فرمودہ حکم بہ تابعداری ایشان کردہ است پس مناسب کہ حکام اسلام ہر وقت وہر لحظہ تابعداری خدا و رسول مدنظر کردہ باشند۔ خلاف قانون خدا و رسول قدم نہ نہند۔ واز دہندۂ حکومت حقیقی خود ترسیدہ در جاری کردن احکام اسلام واتباع سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوشش بلیغ فرمایند

حکایت بر عدالت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ روم بدستِ قاصد خود تحائف از قسم جاہہا وجیہا بحضور حضرت خلیفۃ المسلمین عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرستادہ قاصدش در مدینہ منورہ حاضر گردیدہ پرسید کہ قلعہ وبنگلہ خلیفہ مسلمانان کدام جاست؟ گفتہ شد کہ قلعہ خلیفہ نیست در معمولی خانہ خلافِ زعم تو بود وباش میفرمایند۔ اکنون برائے خدمت ضروری مسلمانان وغربا تشریف بردن بردہ باشند، قاصد در تلاش رفتہ اتفاقاً حضرت خلیفہ مسلمانان را در زیر سایۂ دیوارے خفتہ یافت۔ گفت عدالت وانصاف میفرمائی بدین وجہ ہر جا کہ میخواہی بے خوف وخطری خسپی امیران وحاکمان ما ظالم اند ازینوجہ بہ قلعہا وافواج محتاج گردیدہ در حفاظتِ خود پریشان وسرگردان اند حضرت سعدی فرمودہ۔ ؎

بادشاہے کہ طرح ظلم فگند
پائے دیوارِ ملکِ خویش بکند
نکند جور پیشہ سلطانی
کہ نیاید زگرگ چوپانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیرا لعادل فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی ۔، تابعداری من تابعداری خدا ونافرمانی من نافرمانی حق است وتابعداری حاکم عادل تابعداری حق است ونافرمانی حاکم عادل نافرمانی من ست اگرچہ بر شما

غلام حبشی حاکم گردانیده شود۔ ازتابعداری وفرمانبرداری او روگردانی نکرده باشید فی زماننا در حکومت ملکی تنخواه وذریعہ معاش میگیرند۔ ومع ہذا دربدخواہی ودشمنی حاکم وقت خودساعی میباشند۔ این ناشکری منعم است وناشکری منعم جائزنیست بررعیت تابعداری وخیرخواہی حاکم وقت خود لازم وضروری است۔ تفسیر روح البیان ص۲۵۵

نقشۂ قواعد وضوابط برائے فیصلہ ہائے مقدمات متعلقہ ریاست اسلامیہ جندول

بحضور فیضگنجور معدلت دستور جناب خانصاحب بہادر والی وحکمران ریاستِ جندول دام اقبالہ بعدازتقدیم تسلیم ونیاز معروض حضور والاآنکہ مسمی غلام سرور زمین خود بعقداجارہ بہ فدوی داده است اکنون نامبرده غلہ فصل موجوده بہ حساب اجاره بہ فدوی نمیدہد زورگیراست ہمراه بنده راه حق نمیکند۔ مہربانی کرده بنام نامبرده بہ فیصلۂ شرعی حکمِ والاصادر فرمایند کہ بمعہ بنده ازراه حق تجاوز نکند۔ بغیرِ خداورسول وحضورِ والا جائے پناه نیست فقط

عرضیہ گذار
محمد علی بانڈی

حکمِ حضور والا خانصاحب والی وحکمران ریاستِ جندول

بنام تحصیلدار ریاست حکم آنکہ

فیصلہ سائل درخواست ہذا بحکم قانون شرعی انجام رسانیده باشید فقط

دستخط خان شہاب الدین والی ریاستِ جندول ازدفتر دارالحکومت بارڈه

چالانِ مقدمہ بمحکمہ شریعت بغرضِ فیصلۂ شرعی بہ توسطِ تحصیلدارِ تحصیل

بخدمت فضیلت پناه قاضی صاحب محکمۂ شریعت تحصیل!

بعدازسلامِ مسنون آنکہ فیصلہ مقدمۂ سائل درخواستِ ہذا حسب حکمِ حضور والا خان صاحب بہادر والی و

حکمران ریاست جندول دام اقبالہ بغرض فیصلہ شرعی بحضور والا پیش کردہ میشود۔ قاضی صاحب مہربانی کردہ مطابق حکم قانون شرعی فیصلہ طرفین فرمودہ باشند فقط دستخط تحصیلدار تحصیل

بیانات بموجب فیصلہ شرعی در محکمہ شریعت

(مدعی) من محمد علی بر غلام سرور بدین طور دعویٰ میدارم کہ نامبردہ زمین خود بہ عقد اجارہ بہ فدوی دادہ است۔ اکنون نامبردہ غلہ فصلِ موجودہ بحسابِ عقدِ اجارہ نمیدہد زور گیر است اگر بحکمِ کتاب حقِ من میرسد حکم فرمودہ شود کہ بدہد۔

(گواہان) ما غلام جان و غلام رسول خان برائے رضائے خدا و رسول بہ لفظ شہادت اظہار حادثہ وواقعہ بدین طور می نمائیم کہ در حضور ما یان غلام سرور زمین خود بہ محمد علی بہ عقد اجارہ دادہ است۔

(مدعیٰ علیہ) من زمین خود بہ محمد علی بہ حصۂ عرفی دہقانی دادہ ام بدادنِ حصۂ عرفی دہقانی ملامت ہسم۔ عقدِ اجارہ ہمراہِ نامبردہ نکردہ ام شہادت گواہانِ مدعی مذکور بہ عکس ہندی وعداوت نفسانی است۔

اجراءِ فیصلۂ شرعی از محکمۂ شریعت بحکمِ قاضی

بحکم البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر بر مدعی حضور شہود و بر مدعی علیہ حلف لازم است چونکہ در مقدمۂ مذکورہ بہ گواہان مدعی مدعیٰ علیہ جرح وقدح عکس ہندی و عداوت نفسانی نمودہ لہٰذا بموجب مدعی بودن حصۂ عرفی دہقانی مدعیٰ علیہ بہ مدعائے خود ثبوت شرعی پیش کردہ باشد ورنہ حلف نماید۔ شامی فقط

دستخطِ قاضی تحصیل

تذکرہ حضرات ائمۂ اربعۂ بمعہ سنِ حیات وممات

(۱) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ صاحب رحمہ اللہ در ۸۰ھ پیدا شدہ و در ۱۵۰ھ وفات یافتہ اند و عمرش ۷۰ سال بود

(۲) حضرت امام مالک صاحب در ۹۰ھ پیدا شدہ و در ۱۷۹ھ وفات یافتہ و عمر زندگی ۸۹ سال مشہور است

(۳) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ در ۱۵۰ھ پیدا شدہ و در ۲۰۴ھ وفات یافتہ ۵۴ سال بود

(۴) حضرت امام احمد حنبل صاحب در ۱۶۴ھ پیدا شدہ و در ۲۴۱ھ وفات یافتہ و عمر زندگی ۷۷ سال بود۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ در عہدِ خلافتِ حضرت خلیفۃ المسلمین مروان از حضرت ہبیرہ حاکم ملک عراق در بابتِ خدمتِ قضا کوفہ انکار فرمودہ بموجب انکار محبوس شدہ ہر روز دَہ ضرب تا ایک صد درہ حکومتی از قید حکومت خلاصی یافتند۔ مع ہذا خدمتِ قضا اختیار نہ فرمودند بلاشک کار قضا کارے است دشوار۔ ہنوز برائے تحصیلِ خدمتِ قضا رشوتہا دادہ میشود باوجودیکہ تعلیم بہ کنز و قدوری نرسیدہ باشد شوق قضا میدارند و از خدا نمیترسند۔

طبقاتِ مسائل وکتبِ ظاہر روایات

طبقاتِ مسائل حنیفی سہ است و اقوال ائمہ ثلاثہ بہ ظاہر روایت مشہور است۔ وکتبِ ظاہر روایت کتب ستہ حضرت امام محمد است بہ مبسوط و زیادات و جامع صغیر و جامع کبیر و سیر صغیر و سیر کبیر مشہور است۔ در روایاتِ ائمہ مذکورہ غیر کتبِ مذکورہ بمسائلِ نوادر مشہور است و مسائلِ مستنبطہ مجتہدینِ متاخرین بہ واقعات نامیدہ میشوند و این مسائلِ متاخرین در کتبِ مخلوط ذکر کردہ میشوند چنانچہ فتاوی قاضی خان و خلاصۃ الفتاوی وغیرہما برین مشتمل است و در فتاوی محیط جدا جدا ذکر کردہ اند چنانچہ اول مسائلِ اصول ذکر کردہ بعد ازان مسائل نوادر بعدہ فتاوی نوشتہ اند۔ بغرضِ تبصرہ عرض کردہ شد۔

طریق شناخت ترتیب فتوی واحکام نافذ کردن

(۱) در مسائل عبادات بر قول حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فتوی وحکم دادن اولی وبہتر است۔ بشرطیکہ قول مخالف معارض نشدہ باشد۔ زیراکہ حضرت امام اعظم رح از تابعین اند قول ایشان دربارۂ مسائل عبادات زیادہ قوی ہست۔

(۲) در جملہ مسائل ذوی الارحام بر قول حضرت امام محمد رح فتوی دادہ میشود۔ کہ اوشان درین مسائل ماہر وکامل وقت بودند۔

(۳) در مسائل متعلقہ قضا وشہادات بر قول حضرت امام ابی یوسف رحمۃ اللہ فتوی ے باید داد زیراکہ ایشان در مسائل قضا ماہر زمانہ خود بودند۔

(۴) در ہفدہ مسائل مشہورہ قول امام زفر رحمۃ اللہ معتبر وقابل فتوی ہست۔

واگر در مسئلۂ قیاس واستحسان جمع شوند عمل بر استحسان کردن اولی ہست بہ استثنار چند مسائل معدودہ مشہورہ۔

واگر درمیان قول اصح وصحیح تعرض واقع شود عمل بر صحیح کردن مے باید۔

واگر در مسئلۂ دو قول صحیح آمدہ باشند پس درینصورت قاضی ومفتی را اختیار است حسب ضرورت بہر قول کہ حکم وفتوی دہد جائز باشد۔

طبقات علمار فقہار کرام رضی اللہ عنہم

(۱) طبقۂ مجتہدین چنانچہ ائمۂ اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم وکسانیکہ بر مسلک ایشان رفتہ اند

(۲) طبقۂ مجتہدین مذہب چنانچہ حضرات امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وامام محمد رحمۃ اللہ علیہ وحضرت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم تلامذۂ حضرت امام اعظم رح اند۔

(۳) طبقۂ مجتہدین مسائل فقہیہ چنانچہ حضرت خصاف ابی جعفر طحاوی رح ابی الحسن کرخی رح شمس الائمۃ الحلوانی رح شمس الائمۃ سرخسی رح فخر الاسلام بزدوی رح فخر الدین قاضی خان رح وغیرہم اند

(۴) طبقۂ اصحاب تخریج از علمار مقلدین چنانچہ امام کرخی۔ وامام رازی رح وغیرہما اند۔

(۵) طبقۂ اصحاب تخریج از علماء مقلدین مثل ابوالحسن قدوری رح و صاحب ہدایہ وغیرہما

(۶) طبقہ علماء مقلدین کہ بر امتیاز قوی و اقوی وضعیف و ظاہر مذہب و روایت نادرہ قادر باشند چنانچہ اصحاب متون معتبرہ اند مثل صاحب کنز۔ و صاحب مختار۔ و صاحب وقایۃ الروایۃ و صاحب مجمع۔ این حضرات در متون خود ہا اقوال مردودہ و روایات ضعیفہ نقل نمیکنند۔

(۷) طبقہ علماء مقلدین کہ بر امتیاز اقوی و قوی وضعیف و ظاہر مذہب و روایات نادرہ قادر نبودہ باشند

فتوی وحکم قاضیان حکومت اسلامیہ مستحکم ومضبوط ترین میباشد

اگر در حکومتِ اسلامیہ تقرر قاضیان حکومتی شدہ باشد۔ پس در موجودگی قاضیان حکومت قضائے دگر قاضیان نافذ و جائز نیست بنابرین قاضیانِ دگر را نقضِ حکمِ قاضیِ حکومت نمیرسد اگرچہ فتوی برخلافِ مذہبِ خود دادہ باشد۔ قاضی حکومت اگر خلاف مذہب یا بر قول ضعیف فتوی دہد و بعد از حکم دادن معلوم گردد کہ حکم برخلاف مذہب یا بر قول ضعیف دادہ شدہ است قاضی حکومت نقضِ حکمِ خود کردہ باشد (کما قال فی رد المحتار ش اذا لم یکن القاضی مجتہدا وقضی بالفتوی ثم بین انہ علی خلاف مذہبہ نفذ ولیس لغیرہ نقضہ ولہ ان ینقضہ الخ) یعنی اگر قاضی مجتہد نباشد، و در حادثۂ فتوی وحکم دہد باز معلوم شود کہ خلاف مذہب فتوی دادہ شدہ است حکمش نافذ و جاری خواہد شد۔ و غیر قاضی حکومت را نقضِ حکمِ قاضی حکومت نمیرسد۔ بلکہ او نقض حکم خود کردہ باشد۔

عقائد اسلام کہ دانستن آن بر ہر مسلمان فرض و لازم باشد

عزیزان من بدانید کہ بنیاد اسلام بر پنج چیز است (۱) اول کلمہ شہادت (۲) دوم نماز (۳) سوم زکوۃ (۴) چہارم حج (۵) پنجم روزۂ رمضان مبارک۔

وسی کلمہ شہادت این است کہ واجب است بر مسلمان کہ بزبان اقرار کند و از دل صادق داند کہ خالق جہان یک است در ذات و صفات او شریک نیست تمام کمال ازو است

واوازتمام عیوب پاک است در ہیچ کارے محتاج کسے نیست وتمام مخلوقات محتاج اوایند وبرتمام چیزہا عالم است واز علم او چیزے پوشیدہ نیست واو برتمام چیزہا قادراست ۔ ہرچہ خواہد میکند ۔ حکم اورا کسے ردنمیتواندکرد ۔ بندگان خدا ہیچ کارے از نیک وبد بغیر حکم او نمیتوانند کرد ہرچہ در دنیا از بندگان صادر میشو و بقدرت خدا میشود ۔ وبرفرشتگان خدا ایمان بیارند کہ فرشتہ بندگان خدا اند از نور پاک پیدا شدہ اند ۔ گناہ نمیکنند ۔ برہر کاریکہ مقرر شدہ اند بران قائم اند ازان انکار نمیکنند ۔ فرشتگان نہ نر ونہ مادہ اند ونخورند ونہ نوشند ۔ شمار ایشان سوا از خدا کسے نمیداند بزرگ ترین ایشان چہار اند ۔

(۱) اول جبرئیل کہ کتابہائے خدا واحکام خدا بنزدیک پیغمبران علیہم السلام مے آورد ۔

(۲) دویم میکائیل علیہ السلام کہ رزی مخلوق بحکم خالق بخلوق میرساند ۔ وباران ہم میبا راند

(۳) سویم اسرافیل علیہ السلام کہ بروز قیامت صور میدمد ۔

(۴) چہارم عزرائیل علیہ السلام کہ بحکم خدا از جاندار مخلوقات جان میستاند ۔

وبرالله ایمان بیارد کہ کتابہا بطرف پیغمبران علیہم السلام فرستادہ ۔

۱ تورات بحضرت موسی علیہ السلام

۲ انجیل بحضرت عیسی علیہ السلام

۳ زبور برحضرت داود علیہ السلام

۴ قرآن پاک برحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

واقرار کند کہ تمام کتب اسمانی وجملہ پیغمبران خداوند تعالی حقند ۔ برائے ہدایت فرستادہ شدہ کہ تمام مخلوقات پیروی اوشان اختیار کنند ۔ انبیاء علیہم السلام از تمام گناہ پاکند خواہ کبیرہ باشد یا صغیرہ ۔ اول پیغمبران حضرت آدم علیہ السلام اند واخیر پیغمبران حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سرتاج پیغمبران درمکہ شریفہ پیدا شدہ اند چون بعمر چہل سال رسیدند از خدا پیغمبری یافتند ونزول قرآن شریف شروع شدہ درمکہ شریفہ معراج حاصل شدہ بود ۔ بدینطور

کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام براق آوردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بر وسوار کردہ بمسجد اقصی رسانید وازانجا بہ آسمانہا رفتہ جنت، دوزخ، عرش، کرسی، دیدند۔ دران شب نعمتہائے بیکران یافتند، پنج نمازہا ہم دران شب فرض شدہ اند۔ لہٰذا لازم شدہ کہ ما نماز پنجگانہ بخوانیم۔ وپسران ودختران خود را ہم حکم بہ نماز کنیم۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند۔ کسیکہ محافظت نماز پنجگانہ میکند۔ روز قیامت آن نماز برائے او نور ودلیل رفتن جنت خواہد بود۔ وکسیکہ محافظت نماز نمیکند از نور ودلیل محروم شدہ ہمراہ فرعون وہامان محشور خواہد شد۔

وقتیکہ اولاد شما بعمر ہفت سالگی برسند۔ بگوئید کہ نماز بخوانند وچون بعمر دہ سال برسند بزنید کہ نماز بخوانند یمضمون حدیث شریف است

چونکہ طہارت وپاکی برائے صحت نماز شرط وموقوف علیہ است بنابرین مسائل طہارت ووضو برہمہ مسائل مقدم نمودہ بغرض تبصرہ وفائدہ مسائل طہارت ووضو بیان کردہ میشوند تاکہ ناظرین وقارئین کتاب ہذا استفیض وبہرہ اندوز گردند۔

مسائلِ وضو بسلسلہ سوال وجواب

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ فرض در وضو چند است ھوالمصوب للجواب۔ چار

(۱) اول شستن روے از موہاے پیشانی تا زیر زنخ واز گوش تا گوش دگر۔

(۲) شستن ہر دو دست مع آرنج۔

(۳) مسح چہارم حصہ سر۔

(۴) شستن ہر دو پائے ہمراہ ہر دو شتالنگ۔ ازین چہار اندام اگر بمقدار یک سر موئے خشک ماند وضو درست نباشد بار دیگر وضو باید کرد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ طریقۂ مسنونہ وضو چہ باشد هو المصوب للجواب بہ حکم کتاب طریقۂ مسنونۂ وضو اینکہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم و اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم یکبار بخواند بعد ازان ہر دو دست تا ہر دو بند ہا سہ بار بشوید ویکبار دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاۤءَ طَهُوْرًا لَّنَا بخواند بعد ازان سہ کرت آب در دہن بیندازد ویکبار دعا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ كَاْسًا لَّمْ اَظْمَاْ بَعْدَهٗ اَبَدًا بخواند معہ استعمال مسواک وسہ بار آب در بینی اندازد بدست راست وبدست چپ از بینی آب بیرون کردہ صفائی کند ویکبار دعا اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ مِنْ رَّاۤئِحَةِ نَعِیْمِ جَنَّاتِكَ بخواند وسہ بار روے خود بشوید و دعا اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِیَاۤئِكَ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَعْدَاۤئِكَ یکبار بخواند وسہ بار ہر دو دست مع آرنج بشوید وقت شستن دست راست دعا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ یکبار بخواند ووقت شستن دست چپ یکبار دعا اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاۤءِ ظَهْرِیْ بخواند ویکبار مسح تمام سر کند وقت مسح سر یکبار دعا اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ۔ بخواند ویکبار مسح ہر دو گوش کند۔ ووقت مسح یکبار دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ بخواند ویکبار مسح گردن کند ووقت مسح گردن یکبار دعا اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ بخواند وسہ بار ہر دو پا ہمراہ شتالنگ بشوید ووقت شستن ہر دو پا یکبار دعا اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ۔ بخواند بعدہ وضو ختم کردہ یکبار سُوْرَةُ الْقَدْرِ مع کلمہ شہادت بخواند کلمہ شہادت اینست اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ بعد ازان

دو رکعت نفل تحیۃ الوضوء بخواند باعث ثواب باشد. وقت وضو سخنہا ، دنیاوی مکروہ است واسراف بلا ضرورت در وضو نیز ممنوع است

مسائل نواقض وضو بسلسلہ سوال و جواب

چہ میفرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نواقض وضو چند است هوالمصوب للجواب بحکم کتاب نواقض وضوء چارند

(۱) از خارج شدن بول وبراز از ہر دو راہ وضو شکستہ میشود۔

(۲) از خارج شدن خون وریم کہ سیلان کند

(۳) از خفتن بہ پشت یا بہ پہلو یا تکیہ کردہ وضو شکستہ میشود۔

(۴) شراب نوشیدہ مست شود. یا از بیماری بے ہوش گردد. یا از غائت ضعف یا مجنون شدہ بے عقل شود درین صور تنہا وضو باطل میشود. ہمین طور از خندہ قہقہۂ بالغ نیز وضو فاسد میگردد. در رکوع ایستادہ یا در سجدہ یا در قاعدہ یا نشستہ خفتہ شود ازین وضو باطل نمیشود مگر احتیاط در وضو کردن است عالمگیری۔

چہ میفرمایند علماء دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ خارج شدن ریح از دُبُر در قانون اسلام ناقض وضو ثابت شدہ دلیل عقلی برین چہ باشد. هوالمصوب للجواب دلیل عقلی برین اینکہ خارج شدن ریح موجب غفلت وسستی بدن است پس صرف برائے دور کردن غفلت شستن چار اندام در قانون اسلام شروع گردیدہ تا کہ بحالت بیداری عبادت باریتعالی ادا کردہ شود عبادت مع غفلت در جناب باریتعالی مقبول نیست

مسائل غسل۔ این را طہارت کبریٰ نیز گویند

چہ میفرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ فرض در غسل چنداست ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب فرائض غسل سہ اند

(۱) مضمضہ یعنی آب در دہن انداختن

(۲) استنشاق یعنی آب در بینی انداختن

(۳) برتمام بدن ظاہری آب روان کردن و ترساختن۔

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ سنت در غسل چنداست ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب سنت در غسل چہار اند۔

(۱) سہ بار دست شستن تا بندہا، ہر دو دست۔

(۲) ناپاکی از بدن بدر کردن۔

(۳) باقاعدۂ شرعی وضو کردن

(۴) بہ کل بدن آب سہ بار روان کردن و ترساختن

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ غسل از کدام چیز لازم میشود ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب غسل از انزال بستری کردن لازم میشود خواہ از مرد و زن منی خارج شود یا نہ

و ہرگاہ کہ از خواب بیدار شدہ بر بدن یا بر جامہ منی بیند خواہ احتلام یاد باشد یا نہ نیز غسل لازم میشود

واگر احتلام یاد باشد و بر بدن یا بر جامہ منی نہ بیند غسل واجب نباشد مگر احتیاط در غسل کردن است

واگر مرد نزد زن نشستہ بران دست نہد یا بوسہ گیرد و دران حالت شہوت آمدہ مذی بیرون آید غسل واجب شود واگر از دست نہادن یا بوسہ گرفتن منی جستہ بشہوت خارج شود درینحالت ہم غسل واجب میشود

علمار میفرمایند کہ اگر انسان از خواب بیدار شدہ بر بدن یا بر فرش خود تری مذی یافت

از جہت احتیاط غسل واجب میشود۔

وقتیکہ زن از خونِ حیض یا نفاس پاک گردد غسل بر و لازم میشود۔ اقل مدت یعنی کمتر عرصہ حیض سہ روز است واکثر مدت دہ روز است اندرین مدت ہر قسم خون کہ خارج میشود خون حیض شمردہ میشود و در باقی ایام استحاض باشد۔ وقتیکہ آب سفید بیرون شود خون حیض ختم میشود غسل کردہ نماز بخواند

از ولادت مولود تا وقتیکہ خون نفاس جاری میباشد نماز راموقوف کردہ نخواند۔ وقتیکہ خونِ نفاس قطع شود غسل کردہ نماز بخواند۔ اگر خونِ نفاس از چہل روز تجاوز کردہ برابر جاری شود غسل کردہ نماز بخواند زیراکہ این خونِ استحاض باشد نماز در مدتِ حیض ونفاس ممنوع است۔ وقتیکہ زن از خونِ حیض ونفاس پاک شود۔ بر وقضائے نماز نیست۔ مگر قضائے روزہ لازم باشد۔ در مدت حیض ونفاس بازنِ خود ہمبستری کردن حرام ہست۔ و در مدتِ استحاض ہمبستری جائز است۔ بے وضو قرآن شریف بدست گرفتن جائز نیست مگر از بر ویاد خواندن روست۔ جنب را بدست گرفتنِ قرآن شریف وخواندنش ہر دو روا نیست و در مسجد رفتن ہم روا نیست وطوافِ کعبہ شریف نیز روا نباشد۔

مسائلِ تیمم وحقیقت وکیفیتِ آن

چہ میفرمایند علماء دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تیمم در کدام وقت لازم میشود ھو المصوب للجواب بحکم کتاب اگر آب بمقدار دوری یک میل یافتہ نشود۔ یا آب یافتہ میشود مگر از وجہ بیماری استعمال نمیتوان کرد یا مرض زیادہ میشود۔ درینحالت بر خاک تیمم کردہ نماز بخواند۔ ہیچ وقت ناغہ کردن نماز روا نیست

کیفیت تیمم اینکہ اول نیت کند کہ تیمم میکنم برائے دور کردن ناپاکی و روا بودن نماز ہر دو دست بر زمین زدہ بروے خود بمالد وتمام روئے خود را در مسح بگیرد دوبارہ ہر دو۔

دست بر زمین زده هر دو دست را همراه آرنج بیکدیگر بمالد مگر بطورے دست بمالد که مقامیکه در وضو شسته میشود در مسح کامل گرفته شود و اگر انگشتری بر انگشت میباشد او را نیز حرکت دهد و اگر تنگ باشد بیرون کند حکم وضو و غسل و تیمم یکسان است یعنی از هر یک انسان از ناپاکی پاک میشود بعده خواندن نماز و قرآن شریف وغیره جائز میگردد تا وقتیکه آب یافته نشود تیمم بحال باشد وقتیکه آب مع قدرت یافته شود تیمم شکسته میشود۔

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که تیمم از کدام چیزها باطل میشود هو المصوب للجواب بحکم کتاب از چیزهائیکه وضو شکسته میشود ازان تیمم نیز باطل میگردد اگر بدن یا جا ناپاک باشد و برائے پاک کردن بدن و جا آب یافته نمیشود بر انحالت نماز بخواند و اگر لائق ستر عورت جامه پیدا میشود تمام جامه بیرون کرده از سر نو نماز بخواند یا برهنه در جائے تاریک ایستاده یا نشسته نماز بخواند روا باشد گر ضرورت بود روا باشد + بے ضرورت چنین خطا باشد

مسائل اذان و حقیقت و کیفیت آن

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که مقرر شدن اذان در قانون اسلام برائے چیست هو المصوب للجواب بحکم کتاب مقرر شدن اذان برائے اعلان غائبین شده که دوران اذان شنیده به نماز حاضر شوند

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که اذان سنت زوائد است یا سنت موکده هو المصوب للجواب بحکم کتاب اذان سنت موکده است در قانون اسلام برائے نماز وقتی یا قضا مقرر شده است اذان برائے نماز نفل و سنت جائز نیست قبل از وقت و بعد از وقت نیز ممنوع است درینصورت دوباره خواندن اذان ضروری باشد

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که اگر کسے در جنگل تنها نماز خواند در انحالت اذان خواندن بر و لازم باشد یا نه هو المصوب للجواب بحکم کتاب درینحالت اذان خواندن بهتر باشد۔ اگر اذان و اقامت هر دو خواند و در جهری نماز جهر کند و در اخفاء اخفاء کند نماز او مشابه به نماز جماعت شده ثواب

جماعت خواہد یافت

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ وقتیکہ مؤذن اذان خواند سامعان را چہ باید کرد هوالمصوب للجواب

بحکم کتاب باید کہ جواب اذان دہند یعنی وقتیکہ مؤذن اَللّٰهُ اَکْبَرُ گوید سامعان نیز اللہ اکبر گویند واگر مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گوید سامعان نیز این کلمات را برزبان جاری سازند وقتیکہ مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ گوید سامعان نیز این کلمات شہادت ادا کنند ووقتیکہ مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ گوید سامعان جواب این ہردو کلمات بلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دہند ودراذان صبح درجواب اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ گویند وقتیکہ مؤذن درختم اذان اللہ اکبر گوید سامعان نیز این تکبیر گویند این فعل مسنون است واگر بعد ازختم اذان این دعا گویند اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ خداوند پاک گناہ اوشان بخشند وشفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب خواہد شد۔

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ جوابِ اقامت نیز موجب ثواب باشد یانہ هوالمصوب للجواب بلے بطوریکہ جواب اذان ہست ہمان طور جواب اقامت است مگر دراقامت درجواب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ۔ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا گویند بعد ازختم کردن اذان واقامت ہر دعائیکہ کند مقبول درگاہ ایزدی خواہد شد۔ اذان شنیدہ برائے نماز درمسجد آہستہ آہستہ باید آمد شتاب خوب نیست ۔ برائے شامل شدن جماعت نیز شتابی کردن جائز نیست

چہ میفرمایند علمارِ دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ روز جمعہ اذان ثانی بکدام طرفِ خطیب درست باشد۔ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب اذان ثانی یومِ جمعہ دست راست و دست چپ و برابر روے خطیب بہ ہر سہ طور جائز است زایراکہ مقصود از اذان اعلان است ۔ رد المحتار ص۴۰۵

مسائلِ امامت واقسامِ آن

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ امامت بچند قسم است ھو المصوب للجواب بحکم کتاب امامت بر دو نوع است

(۱) امامت صغریٰ یعنی در نماز پیش امام ومقتدای خلق شدن۔

(۲) امامت کبریٰ یعنی سردار وبادشاہِ قوم شدن ۔ اینجا مسائل امامت صغریٰ بیان کردہ میشود

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ مستحق امامت کدام شخص میباشد ھو المصوب للجواب شخصیکہ در مقتدیان عالم وفاضل تر باشد واز مسائلِ علمِ دین بخوبی واقف بودہ باشد وقرآن شریف ہم صحیح میتوان خواند ۔اگر جاہل باشد در نماز مقتدیان خرابی خواہد کرد۔

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر در مذہب وعقیدۂ پیش امام خللے وفتورے باشد۔ در امام بودنش حکمِ شرع چیست ھو المصوب للجواب بحکمِ شرع امام بودنش مکروہ است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے از ضروریات دین اسلام منکر شدہ باشد امام بودن اوچہ حکم دارد ھو المصوب للجواب بہ حکمِ کتاب امام کردنش جائز نیست۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بحکم کتاب تعریف فاسق وفاجر چیست ؟ ھو المصوب للجواب بحکم کتاب کسیکہ مرتکب گناہ کبیرہ میباشد وبر گناہ صغیرہ دوام میکند فاسق وفاجر است۔

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ امامت فاسق وفاجر چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب امامتِ فاسق وفاجر مع کراہیت جائز است

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ امامتِ نابالغ چہ حکم دارد صحیح باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب امامتِ نابالغ صحیح نیست

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر کودکِ نابالغ در ماہِ رمضان المبارک امام شدہ تراویح بخواند صحیح باشد یانہ هوالمصوب للجواب درین مسئلہ علمائے کرام مختلف شدہ اند بعض میگویند جائز است بعض بعدم جواز قائل شدہ اند مگر مختار قول ثانی است یعنی امامت نابالغ بہتر نیست عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام نشستہ نماز خواند ومقتدیان از پسِ او ایستادہ نماز خوانند درینصورت نماز امام ومقتدیانِ او صحیح باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب درینصورت نماز امام ومقتدیان درست است زیراکہ این فعل از جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منقول شدہ است ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام تیمم کردہ نماز خواند ومقتدیان وضو کردہ خوانند درینصورت نماز درست باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درینصورت نمازِ امام ومقتدیان صحیح است شامی ودرمختار

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعد از تمامِ صفوف مقتدی را تنہا ایستادن چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب

بحکم کتاب تا وقتیکہ صفوف کامل نشدہ باشد و جائے یک تن خالی باشد از صفوف تنہا شدہ خواندن نماز مکروہ و خلاف سنت است واگر در صفوف جائے نباشد مردمان صفوف را تنگ نکنند پس صفوف دوتن شدہ ایستادہ شوند۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ کیفیت ایستادن مقتدیان در صفوف چہ طور باشد ھوالمصوب للجواب تمام مقتدیان دوش بدوش گردیدہ برابر ایستادہ شوند درمیان صفوف جائے خالی نماند و پایہا را پیش و پس کردہ صفوف را خالی نکنند برابری صفوف ضروری است رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ "تکمیل و درستی نماز از برابری صفوف است.

مسائلِ نماز وحقیقت وکیفیتِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن در مقبرہ جائز است یا نہ ھوالمصوب للجواب. بحکم کتاب نماز گذاردن در قبرستان چند صورت میدارد۔

(۱) اینکہ قبور را قبلہ خود گرداند وتوجہ بطرفِ اہل قبور نماید این درست نیست

(۲) اینکہ قبور را کندہ ساختہ مسجدے برانہا بنا کند و دران نماز بخواند این نیز مکروہ است

(۳) اینکہ خارج از مقبرہ مسجدے تعمیر کردہ بطوریکہ توجہ بقبور نیاید اینطور جائز است. شامی

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بہ نزدیک بزرگان دین برائے فیض وتبرک حاصل کردن مسجد تعمیر کردن روا است یا نہ ھوالمصوب للجواب. بحکم کتاب جائز وموجب ثواب باشد وَاَمَّا مَنِ اتَّخَذَ مَسْجِدًا فِی جِوَارِ رَجُلٍ صَالِحٍ اَوْ صَلّٰی فِی مَقْبَرَةٍ وَقَصَدَ الْاِسْتِظْهَارَ بِرُوْحِهٖ اَوْ وُصُوْلِ اَثَرٍ مَا مِنْ عِبَادَتِهٖ اِلَیْهِ لَا لِتَعْظِیْمٍ لَهٗ وَالتَّوَجُّهِ نَحْوَهٗ فَلَا حَرَجَ فِیْهِ اَلَا تَرٰی اَنَّ مَرْقَدَ اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَ

الْحَطِيمِ ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مَكَانٍ يَتَحَرَّى الْمُصَلِّي بِصَلٰوتِهٖ (مرقات) وَقَالَ شَارِحُ الْمُنْيَةِ فِي الْفَتَاوٰى لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا كَانَ فِيهَا مَوْضِعٌ أُعِدَّ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ فِيهِ قَبْرٌ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اکثر مردمان این زمان بعداز فرضِ جمعہ مبارک چہار رکعت فرض احتیاطی ظہر میخوانند این احتیاطی درین زمانہ میباید یانہ واین طریق در زمانہ صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین جاری بود یانہ هو المصوب للجواب ادا ظہر بعداز فرض جمعہ شریف از علماء سلف منقول نشدہ مگر از فقہاء متاخرین ادائے ظہرا احوط نوشتہ اند بسبب اینکہ در تعددِ جمعہ دریک شہر بدو جائے یا سہ جائے علماء مختلف شدہ اند ونیز در تعریف مصر اختلاف کردہ اند بہ بعض اقوال اکثر دیار از مصر خارج میشوند۔ بنابرین ادائے ظہر احتیاط است۔ واین منافی فرضیتِ جمعہ نیست اگرچہ مفتیٰ بہ ہمین است کہ دریک شہر تعددِ جمعہ مبارک درست است پس در فرضیتِ جمعہ درین بلاد شکے نیست مگر حکم احتیاطی ادا ظہر برائے آن است کہ از اختلاف علماء کرام عہدہ بری شود۔ البتہ اگر بوقتِ ادا ظہر احتیاطی در ادا جمعہ مبارک وفرضیتِ آن شکے پیدا شود درینصورت ظہر ادا نہ سازد واین شک را دفع کند۔ بحر، محیط، درمختار وعالمگیری احتیاطی را معتبر نمیدانند۔ ونیت انچنین مرقوم کردہ نَوَيْتُ أَنْ أُصَلِّيَ صَلٰوةَ اٰخِرِ الظُّهْرِ أَدْرَكْتُ وَقْتَهٗ وَلَمْ أُصَلِّ بَعْدُ مُتَوَجِّهًا إِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ مصلی فرض عشاء وحدہ نماز وتر بعداز جماعت تراویح رمضان مبارک باجماعت ادا نماید یا تنہا خواند هو المصوب للجواب در تاتارخانیہ از علی ابن احمد منقول ست کہ ہرکہ فرض عشاء را باجماعت نخواندہ باشد وتر ہم باجماعت ادا نہ سازد وہمچنین در غنیہ وغیرہ مذکور است لیکن کدامے وجہ قوی معتمد بہ عدم جواز معلوم نمیشود حق جواز معلوم میشود

فتاوی عبدالحی صاحب لکھنوی رح

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز فرض ۔ واجب ۔ سنت فجر وظہر بر ریل گاڑی کہ درین زمانہ شائع گردیدہ درحالت حرکت ورفتار گاڑی بلا عذر جائز است یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب جملہ نمازہا درریل گاڑی درحالت حرکت ورفتار بلا عذر جائز است حسب روایات فقہیہ کذافی فتاوی مولانا عبدالحی الکھنوی صـ ۱۲۹

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر درمسجد محلہ نماز جمعہ میشود درین صورت نمازیان محلہ را بجامع مسجد دیگر برائے نماز جمعہ رفتن درست باشد یا نہ هوالمصوب للجواب مکروہ است زیراکہ درین صورت تقلیل جماعت مسجد محلہ لازم میشود واین باعث خرابی مسجد باشد البتہ اگر امام جامع مسجد دگر ازامام مسجد محلہ عالم وفاضل وتقوی دارتر باشد یا قاری وصالح وماذون وبزرگ باشد درینصورت بجامع مسجد دگر بغرض فیض وتبرک حاصل کردن روا باشد ۔ شامی ۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن درمسجد رافضیان اہل سنت والجماعت را جائز است یا نہ وحکم مسجد اہل رفض مثل مسجد اہل سنت است یا نہ هوالمصوب للجواب درمسجد رافضیان نماز خواندن برائے اہل سنت والجماعت جائز است وحکم مسجد اہل رفض مثل حکم مسجد اہل سنت است ۔ فتاوی مولانا عبدالحی رحمہ اللہ صـ ۱۳۷

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن درکشتی روان چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب جائز است بہر طرفیکہ متوجہ باشد ۔ واگر کشتی استادہ باشد روبقبلہ کردہ نماز خواند

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن در حالتِ حرکتِ ریل وکشتی نشستہ جائز است یا بقیام هو المصوب للجواب نماز در حالتِ حرکتِ ریل وکشتی اگر بقیام ممکن نباشد بضرورت بقعود بلاشک جائز است۔ فتاوی مولانا عبد الحی صاحب

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در خواندن نماز جلدی وشتابی کردن جائز است یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب اگر در نماز فرض۔ واجب، سنت، مستحب، تمام ادا کردہ شود درینصورت نماز درست باشد مگر تاہم جلدی کردن در نماز مکروہ است

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ کیفیت نماز وحقیقت شروع کردنش چہ طور باشد هو المصوب للجواب وقتیکہ اقامت شروع کردہ شود بوقت حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ امام استادہ در دل خود توجہ بخداوند پاک کردہ نیت کند وبوقت قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ہردو دست تا بنا گوش بلند کردہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ گفتہ شروع کند ومقتدیان بعد از امام اَللّٰہُ اَکْبَرُ گفتہ بامام خود اقتدار سازند۔ وزن تا کتف ہردو دست بلند کردہ دست راست بدست چپ نہادہ۔ مرد زیر ناف وزن بر سینہ نہد۔ این مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رح است وبمذہب دیگر امامان صاحبان مرد نیز بر سینہ دست نہادہ نماز خواند وسُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ در ابتدا ہر نماز خواند خواہ امام باشد یا مقتدی۔ اگر امام بودہ باشد در رکعت دوم تعوذ وتسمیہ ہردو پوشیدہ خواندہ نماز ادا کند ودر دوم رکعت مقتدی را خواندن تعوذ وتسمیہ جائز نیست ہمچنین منفرد را خواندن تعوذ در رکعت دوم جائز نیست مگر تسمیہ پوشیدہ خواندہ باشد

وقتیکہ امام اَلْحَمْدُ شریف ختم کند مطابق مذہب امام اعظم رحمہ اللہ تمام مقتدیان پوشیدہ آمین خوانند۔ جہر جائز نیست چراکہ از نصوص قطعی خلاف واقع میشود۔ در حدیث شریف آمدہ کہ قرارت امام قرارت مقتدی است درینصورت اگر مقتدی نیز قرارت اَلْحَمْدُ شریف

دریک رکعت دو الحمد شریف جمع میشوند واین مشروع نیست لہذا مقتدی بر الحمد شریف امام خود
اکتفا کردہ قراءت امام خود شنیدہ خاموش ایستادہ باشد تا کہ از فرمان رب العزت اِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ خلاف واقع نشود۔ چون امام قراءت ختم کردہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
گفتہ برکوع رود مقتدیان نیز متابعت او کردہ برکوع روند وانگشتہائے ہر دو دست را کشادہ بر زانو
نہادہ مضبوط بگیرند و ہر دو دست را برابر داشتہ مانند زہ کمان سازند و پشت و سُرین ہموار برابر
کردہ باشند۔ سر از سُرین زیر و بالا نباید کرد و در رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ سہ بار یا پنج بار
یا ہفت بار بخوانند بعدہ بعد از فاستن امام تمام مقتدیان نیز سرہا برآوردہ بغیر تکیہ راست ایستادہ
شوند یعنی قومہ کامل کردہ باشند و امام بروقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ راست ایستادہ شدہ
بسجدہ رود و مقتدیان نیز رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ گفتہ بسجدہ روند۔ بر مذہب امام اعظم رحمہ اللہ بر منفرد
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہر دو خواندن لازم است مگر صاحبان رحمہما امام را
نیز خواندن ہر دو لازم میدارند اول امام اللہ اکبر گفتہ بسجدہ رود مقتدیان از پس امام اَللّٰهُ
اَكْبَرُ پوشیدہ خواندہ بسجدہ روند اول بر زمین زانو نہادہ انگشت ہر دو دست بسوی قبلہ
برابر کردہ درمیان ہر دو گوش نہد و بازو را از زیر بغل و شکم را از ران مرد دور دارد و زن پیوست
دارد۔ در سجدہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سہ بار یا پنج بار یا ہفت بار خواندہ اول امام بعدہ جملہ
مقتدیان اَللّٰهُ اَكْبَرُ گفتہ از سجدہ سر برآوردہ بہ اطمینان جلسہ کردہ این دُعا در جلسہ
گویند اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ واگر کلمات مذکورہ نتوانند
ہم باکے نیست۔ بر مذہب امام ابو حنیفہ خصوصًا در نماز نفل ہر قسم دُعا موجب ثواب است باز
امام اَللّٰهُ اَكْبَرُ گفتہ مقتدیان بمتابعت او نیز اَللّٰهُ اَكْبَرُ گفتہ بسجدہ روند۔ در سجدۂ دوم نیز سہ بار
یا پنج بار یا ہفت بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى خوانند بعدہ امام بمعہ مقتدیان خود اَللّٰهُ اَكْبَرُ
گفتہ برائے رکعت دوم ایستادہ شود و مثل سجدۂ رکعت اول ہر دو زانو از زمین بغیر تکیہ
کردہ برداشتہ برائے رکعت ثانی ایستادہ شود رکعت دوم ختم کردہ پائے راست را

نصب کردہ انگشتہائے پائے راست را بطرف قبلہ متوجہ کند و پائے چپ را فرش نمودہ بران نشیند و انگشتہائے ہر دو دست را بطرف قبلہ برابر کردہ بہر دو زانو نہادہ اَلتَّحِیَّاتُ شروع کند بر مقامِ شہادت توحید رسیدہ بشرطِ معلومیتِ کیفیت اشارہ بانگشتِ سبابہ کردہ باشد و اگر کیفیتِ اشارہ معلوم نباشد پس اشارہ نکند اگر نماز دوگانہ باشد بعد از درود شریف و دعائے التحیات ہر دو طرف سلام گردانیدہ نماز را ختم کند۔ اگر تنہا مصلی باشد پس در وقتِ سلام گردانیدن در دلِ خود نیتِ فرشتگانِ ہر دو طرف کردہ باشد و اگر امام باشد نیت فرشتگان و جملہ مقتدیان کند و اگر مقتدی باشد نیتِ امام و مقتدیان و فرشتگان ہر دو طرف کردہ باشد و اگر نماز سہ گانہ یا چارگانہ باشد دران نیز در سلام گردانیدن ہمین طور نیات ملحوظ دارند۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نشستن مرد برائے التحیات از تقریر سابق معلوم شد مگر کیفیتِ نشستنِ زن معلوم نشد کیفیت آن چہ طور باشد هو المصوب للجواب۔ کیفیتِ نشستنِ زن برائے التحیات اینکہ ہر دو پائے خود را از جانب راست خارج کردہ بسرین چپ نشیند اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی باشد بعد از دو رکعت التحیات خواندہ ایستادہ شود۔ در نمازِ سہ رکعتی بطرفِ رکعتِ سوئم و در چہار رکعتی برائے رکعتِ چہارم قائم شدہ صرف الحمد شریف خواندہ رکوع و سجدہ کند بعد ازان درود شریف و دعائے التحیات خواندہ در سلام نیتِ مذکور کند و مصلی را میباید کہ در نماز راست استادہ باشد بطوریکہ باربر ہر دو پائے باشد و انگشتہائے پا نہ زیادہ کشادہ و نہ زیادہ پیوست کند۔ نظر بجائے سجدہ باید کرد۔ زیر و بالا چپ و راست نظر نکند باعثِ خرابی حضورِ دل باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ متابعتِ امام مقتدی را در کدام کدام حالت ضروری باشد هو المصوب للجواب۔

در ہر حالت متابعتِ امام لازمی است مقتدی در رکوع و قومہ و جلسہ وغیرہ از امامِ خود شتابی نکند گناہ عظیم ست۔
در حدیث شریف آمدہ کسیکہ از امام در نماز جلدی کند روزِ قیامت سرش مثلِ سرِ خر باشد شتابی کنندہ از امام در نماز از دزدانِ خدائتعالی شمردہ میشود۔ نمازی را باید کہ در نمازِ خود بحضور قلب توجہ بخدائیتعالی کردہ خیالاتِ فاسدہ را در دلِ خود جائے نہ دہد۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعد از ختم کردن نماز برائے ثوابِ آخرت چہ میباید کرد ھو المصوب للجواب۔
بعد از اتمام نماز یکبار آیۃ الکرسی مبارک وسی و سہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وسی و سہ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وسی و چہار بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ خواندن فضیلت و ثواب بسیار میدارد

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر امام در رکوع باشد درینحالت مقتدی را چہ باید کرد ھو المصوب للجواب۔ درینحالت نیت اقتدائے امام کردہ اللہ اکبر گفتہ مع امام در نماز شریک شود دوبارہ اللہ اکبر گفتہ برکوع رود و اگر استادہ یکبار اللہ اکبر گفتہ برکوع رود در نمازِ امام شریک شدہ نمازش صحیح شد زیرا کہ فرض تکبیر اولی ادا کردہ شد مگر بقولِ بعض علمائے کرام تا وقتیکہ دوبارہ تکبیر نگوید نمازش درست نباشد لیکن اصح قول اول است اگر قریب رکوع پست شدہ اللہ اکبر گوید و نیت کند نمازش درست نخواہد شد چرا کہ درینصورت فرض قیام ترک کردہ شد و آن رکن نماز است رُکن داخل شی و موقوف علیہ شی را گویند و شرطِ شی خارج شی و موقوفٌ علیہ شی را گویند مثل وضو کہ خارج نماز و شرط نماز است

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر فرضِ نماز قضا شود و وقتِ نمازِ دیگر آید یا وتر قضا شود و وقتِ نمازِ فجر داخل شود۔ درینصورت نمازی را چہ باید کرد قضا خواند یا ادائے وقتی ھو المصوب للجواب
مصلی را باید کہ اول نمازِ قضا خواند بعد ازان نمازِ وقتی ادا کند اگر صاحبِ ترتیب باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر کم از چار یا پنج نماز قضا شود در وقتِ قضا خواند چہ کیفیت خواند هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب اینچنین شخص را صاحب ترتیب گویند او را باید کہ قضا بہ ترتیب خواند و حقِ او خلافِ ترتیب روا نیست

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ باوجود یاد داشت نماز ہائے قضا صاحب ترتیب نماز وقتی ادا کند وقضا را ترک سازد درینصورت نمازش درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب. درینصورت نمازِ وقتی صحیح نباشد ازینوجہ کہ درینصورت خلافِ ترتیب واقع میشود وصاحبِ ترتیب را اول خواندنِ قضا لازم است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر نماز قضا یاد باشد مگر وقت تنگ باشد قضا و وقتی ہر دو دران خوانده نمیشوند درینصورت چہ باید کرد هو المصوب للجواب باید کہ اول نمازِ وقتی ادا کند بعد ازان قضا خواند وینصورت بوجہ ضرورت ترتیب ساقط شد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر نمازِ قضا فراموش کرده نماز وقتی خواند درینصورت نماز وقتی جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب درینصورت نمازِ وقتی جائز باشد چراکہ فراموشی ہم ضرورت است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر زیاده از شش نماز قضا شوند درینصورت ترتیب بحال ماند یا نہ هو المصوب للجواب درینصورت ترتیب ساقط شد در تقدیم وتاخیر مخیر است وقتیکہ این شش نماز ہا را قضا کند باز صاحبِ ترتیب خواہد گردید۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز در چند صور تہا فاسد میشود ھو المصوب للجواب بحکم کتاب مفسدات نماز شمرده اند

(۱) در نماز سخن کردن خواه قصدا باشد یا بغیر قصد۔ کم باشد یا زیاده۔

(۲) بہ سلام کردن وجواب دادن سلام۔

(۳) بخوردن

(۴) بہ نوشیدن۔

(۵) از وجہ درد و تکلیف بآواز بلند گریہ کردن۔

(۶) باه وفغان کردن۔

(۷) در نماز اُح اُح کردن

(۸) کننده عطسہ را جواب بہ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ دادن۔

(۹) از شنیدن خبر خوشی وخبر غم جواب بہ سُبْحَانَ اللّٰهِ یا بہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ دادن

(۱۰) در نماز قرآن بغلطی فاحشہ خواندن بطورے کہ در معنی کلام اللہ قصورے واقع شود

(۱۱) در نماز سوائے امام خود بغلطی دگر را فتح دادن۔

(۱۲) فراموش شده سوا از مقتدی خود از شخص دیگر غلطی خود را در نماز صحیح کردن

(۱۳) بر ناپاکی سجده کردن۔

(۱۴) خلاف قبلہ بسوئے دگر متوجہ شدن۔ ونماز گذاردن۔

(۱۵) در نماز بغیر از عذر شرعی فرض ترک کردن۔

(۱۶) در سجده ہر دو پائے خود را از زمین برداشتن۔

(۱۷) در نماز تکیہ کرده قرآن خواندن۔

(۱۸) در نماز از امام خود پیش رفتہ ایستاده شدن۔ درینجملہ صور تہائے مذکوره نماز فاسد میشود

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ تعریف عمل کثیرہ چیست هوالمصوب للجواب عمل کثیرہ آن کاریکہ بہردو دست کردہ میشود نمازی آنرا بہردو دست کند یا بہ یکدست کند ازین نیز نماز باطل میشود وعمل قلیل خلاف اینست بعض علماء گفتہ کہ عمل کثیر آنکہ در نظر نمازی کثیرے نماید خواہ آن کثیر باشد یا نہ وعمل قلیل خلاف این ست

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ از خندۂ مصلی نماز باطل میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب از خندۂ قہقہہ بالغ نماز ووضو ہردو باطل میشوند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ خندہ بچند نوع است هوالمصوب للجواب بحکم کتاب خندہ بسہ قسم است (۱) تبسم (۲) ضحک (۳) قہقہہ

تعریف تبسم اینکہ بطورے خندد کہ دندان ظاہر شوند مگر آواز خارج نشود

وضحک اینکہ دندان ظاہر گردیدہ آواز نیز خارج شود۔ نمازی خود شنود وہمسایہ نشنود

وقہقہہ آنکہ دہن کشادہ کردہ بآواز بلند خندد وہمسایۂ خود نیز آگاہ سازد۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مصلی در نماز قصداً ریح خارج کند یا از بدنِ خود خون خارج سازد درینصورت نمازش فاسد میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درین ہردو صورت نمازش باطل میشود باز باید خواند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مصلی در نمازِ خود از بدن خارش دفع کند نمازش فاسد میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب بدو مرتبہ نماز مکروہ میشود وبسہ بار باطل میگردد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در قانون شریعت مکروہات نماز چند است هوالمصوب للجواب مکروہات در نماز بسیار ند مگر اینجا قدرے ضروری بیان کردہ میشود۔

(۱) از ترک واجبات نماز مکروہ تحریمی میشود

(۲) از ترک کردن سنتِ مؤکدہ نیز نماز مکروہ تحریمی میشود درین ہر دو صورت نماز را دوبارہ باید خواند واز ترک کردن مستحبات در ثواب نماز کمی واقع میشود مگر نماز صحیح میماند۔

(۳) در نماز لہو ولعب کردن مکروہ است

(۴) در نماز از پیشانی خود خاک پاک کردن مکروہ است۔

(۵) بغرض احتراز از خاک جامہ گستردن مکروہ است

(۶) جامہ بدوش انداختہ ہر دو اطراف جامہ را ویزان کردن نیز مکروہ است

(۷) آستین جامہ آویختہ نماز خواندن مکروہ است۔

(۸) برہنہ سر نماز خواندن بخیال تکبر نیز مکروہ است واگر بخیال خشوع وخضوع باشد مکروہ نیست

(۹) موی سر را یکجا جمع کردہ نماز خواندن مکروہ است

(۱۰) از جائے سجدہ خاک وسنگریزہ وغیرہ دور کردن مکروہ است اگر سجدہ ممکن نبود یکبار یا دوبار دور کردن جائز است۔

(۱۱) در نماز از انگشتہائے خود آواز خارج کردن مکروہ است۔

(۱۲) راست وچپ نظر کردن بغیر از میلان دادن گردن مکروہ است ومع میلان نماز فاسد میگردد

(۱۳) در وقت سجدہ کردن شکم باران وغیرہ اعضا پیوست کردن مکروہ است۔

(۱۴) مرد را مع سرخ وابریشمی وزرد جامہ نماز گذاردن مکروہ است۔

(۱۵) بر جامہ کہ تصویر جاندار جانور بودہ باشد مع آن نماز گذاردن مکروہ است۔

(۱۶) پیش نمازی رفتن گناہ عظیم است نمازی را باید کہ بر گذرگاہ خلق نماز نخواند بلکہ یکچوب برابر گز شرعی یا برابر دو خشت ایستادہ کردہ نماز خواند این راسترہ گویند

وقتیکہ غلبۂ گرسنگی یا تشنگی بود و طعام تیار باشد و وقتِ نماز فراخ بود۔ یا غلبۂ بول وبراز شود۔ درینصورتہائے مذکورہ نماز گذاردن ہم مکروہ است۔ از ضروریات انسانی فارغ شدہ بخاطر جمع نماز باید خواند واگر در نماز کراہیت پیدا شود از سرِ نو خواندن بہتر باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر نمازی در نماز قوت ایستادن ندارد درینصورت چہ طور نماز خواند ھوالمصوب للجواب درینصورت نشستہ مع رکوع وسجدہ نماز خواند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر طاقت رکوع وسجدہ ہم ندارد باز چہ باید کرد ھوالمصوب للجواب برائے رکوع وسجدہ اشارت کنند مگر برائے رکوع اندکے سر پست سازد وجہت سجدہ ازان زیادہ تر سر پست کردہ نماز بخواند

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر طاقتِ نشستن ہم ندارد درین صورت چہ باید کرد ھوالمصوب للجواب درینصورت بہ پشت افتادہ ہر دو پائے خود را بسوئے قبلہ متوجہ کردہ نماز خواند یا روبقبلہ شدہ نماز خواند صورتِ اول نزدیک علمار کرام افضل است چراکہ درانصورت ہمہ اعضائے انسانی بقبلہ برابر میشوند بخلاف صورت ثانی کہ درین صرف رو متوجہ بقبلہ میشود۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر بیماری بحدے رسد کہ برائے رکوع وسجدہ اشارت ہم نتوان کرد ونہ بقیام وقعود طاقت دارد درینصورت چہ باید کرد ھو المصوب للجواب درینحالت ضرورتِ نماز موقوف کردہ وقتیکہ بقیام وقعود واشارت قادر شود نماز خواند۔ نماز در ہیچ وقت معاف نمیشود۔ البتہ اگر انسان کودک یا مجنون مسلوب العقل باشد درینصورت نماز ساقط میشود بعض علمار کرام گفتہ کہ اگر نمازی بہ افعال مذکورہ قوت ندارد در دل نیت نماز کردہ بہ اشارتِ

مژگان سجده و رکوع کرده نماز گذارد چراکه ترک کردن نماز گناه عظیم است

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که اگر انسان سه منزل یا زیاده از سه منزل سفر اختیار کند و از آبادی شهر خود بیرون شود او را چه باید کرد هو المصنو۔ للجواب بحکم کتاب او مسافر است نماز سفرانه باید خواند صرف در رُباعی نماز دو رکعت لازم باشد در نماز فجر و مغرب قصر لازم نیست۔

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که اگر امام مسافر باشد و مقتدیان مقیم باشند درینصورت نماز بچه صورت باید خواند هو المصنو للجواب درینصورت امام قصر کند و مقتدیان او باقیمانده دو رکعتهائے خود خوانده نماز تمام کنند درینصورت امام را مستحب است که قبل از شروع نماز مقتدیان خود را آگاه کرده گوید که من مسافر هستم شما نماز خود را مکمل سازید

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که اگر مسافر بخانهٔ خود آید قصر کند یا نه هو المصوب للجواب مسافر چون بخانه خود رسد قصر نکند چار رکعت پوره خواند برسیدن خانه حکم سفر ساقط شد

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که اگر مسافر در حالتِ سفر نماز قضا کند وقتیکه بخانهٔ خود آید آن نماز را قصر کرده خواند یا تمام کند هو المصنو للجواب بحکم کتاب درصورت مذکوره دو رکعت قضا باید خواند چراکه در سفر بسبب سفر بر وے دو رکعت فرض شده بودند

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که اگر کسے درخانهٔ خود نماز قضا کند در حالتِ سفر آن نماز را بطریقهٔ قصر خواند یا اتمام کند هو المصوب للجواب بحکم کتاب بر وے چهار رکعت لازم است زیراکه درخانه بر وے چهار رکعت فرض شده بودند۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر در شہرے یا در دہے نیت اقامت پانزدہ روز کند در حق او حکم کتاب چیست مسافر باشد یا مقیم هو المصوب للجواب بحکم کتاب او مقیم است خواندن چہار رکعت برو فرض باشد۔ قصر نکند وقتیکہ ازان شہر یا قریہ مسافر شود باز برو قصر لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام مقیم باشد ومقتدیان مسافران باشند درینصورت چہ باید کرد هو المصوب للجواب درینصورت مسافر را باید کہ چہار رکعت نماز خواند زیراکہ بسبب اقتدار بہ مقیم در حق او چہار رکعت لازم شدند

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر بوجہ لاعلمی در حالت سفر چہار رکعت پورہ خواند وقصر نکند در حق او حکم کتاب چیست هو المصوب للجواب بحکم کتاب او گنہگار شد مگر از فریضہ نماز بری ذمہ گردید

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر بوجہ لاعلمی قعدۂ اولیٰ را ترک کردہ برکعت سویم قیام کند نمازش صحیح باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب قعدہ اولیٰ در حق مسافر فرض است وبہ ترک کردن فرض نمازش درست نباشد باز باید خواند

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ از سہ منزل راہ رفتن حکم سفر لازم میشود مگر این معلوم نشد کہ در سفر کدام نوع رفتار معتبر است هو المصوب للجواب رفتار پیادہ ورفتار شتر اوسط درجہ معتبر است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے در ریل یا در کشتی روان نشستہ در یک ساعت سہ منزل راہ طے کند در حق او حکم کتاب قصر لازم باشد یا اتمام۔ هو المصوب للجواب بحکم کتاب او مسافر است

بر وقصر لازم باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ دریک مسجد جماعتِ ثانی درست باشد یا نہ هوالمصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است بقولِ بعضِ علما جماعت ثانی مکروہ است وبقولِ بعض مطلقاً جائز است مفتی بہ وصحیح اینکہ اگر جماعتِ ثانی بہ تبدیلِ ہیئتِ جماعتِ اول کردہ شود بلا کراہیت درست باشد وتبدیلِ جماعتِ اول بہ تبدیلِ محراب حاصل میشود پس لازم کہ جماعتِ دوم درجائے کردہ شود کہ دران جماعت اولی نشدہ باشد عن ابی یوسفؒ انہ اذا لم تکن الجماعۃ الثانیۃ علی ہیئۃ الاولی لاتکرہ وهوالصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الہیئۃ۔ شامی

مسائل تہجد وکیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نمازِ تہجد فرض است یا سنت وبچند رکعت مشتمل باشد وطریقۂ خواندنش چگونہ باشد هوالمصوب للجواب نمازِ تہجد بران حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض کردہ شدہ بود۔ وبرامتِ مرحومہ سنت یا نفل ماندہ ودرنیم شب نمازِ تہجد خواندن طریقہ وعادت بزرگان وصالحان است۔ فضائل وفوائد آن درآیات قرآنی واحادیث نبوی بسیار آمدہ۔ شمار وتعداد رکعات تہجد دوازدہ ثابت شدہ است۔

وطریقۂ خواندنش نزدیکِ حضرات خواجگانِ سلاسل عالیہ چشتیہ وقادریہ اینکہ بعد از فاتحہ در رکعتِ اول اٰیۃُ الکُرسی تا خٰلِدُوْنَ یکبار ودر رکعتِ دوم آیت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ تا آخرِ سورت خواندہ باقیماندہ دہ رکعات بر سورۂ اخلاص خوانند ودر ہر رکعت یک یکبار سورۂ اخلاص زیادہ کردہ باشد تاکہ در دہم رکعت سورۂ اخلاص دہ بار پورہ کردہ شود۔ در نزدیکِ حضراتِ نقشبند در دہم رکعت سورہ اخلاص دہ بار ودر نہم نہ بار ودر ہشتم رکعت

ہشت بار علی ہذا القیاس یک یک بار کم کردہ تا کہ در رکعتِ اول یکبار خواندہ شود۔ نماز تہجد بہ نیتِ دو دو رکعات و شش سلام خواندن بہتر است۔ قبل از طلوع صبح صادق خواندہ میشود بعد از طلوع صبح صادق خواندنش ممنوع است۔

مسائل نماز اوابین و کیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ صلوۃ اوابین مشتمل بر چند رکعات باشد و کیفیت خواندنش چیست ھو المصوب

للجواب صلوۃ اوابین بحکم احادیث نبوی از شش رکعات تا بیست رکعات ثابت است بعد از مغرب بہ نیت دو رکعت خواندہ میشود و در ہر رکعت بعد از فاتحہ سہ بار سورۃ اخلاص خواندہ میشود

مسائلِ صلوۃِ حفظ الایمان و کیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نمازِ حفظ الایمان چند رکعات باشد و کیفیت خواندنش چیست ھو المصوب

للجواب نمازِ حفظ الایمان صرف دو رکعت است در رکعتِ اول بعد از فاتحہ شریف ہفت بار سورۂ اخلاص و یکبار سورۂ فلق و در دوم رکعت ہفت بار سورۂ اخلاص و یکبار سورۂ ناس بعد از اوابین خواندہ میشود۔ این ہر دو نماز ہا بعد از مغرب معمول و طریقۂ صالحان و بزرگان دین است ثواب و فضیلتِ بسیار و بیحد میدارند۔

مسائلِ صلوۃ العاشقین و کیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نماز عاشقین بچند رکعات مشتمل باشد و کیفیت خواندنش چگونہ باشد ھو المصوب

للجواب نماز عاشقین چہار رکعات است در رکعتِ اول بعد از فاتحہ شریف صد بار یَا اَللّٰہُ اسم ذات و در دوم رکعت صد بار یَا رَحْمٰنُ و در رکعت سوم صد بار یَا رَحِیْمُ و در چہارم

رکعت صد بار درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ خوانند بعد از فارغ شدن این نماز دعا ہند رجہ ذیل معمول دارند اَللّٰهُمَّ زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ حُضُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ نِعْمَتَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْ شَوْقَنَا وَزِدْ ذَوْقَنَا وَزِدْ عَمَلَنَا يَا مَوْلَانَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

خواندن این نماز در وقتِ عشار یا در حصہ از شب طریقہ و عادتِ اہل اسلام و بزرگانِ دین است ثواب وفضیلتِ بسیار و بیحد دارد و برائے حفاظتِ ایمان در دارین نسخۂ مجرب ومفید ثابت شدہ است

مسائلِ نمازِ تسبیح وکیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نمازِ تسبیح بچند رکعت مشتمل ست وکیفیتِ خواندنش چہ طور باشد ھوالمصوب

الجواب. نمازِ تسبیح حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عم خود حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ را تلقین فرمودہ بودند فضائل وفوائدِ آن در احادیث بسیار آمدہ وبخواندنش صغیرہ وکبیرہ ظاہری و باطنی ما تقدم وما تاخر جملہ گناہان معاف میشوند

وطریقۂ خواندنش اینکہ نمازِ تسبیح چہار رکعات اند بعد از فاتحہ در رکعتِ اول سورۂ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ و در رکعتِ دوم سورۂ وَالْعَصْرِ و در رکعتِ سویم سورہ الکافرون و در رکعتِ چہارم سورۂ اخلاص و در ہر چہار رکعت در حالتِ قیام پانزدہ پانزدہ بار کلمہ تمجید و در رکوع وقومہ وسجدہ وجلسہ دہ دہ بار خواندہ میشود واین نماز بسہ صد تسبیح مشتمل است ازینوجہ این را نمازِ تسبیح نامند و در شبِ جمعہ مبارک یا در جمعہ شریف خواندنش افضل وبہتر ثابت شدہ است

مسائلِ نمازِ اشراق ونمازِ چاشت وکیفیتِ خواندنِ آنہا

چہ میفرمایند علمارِ دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نمازِ اشراق وچاشت بچند رکعت مشتمل باشد وطریقۂ خواندن آنہا چہ باشد

هو المصوب للجواب نمازِ اشراق و نمازِ چاشت ہر دو بحکم احادیث نبوی از چہار رکعات تا دوازده رکعات ثابت اند و در ہر رکعت بعد از فاتحہ سہ بار سورہ اخلاص خوانده میشو د بعد از طلوع آفتاب خواندنِ این ہر دو نماز طریقہ بزرگان است فضیلت و ثواب بسیار و بےحد میدارند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرموده کہ بہ پابندی خوانندۂ نماز اشراق و چاشت ہرگز مفلس نخواہد شد

مسائل نمازِ کسوف و خسوف و کیفیت خواندنِ آنہا

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نمازِ کسوف و خسوف بچند رکعات مشتمل باشد و کیفیت خواندنِ آنہا چگونہ باشد هو المصوب. للجواب نمازِ کسوف و خسوف دو رکعت با جماعت بعد از طلوع آفتاب خوانده میشود. جہر و خطبہ درین ممنوع است. خواندن نماز خسوف بہ انفراد اولی و بہتر است کسوف سیاه شدنِ آفتاب و خسوف سیاه شدنِ مہتاب را گویند

مسائل نمازِ استسقا و کیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نمازِ استسقا بچند رکعات مشتمل باشد و بچہ کیفیت خوانده میشود هو المصوب للجواب نمازِ استسقا دو رکعت است نزدیکِ حضرتِ امام اعظم ابوحنیفہ بانفراد خوانده میشود و نزدیکِ امامان دگر با جماعت خواندنش ہم ثابت شده است. بعد از نماز دعا برائے باریدن باران مسنون است

مسائل نمازِ جنازه و کیفیت خواندن آن

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نمازِ جنازه بچند رکعات مشتمل باشد و کیفیت خواندنش چگونہ باشد هو المصوب للجواب نمازِ جنازه صرف بچہار تکبیرات فریضہ و ثنا رِ خدا و دعا رِ میت و درود رسول م مشہوره مشتمل است با جماعت خوانده میشو د و حقدار امامتِ نمازِ جنازه بادشاه وقت یا نائبِ او

یا قاضی حکومت مہیا باشد۔ ولی مردہ و امامِ محلہ نیز مستحق اند و نمازِ جنازہ فرض کفایہ است در نمازِ جنازہ رکوع وسجدہ وقعدہ وخواندنِ فاتحہ شریف وغیرہ ممنوع است

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر بر دو جنازہ یا بہ اکثر از دو نمازِ جنازہ خواندن منظور باشد بچہ طور خواندہ شود هوالمصوب للجواب بحکم کتاب ہر دو جنازہ بیک نیت ادا کردہ شوند واگر جدا جدا خواندن منظور باشد پس درینصورت از تعین وامتیاز لابدی باشد کما قال فی ردالمحتار صفحہ ۲۳۹ فان اراد الصّلوٰۃ علی جنازتین او اکثرھما نواھما الخ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر مقتدی جاہل وبعلم باشد صرف نیت اقتدا امام کردہ نمازِ جنازہ خواند نمازش جائز باشد یا نہ هوالمصوب للجواب بلاشک وشبہہ نمازش جائز است کما قال فی ردالمحتار صفحہ ۲۲۵ ولو قال المقتدی اقتدیت بھذا الامام یجوز

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در نمازِ جنازہ کدام چیز رکن وفرض است وکدام سنت هوالمصوب للجواب در نمازِ جنازہ تکبیراتِ اربعہ فرض وباقی دعا وثنا وصلوٰۃ بر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنت است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے بے علم صرف تکبیراتِ اربعہ از پسِ امام خواندہ دعا وثنا ودرود نخواند درینصورت نمازش روا باشد یا نہ هوالمصوب للجواب بلاشک وشبہہ نمازش درست باشد کما فی البرجندی وھذہ التکبیرات الاربع ارکان نص علیہ فی المضمرات فلا عن اذا کبر اربع تکبیرات ثم سلم ولم یدع جاز صلوٰتہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر مردہ از نصفِ حصہ کم باشد ودران سر ہم نماندہ باشد درینصورت بر و نماز

خواندن درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب درصورتِ مذکورہ نمازِ جنازہ درست نیست واگر صرف سر ماندہ باشد یا علاوہ سر باقی کل لاش باقی ماندہ باشد۔ درینصورت ہم نمازِ جنازہ درست نیست۔ در ایضاح آوردہ تا وقتیکہ اکثر حصۂ مردہ موجود نباشد بر بعض حصہ اش نماز جنازہ نخوانند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر دعا معروفِ نمازِ جنازہ یاد نباشد پس درینصورت کدام دُعا خواندہ میشود هو المصوب للجواب۔ درینصورت دعائے تشہدِ نماز خواندہ باشند بلکہ ہر دعائیکہ خواندہ شود جائز باشد۔ عنایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعض علماء بعد از تمام کردن نمازِ جنازہ دعا مکروہ میگویند این درست است یا نہ هو المصوب للجواب۔ بہ قول حضرت ابی بکر بن حامد رح دعا بعد از نمازِ جنازہ مکروہ است لیکن بقول حضرت محمد بن فضل مکروہ نیست مختار ومفتیٰ بہ ہمین است۔ برجندی

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ امام در سلامِ نمازِ جنازہ بہر دو طرف جہر کند یا بیک طرف هو المصوب للجواب امام در سلامِ نمازِ جنازہ صرف بیک طرف جہر کند کما قال فی حسب المفتیین الامام اذا سلم فانہ یجھر بالتسلیمتین جمیعًا بخلاف صلوۃ الجنازۃ فانہ یجھر بتسلیمۃ واحدۃ۔ شامی

چہ میفرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مردہ بغیر نماز دفن کردہ شود۔ درینصورت نماز بر قبرش ضروری باشد یا نہ هو المصوب للجواب۔ درینصورت بر قبرِ مردہ تا سہ یوم نمازِ جنازہ خواندن جائز ولازم است بعد از سہ روز ساقط میشود۔ ہدایہ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نمازِ جنازہ در مسجدِ جماعت خواندن جائز است یا نہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب در مساجدِ جماعت نمازِ جنازہ بلا ضرورت مکروہ است مگر مسجدیکہ برائے نمازِ جنازہ ساختہ شدہ باشد دران نمازِ جنازہ خواندن بالاتفاق جائز است۔ بہر حال خواندن نمازِ جنازہ در مساجدِ جماعت بر سہ صورت است

(۱) اینکہ مردہ در مسجد نہادہ شود و امام مع قوم در مسجد صفوف ساختہ نمازِ جنازہ خواند این بالتفاق علمارِ کرام مکروہ است

(۲) آنکہ جنازہ خارج از مسجد نہادہ شود و امام وبعضِ قوم در مسجد باشند درینصورت نمازِ جنازہ اجماعاً درست ست

(۳) آنکہ جنازہ در مسجد نہادہ شود و امام مع کل مقتدیان خارج مسجد باشد درینصورت اختلاف است۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر دہ جنازہ یکجا جمع کردہ بہ نیت واحدہ نماز خواندہ شود جائز باشد یا نہ هوالمصوب للجواب بشرطیکہ اشارہ بطرفِ کل مردگان کردہ شود جائز باشد خواہ دہ مردگان باشند یا سوائے دہ کما قال فی ردالمحتار صنعہ اما اذا قال الامام اصلی علی هؤلاء العشرة فبان انهم اکثر فلا کلام فی الجواز لوجود الاشارة۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ پیش جنازہ رفتن بلا ضرورت روا باشد یا نہ هوالمصوب للجواب پیشِ جنازہ بلا ضرورت رفتن وقبل از نہادنِ جنازہ نشستن مکروہ است پسِ جنازہ رفتن فضیلت و ثواب بسیار میدارد۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ برائے مردہ شق بہتر باشد یا لحد ھو المصوب للجواب بحکم کتاب در زمین نرم لحد ساختن بہتر و مسنون است و در مقامات سخت و سنگین شق مسنون و بہتر است شامی

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بعد از مردن طریقۂ اسقاطِ مروجہ بحکم کتاب ثابت است یا نہ ھو المصوب للجواب بحکم کتاب بہتر و افضل آنکہ بحساب نماز و روزہ وغیرہ عبادات فریضہ مطابق حکم شریعت فدیہ دادہ شود و اگر عبادات مافات نامعلوم باشند درینصورت فدیہ ساقط میگردد وحیلۂ اسقاط در خلاصۃ الفتاوی مرقوم است

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ برائے مردہ صندوق ساختن جائز است یا نہ اگر جائز باشد پس از کدام اشیاء بہتر باشد ھو المصوب للجواب بحکم کتاب حسب ضرورت ساختن صندوق برائے مردہ جائز و بہتر است از ہر چیزے کہ ممکن باشد خواہ سنگ مرمر باشد خواہ آہن یا چوب باشد کما قال فی ردالمحتار ص۹۳۷ ولا باس باتخاذ تابوتٍ ولو من حجر اوحدید عند الحاجۃ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بر قبر مردہ بعد از دفن کردنش آب پاشیدن روا باشد یا ممنوع ھو المصوب للجواب جائز و بہتر است کما قال فی ردالمحتار ص۹۳۷ بل ینبغی ان یندب لانہ صلے اللہ علیہ وسلم فعلہ بقبر سعید رض کما رواہ ابن ماجۃ وبقبر ولدہ ابراھیم کما رواہ ابوداؤد وامر بہ فی قبر عثمان بن مظعون رض کما رواہ البزار

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بر مزاراتِ شریفِ بزرگانِ دین و اولیائے کرام تعمیر گنبدہا وغیرہ جائز باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکم کتاب تعمیر گنبدہا وغیرہ بر مزارات صلحاء و مشائخ و علماء و سادات جائز است و برائے عوام بہتر نیست کما قال فی ردالمحتار ص۹۳۷ لا یکرہ البناء اذا کان

المیت من المشائخ والعلماء والسادات

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نوشتن اشعار وغیرہ برقبور مردگان جائز باشد یا ممنوع هو المصوب للجواب مختار ومفتی برا اینکہ کتابت برقبور مردگان برائے تعارف وشناخت اہل قبور رواست کما قال فی رد المحتار صـ ۹۳۷

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نوشتن عہدنامہ وغیرہ برکفن مردہ جائز است یا نہ هو المصوب للجواب جائز وبہتر است کما قال فی رد المحتار صـ ۹۵۲ لوکتب علی جبهة المیت اوعلی عمامته اوکفنه عهد نامه یرجی ان یغفر الله تعالی للمیت ویجعله امنا من عذاب القبر

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ برقبور مردگان نہادن سنگریزہا وغیرہ روا باشد یا نہ هو المصوب للجواب روا باشد کما قال فی رد المحتار عن جعفر بن محمد عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رش علی قبر ابنه ابراهیم ووضع علیه حصباء الخ

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ خارج کردن مردہ از قبر بعد از دفن کردنش یا تختۂ قبر برداشتن ودیدن مردہ جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب جائز نیست بشرطیکہ زمین قبر مردہ مغصوبہ وملکیت غیر نباشد کما قال فی رد المحتار صـ ۹۳۸ ولا یخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمی کما ان تکون الارض مغصوبة

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ مہمانی طلبیدن از اہل خانۂ مردہ جائز است یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتب تا سہ روز مہمانی طلبیدن از اہل خانۂ مردہ مکروہ است رد المحتار صـ ۹۳۵

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ رفتن مستورات برائے زیارتِ قبور جائز است یا ممنوع هوالمصوب للجواب۔ این مسئلہ مختلف فیہا است نزدیک بعض علمار ممنوع است و نزدِ بعض جائز است اصح و مفتی بہ اینکہ برائے عبرت گرفتن و تبرک و فیض حاصل کردن از قبورِ صلحار و اولیار اللہ رفتن زنان پیران وکہنہ سالہ درست است۔ شامی

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استخوانِ مردہ کہ از قبر برآمدہ باشد بران چہ باید کرد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب استخوانِ مردہ در قبرِ او واپس دفن کردن بہتر است بدیگر جا بُردن ممنوع است ردالمحتار

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ سماع کلام زائرین از مردگان در قبور ثابت است و از آمدن زائرین مردگان در قبور مطلع میشوند یا نہ هوالمصوب للجواب۔ سماعِ موتی نزدِ معتزلہ ثابت نیست و نزدِ اہل سنت والجماعت ثابت است و صحیح ہمین است و دلائلِ جانبین در کتب مطولات موجود اند و احادیثِ صحیحۂ نبویہ بر ثبوتِ سماعِ موتی در صحاح ستہ بسیار آمدہ اند

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ استعانت و استمداد از ارواحِ اولیارِ کرام و ندار بنام اوشان در مشکلات جائز است یا نہ هوالمصوب للجواب استعانت و استمداد بنہجیکہ مستعان منہ را خالق عون داند منحصر است در ذات حق تعالیٰ خواہ در امورِ دنیوی باشد یا اخروی۔ اما استعانت باین معنی کہ مستعان منہ را از مظاہرِ عون داند از اولیار کرام ممنوع نیست زیراکہ این در حقیقت توسل است و آن بنصوص قطعی ثابت است در احیار العلوم آوردہ من یُستمد فی حیاتہ یُستمد بعد مماتہ۔ بزرگانِ دین و اولیار کرام نزدیک خداوند تعالیٰ زندہ اند پس استمداد و ندار بنامِ اوشان بطریق توسل ممنوع نیست۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بزرگان واولیاء کرام بعد از انتقال از دار فانی بدار باقی بمع زائران خود امداد و اعانت میکنند یانہ هوالمصوب للجواب از حدیث شریف حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حیاء من عمر رض حیات بزرگان واولیاء کرام ثابت است لہذا اولیاء کرام بعد از انتقال امداد واعانت بمع زائرین حسب ادب واحترام شان میفرمایند فان للصّلحین مددا ظاهرا بالغا لزوارهم حسب ادبهم ونهبتهم وقبولهم کذا فی شرح الشیخ علی حدیث عائشۃ حیاء من عمر رض

مسائل روزۂ ماہ رمضان مبارک

چہ میفرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ ماہ رمضان را از چہ سبب رمضان نامیدہ اند هوالمصوب للجواب رمضان مشتق از رمض است ورمض سوختن رامیگویند چونکہ بصیام رمضان مبارک گناہان سال سوختہ ومعاف میشوند ازیجہت برمضان موسوم گردیدہ

چہ میفرمایند علماء دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ برائے منکر فرضیت روزۂ ماہ رمضان مبارک چہ حکم است هوالمصوب للجواب بہ انکار کردن فرضیت روزۂ رمضان شریف کفر لازم میشود۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ روزۂ ماہ رمضان مبارک بغیر نیت از شب درست باشد یانہ هُوَالمصوب للجواب روزۂ ماہ رمضان مبارک بغیر نیت صحیح نیست زیراکہ در عبادات مفروضہ نیت فرض ولازم ست از شب نیت روزہ بہتر است۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے درشب ماہ رمضان مبارک نیت روزہ فراموش کردہ نکند پس اوراچہ باید

کرد ھوالمصوب. الجواب. قبل اززوال نیت روزه کرده باشد روزه اش درست خواهد گردید

چه میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئله که روزهٔ ماه رمضان ازکدام کدام چیزها فاسد میشود ھوالمصوب. الجواب بحکم کتاب از ده چیزها روزهٔ ماه رمضان مبارک فاسد میگردد۔

(۱) درگوش یا دربینی دوا انداختن

(۲) قصداً بهر پری دهن قے کردن

(۳) در وقت مضمضه درحلق آب رفتن۔

(۴) بمع زن همبستری کرده انزال شدن۔

(۵) چیزے درحلق رفتن۔

(۶) دود عود وغیره دربینی یا درحلق رفتن۔

(۷) به نسیان چیزے خورده ونوشیده بعدازان قصداً خوردن ونوشیدن۔

(۸) بگمان شب بعداز صبح صادق خوردن ونوشیدن۔

(۹) بگمان غروب آفتاب غلط شده درروز خوردن ونوشیدن

(۱۰) قصداً بمع زن همبستر شدن۔

درین صورتهائے مذکوره قضار روزه مع کفاره لازم میشود۔ ودرها سوائے صورتهائے مذکوره صرف روزه فاسد میشود کفاره لازم نے آید بلکه قضا لازم میشود۔

چه میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئله که کفارهٔ روزه بحکم کتاب چه باشد ھوالمصوب. الجواب کفارهٔ روزه اینکه یک غلام آزاد کردن ودرصورت نیافتن غلام یا درخریدن غلام بے طاقت شدن شصت روزه ها متواتر داشتن لازم میشوند۔ واگر بداشتن روزه قوت ندارد. درینصورت شصت غربا را دو وقت طعام به پری شکم خورانیده ، ازجرم روزه نجات یابد۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ازکدام کدام چیزہا روزہ فاسد نمیشود هو المصوب للجواب بحکم کتاب از یازدہ چیزہا روزہ فاسد نمیشود

(۱) ازاستعمال کردنِ مسواک

(۲) از استعمال کردنِ تیل۔

(۳) در بینی یا درچشم سرمہ یا دوا انداختن۔

(۴) خوشبو استعمال کردن۔

(۵) برائے دورکردنِ گرمی یا تشنگی غسل کردن۔

(۶) فراموش شدہ خوردن ونوشیدن۔

(۷) بے اختیار در حلق رفتن دود یا غبار وغیرہ۔

(۸) درگوش آب انداختن بشرطیکہ درون نرود۔

(۹) خودبخود قے آمدن۔

(۱۰) درخواب احتلام شدن۔

(۱۱) از دندان خون بیرون شدن بشرطیکہ اندرون حلق نرود

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در رمضان شریف کدام کدام کسان را اجازت نداشتنِ روزہ میباشد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب ہشت اشخاص را اجازتِ نداشتنِ روزہ ثابت است

(۱) مریض کہ بداشتنِ روزہ طاقت ندارد یا ازداشتنِ روزہ خوفِ زیادتِ مرض باشد۔

(۲) زنِ حاملہ کہ خطرۂ نقصان نفس یا حملش باشد۔

(۳) زن شیردہ کہ بچۂ خود یا بچۂ غیر را شیر دہد وازداشتنِ روزہ بطفل ضرر میرسد۔

(۴) مسافر کہ بداشتن روزہ تکلیف مے یابد۔

(۵) مکرہ کہ ظالمے اورا بہ نداشتن روزہ مجبور کند۔

(۶) مریض کہ نزدیک طبیبِ ماہر بداشتنِ روزہ خطرۂ موتش باشد۔

(۷) حائضہ ونفاسہ یعنی زنیکہ در حالتِ حیض باشد یا نفاس۔

(۸) شیخ فانی کہ از داشتنِ روزہ عاجز شدہ بفدیہ دادن مامور باشد۔

درین ہمہ صورتہائے مذکورہ قضائے روزہ لازم باشد باستثنائے شیخِ فانی۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تراویح ماہ رمضان در قانونِ اسلام فرض است یا سنت ھوالمصوب للجواب۔

در قانونِ اسلام در ماہِ رمضان مبارک بست رکعات تراویح سنت مؤکدہ خلفارِ راشدین است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در تراویح ماہ رمضان مبارک چند سنت است۔ ھوالمصوب للجواب۔

بحکمِ کتاب در تراویحِ رمضان مبارک شش سنتِ موکدہ است۔

(۱) با جماعت خواندنِ تراویح۔

(۲) در مسجد محلہ خواندنِ تراویح۔

(۳) در تمام تراویح ماہِ رمضان یکبار ختمِ قرآن شریف کردن۔

(۴) جماعت تراویح باقتدارِ بالغ اداکردن۔

(۵) در ختمِ تراویح قرآن پاک بہ ترتیل خواندن۔

(۶) بہ اُجرت معینہ نہ شنیدنِ قرآن شریف۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ختمِ قرآن شریف در ماہِ رمضان مبارک در تراویح چہ طور مسنون وبہتر باشد ھوالمصوب للجواب در ماہِ رمضان مبارک ختمِ قرآن شریف در تراویح طریقۂ مسنونۂ خلفار راشدین است واین لبہ درجہ مشتمل است (۱) سنت (۲) فضیلت (۳) افضل

سنت اینکه در تمام تراویح ماهِ رمضان مبارک یکبار ختم کرده شود۔ و در ہر رکعت باندازهٔ ده ده آیات خوانده شود۔

فضیلت اینکه در کل تراویح ماهِ رمضان شریف دو ختم قرآن شریف کرده شوند در پانزده پانزده شب و در ہر رکعت بمقدارِ پانزده پانزده آیات تلاوت کرده شود۔

افضل اینکه در کل تراویحِ ماهِ رمضان مبارک سه ختم کرده شوند و در ہر رکعتِ تراویح بمقدار سی آیات خوانده شود۔ در ده ده شب۔

درین صور تہائے مذکوره تعدادِ آیات قرآن شریف شش ہزار شش صد و شصت و شش پوره خواہد شد۔ شرطِ ختم اینکه در ماهِ رمضان مبارک تراویح بلا ختم خوانده نشود۔

در فتاوی صلوٰهٔ مسعودی آورده که خلیفة المسلمین حضرت عمر فاروق رضی الله عنه در عہدِ خلافتِ خود برائے ختمہائے تراویح ماهِ رمضان سه حفاظ مقرر فرموده بودند

(۱) در کل ماهِ رمضان مبارک جہتِ یک ختم۔

(۲) در کل ماه رمضان مبارک برائے دو ختم۔

(۳) برائے سه ختمہا در کل تراویح ماهِ رمضان مبارک

ہمین است طریقهٔ مسنونهٔ خلفار راشدین رض در ختمہائے تراویحِ ماهِ رمضان مبارک۔

مروجه ختمہا که در تراویح ماهِ رمضان مبارک مروّج گردیده خلافِ سنت و خلافِ دستورِ خلفاء راشدین است۔

مسائلِ اعتکاف و کیفیت کردن آن

چه میفرمایند علمار دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که اعتکاف در ماهِ رمضان فرض باشد یا سنت ہو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب اعتکاف در ماهِ رمضان در عشرهٔ اخیرهٔ رمضان مبارک در مسجد جماعت مسنون است در حالتِ اعتکاف معتکف خاموشی نه گزیند بلکه در نماز۔ تلاوت قرآن شریف و ذکرِ الٰہی مشغول بوده باشد

واز کلامِ فضول جنگ وجدل اجتناب کند۔ بلا ضرورتِ طبعی وشرعی ازجائے اعتکافِ خود بیرون نرود۔ درخلافِ صورتہائے مذکورہ قضاءِ اعتکاف لازم باشد۔ معتکف رابرائے نمازِ جمعہ شریف از جائے اعتکافِ خود بجامع مسجد رفتن جائز است۔ مگر صرف جماعتِ جمعہ مع امام کردہ سنت ونوفل دراعتکاف خانۂ خود گذاردہ باشد زیادہ ازین دیری وتاخیر کردن برائے معتکف خوب نیست ومعتکف رادرحالتِ اعتکاف درمسجد خوردن ونوشیدن وخفتن وخرید وفروخت کردنِ اشیاءِ ضروری بروقت ضرورت ہمگی جائز است سوائے ہمبستری کردن بازنِ خود کہ درحالتِ اعتکاف درحقِ معتکف ممنوع است

مسائلِ نمازِ عیدالفطر وکیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ طریقۂ نمازِ عیدالفطر وکیفیتِ اداکردنش چگونہ باشد ھو المصوب۔ للجواب در قانونِ اسلام ایامِ عیدالفطر وعیداضحیٰ برائے عبادتِ خداوند تعالیٰ مقرر شدہ اند غرض ازین ایام لہو ولعب نیست۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند کہ عبادت این ایام نزدِ خدائے تعالیٰ زیادہ محبوب است بہ نسبتِ دیگر عبادات۔

نمازِ عید دو رکعت واجب است از طلوعِ آفتاب تا زوال خواندہ میشود۔ واین نماز بر شش تکبیراتِ زوائد مشتمل است۔ درتکبیراتِ زوائد درہر رکعت ہر دو دست را آویزان داشتہ زیر ناف نہ نہند۔ در رکعتِ دوم امام اول قرأت خواندہ بعد ازان تکبیرات خواندہ باشد۔ درتکبیرات زوائد امام مع جملہ مقتدیانِ خود دست تا بناگوش بلند کردہ باشد روزِ عیدالفطر قبل از نمازِ عید بچیزے شیرین افطار کردن مسنون است۔ یومِ عیدالفطر تکبیرات درحالتِ رفتن بعیدگاہ وواپس آمدن ازعیدگاہ نخوانند۔ اگر خواندن منظور باشد پوشیدہ خواندہ باشد جہر ممنوع است۔ بعد ازنمازِ عیدالفطر خطبہ شنیدن لازم است اگرچہ سامع ازخطیب دور باشد۔ درایامِ ہر دو عیدین

غسل کردن وخوشبو استعمال کردن ولباسِ نو و پاکیزہ پوشیدن مسنون است.

مسائلِ صدقۂ فطر وکیفیتِ دادنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ صدقۂ فطر بکدام شرط واجب میشود وکیفیتِ دادنش چہ باشد ھو المصوب للجواب

بحکمِ کتاب صدقۂ فطر (سرسایہ) برہر مسلمان واجب ولازم است کہ مالکِ نصاب باشد. صدقہ از طرفِ خود و از طرفِ خادمان وطفلانِ خود دادن لازم باشد. از طرفِ منکوحۂ خود و اولادِ کبیر اغنیا ومکاتبان و غلامانِ مشترکہ لازم نیست. بمقدارِ صدقۂ فطر نصفِ صاع از گندم ویک صاع از جو وخرما میباشد قیمتِ اشیاءِ مذکورہ دادن ہم روا است. صاع متوسط معتبر است دادن صدقہ فطر قبل از یومِ عید ہم جائز است ومستحق وحقدارِ صدقہ فقرا ومساکینِ اہلِ اسلام اند.

مسائلِ نمازِ عیدِ اضحیٰ وکیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نمازِ عید الفطر وعیدِ اضحیٰ درکیفیت وحقیقتِ ادا برابرند یا نہ ھو المصوب للجواب.

بحکمِ کتاب عید اضحیٰ درجملہ احکام مثلِ عید الفطر است مگر در عید اضحیٰ تکبیرات بجہر خواندن در حالتِ رفتن بعیدگاہ و واپس آمدن لازم باشند واز نہم ذی الحجہ تا عصرِ سیزدہم تاریخ بعد از ہر نمازِ فرض باآوازِ بلند تکبیرات خواندن واجب است وبعد از نمازِ عیدِ اضحیٰ از گوشتِ قربانی افطار کردن مسنون است

مسائلِ قربانی وکیفیت وحقیقتِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قربانی برکدام کدام اشخاص واجب میباشد واز کدام کدام جانور جائز میشود ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب قربانی برشخصے واجب میباشد کہ بخریدنِ گوسفند یا بز یا دنبہ یا ہفتم حصۂ شتر یا گاو یا میش قادر باشد. شتر قربانی از پنج سال کم وگاؤ وگاومیش از دو سال

کم روا نباشد وگوسفند وبز و دنبه ازیکسال کم درست نیست البته دنبه شش ماهی که فربه وتیار وتازه باشد که با گوسفند یک ساله برابر باشد ہم روا باشد۔ قبل از نمازِ عید قربانی کردن جائز نیست اگر نمازِ عید الاضحیٰ در یازدہم یا دوازدہم روز ادا شدہ باشد درینصورت قبل از عید قربانی کردن ہم رواست اگر در گاو ومیش یا شتر چہار یا پنج کسان شریک شوند و حصص ہمہ برابر باشند این نیز درست خواہد شد۔ اگر ہفتم حصۂ گاو یا شتر با قیمت گوسفند بز یا دنبہ برابر باشد درینصورت قربانی بز یا دنبہ بہتر باشد۔ جانورِ عیب دار در قربانی درست نیست شاخدار جانور یا شاخ شکستہ ہر دو در قربانی جائزاند ہمچنین گوش ودم بریدہ جانور در قربانی جائز است بشرطیکہ از حصۂ سوم جائے مقطوع کم باشد۔ مریض۔ خوار۔ لاغر۔ شل حیوان ہم روا نیست۔ از طرفِ خویش واقارب قربانی ہم جائز باشد۔ خواہ مردہ باشند یا زندہ۔ قربانی دندان شکستہ جانور درست باشد بشرطیکہ آنقدر دندان در دہن باقی باشند کہ بران بہ پُری شکم خوردن میتواند حیوانِ خصی از غیرِ خصی در قربانی افضل وبہتر است۔ چرمِ قربانی سالم بمساکین دادن از قیمت افضل است۔ چرم سر د پائے قربانی قصابان را در اجرت دادن جائز نیست۔ اگر ایامِ قربانی بگذرند وحیوان قربانی یافتہ نشود درینصورت قیمتِ حیوان قربانی دادن ہم رواست۔ گوشت قربانی سہ حصص کردہ شود۔

(۱) یک حصہ بفقرا ومساکین دہند۔

(۲) دوم حصہ بہ ہمسایگانِ خود تقسیم کنند۔

(۳) سوم حصہ با خود دارند

گوشتِ قربانی خشک کردہ بعد از مرورِ ایام قربانی در خانہ محفوظ داشتن ہم رواست۔

مسائلِ حج وحقیقت واقسامِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حج بچند نوع است وکیفیت وحقیقتِ ادا کردنش چیست ھوالمصنو

الجواب بحکم کتاب حج در لغتِ عربی قصد و ارادہ رامیگویند و در اصطلاح شریعت نامِ ارکانِ مخصوصہ در ایام مخصوصہ است حج بر سہ نوع است

(۱) اِفراد یعنی تنہا حج کردن۔

(۲) قِران یعنی حج و عمرہ ہر دو را در یک احرام ادا کردن

(۳) تمتّع یعنی در ایامِ حج اول عمرہ ادا کردہ بعد ازان ہم دران سفر حج گذاردن ۔ نزدیکِ احناف قران از تمتع افضل است و تمتع از افراد بہتر است

ایامِ حج کہ قبل ازان احرامِ حج کردن ممنوع است

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ایامِ حج کدام اند کہ دران افعالِ حج ادا میشود هوالمصوب الجواب بحکمِ کتاب کل ماہِ شوال و ذیقعدہ و دہ روز از ذی الحجہ ایام حج میباشند۔ قبل ازین ایام افعالِ حج ادا کردن روا نیست و قبل از ماہِ شوال احرام کردن مکروہ تحریمی است۔

ارکانِ حج کہ برحاجی پابندی آنہا لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام حج بچند ارکان مشتمل است و فرائض و واجباتِ حج چند باشند هوالمصوب الجواب ارکان جمع رکن است و اطلاقِ رکن بر فرض کردہ میشود۔ در حج فرائض سہ اند۔

(۱) احرام از میقاتِ خود کردن۔

(۲) وقوفِ عرفہ

(۳) طوافِ زیارت

اگر ازین سہ فرائض یکے ترک کردہ شود حج صحیح نباشد۔ و واجبات در حج شش اند

(۱) وقوفِ مزدلفہ۔

(۲) درمیانِ صفا و مروہ سعی کردن
(۳) رمی جمار کردن۔
(۴) طوافِ صدر
(۵) مویہائے سر تراشیدن یا کوتاہ کردن۔
(۶) قارن و متمتع را ذبح کردن

طریقۂ احرامِ حج کہ حاجی را از دانستنِ آن لابدی باشد

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام طریقۂ احرامِ حج چگونہ باشد ھو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب طریقۂ احرام اینکہ اول وضو یا غسل کردہ ناخن و موئے زیرِ ناف صاف نمودہ و موئے سر تراشند یا بہ شانہ درست کنند اگر زن ہمراہِ حاجی باشد بر وقتِ موقع و فرصت مجامعت کنند بعد ازین یک چادر بجائے شلوار بندند و بچادر دگر بالائے ستر عورت و بدن کنند حاجی را بعد از احرام سر و روے پوشیدن ممنوع است۔ بعد از احرام دو رکعت نفل خوانند در رکعتِ اول بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص و در رکعتِ دوم سورہ فلق خوانند۔ اگر حاجی حج افراد کند نیتِ افراد کردہ باشد واگر قارن و متمتع باشد نیتِ قران یا تمتع کنند

محرماتِ حج کہ حاجی را در حالتِ احرام ازان اجتناب کردن لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ شریعت محرماتِ حج چند باشند و از کدام جنایت حج فاسد میشود ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب محرماتِ حج ۱۴ چہاردہ اند

(۱) در حالتِ جنابت، حیض یا نفاس طواف کردن۔
(۲) بعد از وقوف قبل از حلق مع منکوحۂ خود ہمبستری کردن
(۳) جامۂ دوختہ شدہ پوشیدن۔

(۴) استعمالِ خوشبو کردن۔

(۵) خضاب استعمال کردن۔

(۶) مکمل شب و روز سر و روے پوشیدن از ین جنایاتِ مذکورہ بر حاجی دم لازم میشود تا کہ کفارۂ حج ادا گردد۔

(۷) حجامت کردنِ موئے زیرِ بغل و زیر ناف تراشیدن یا ناخن بُریدن۔

(۸) طوافِ قدوم یا طوافِ صدر در حالتِ جنابت حیض و نفاس یا طوافِ زیارت بیوضو کردن

(۹) از طوافِ زیارت یک یا دو یا سہ اشواط ترک کردن

(۱۰) قبل از غروبِ آفتاب از عرفات بیرون شدن۔

(۱۱) رمی جمار ترک کردن۔

(۱۲) بعد از ایامِ نحر حلق کردن۔

(۱۳) قبل از دہم تاریخ ذی الحجہ رمی کردن بعد ازان ذبح کردن بعدہ حلق کردن از ین تقدیم و تاخیر نزدیکِ حضرت امام اعظمؒ دم لازم میشود

(۱۴) ہمبستر شدن حاجی بازنِ خود قبل از وقوف بعرفات از ین فعل حج فاسد میشود

طریقۂ طواف کہ حاجی را از دانستن آن لابدیست

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام طریقۂ طواف چگونہ باشد و طواف بچند اشواط مشتمل است ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب طریقۂ طواف اینکہ روبرو و مقابل بیت اللہ شریف برابر حجر اسود ایستادہ نیت کردہ طواف کند۔ وقتِ ایستادن ہر دو دست بلند کردہ مندرجہ ذیل دُعا بخواند

بسم اللہ اللہ اکبر لآ الہ الا اللہ وللہ الحمد والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم ایمانا بك و وفاء بعھودك واتباعا لسنۃ نبیك محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیتِ حج در طواف فرض است شوط طواف بر حجرِ اسود ختم کردہ ہر دو دست بر حجر اسود

نہادہ بوسہ گیرد۔ اگر این ممکن نباشد چیزے برحجرِ اسود مس کردہ ازان بوسہ گیرد۔ درحالتِ طواف بوسہ گرفتن از رکنِ یمانی مسنون است۔ از حجرِ اسود تا حجرِ اسود آمد و رفت را شوط میگویند طوف برہفت اشواط مشتمل است بعد از ہفتم شوط استلامِ حجرِ اسود سنتِ مؤکدہ است بعد از ختم کردنِ شوطِ ہفتم بمقامِ ابراہیمی آمدہ دوگانہ نماز خواند۔ این نمازِ دوگانہ نزدیک حضرتِ امامِ اعظم رحمہ واجب است بعد از خواندنِ این نماز نزدیک چاہ زمزم رفتہ آبِ زمزم نوشیدہ دعائے حاجتِ خود کند این طوافِ مذکورہ بطواف قدوم مشہور است وبرائے آفاقیان سنت است۔

کیفیتِ اضطباع کہ برحاجی معلوم کردنِ آن لازم است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ شریعت کیفیتِ اضطباع چہ باشد ھوالمصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب کیفیتِ اضطباع اینکہ چادر بردوش چپ انداختہ دوش راست را خالی گذارد و دراول ودوم وسوم اشواط رمل (چابک بطور پہلوان رفتن) کند و قدمہا را نزدیک نزدیک نہد و ہردو دوش را خوب جنبانیدہ باشد مگر در نمازِ دوگانہ دوش را پوشیدہ دارد

سعی صفا ومروہ وکیفیتِ کردنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام کیفیتِ سعی درمیان صفا ومروہ چگونہ باشد ھوالمصوب الجواب بحکمِ کتاب کیفیتِ سعی درمیان صفا ومروہ اینکہ صفا ومروہ نام دو کوہ ہست درمیان صفا ومروہ سعی برحاجی واجب ولازم است اول برصفا بالا رفتہ کہ ازان مقام بیت اللہ شریف آشکارا شدہ بنظرِ حاجی آید درانحالت ہردو دست بطرفِ آسمان بلند کردہ دعائے حاجتِ خود کند وتکبیر وتہلیل باآوازِ بلند ودرود شریف باآوازِ پست خواند از صفا تا مروہ یک شوط میشود ہمین طور ہفت اشواط درمیانِ صفا ومروہ تمام کند شروع شوطِ اول از صفا واختتام برمروہ کردہ باشد درحالتِ حج طوافِ نفلی از نمازِ نفلی بہتر است لہذا حاجی را حسب مقدور طوافِ نفلی کردن افضل باشد

بہفتم تاریخ ذی الحجہ بعداز نمازِ ظہر امام درخطبہ تلقینِ مسائلِ حج بدونِ جلسہ کند۔ بعدازان بہشتم تاریخ ذی الحجہ بعداز طلوعِ آفتاب بسوی منا رود و درمنا یک شب مقیم شدہ نماز ظہر وعصر ومغرب و عشا وفجر خواندہ باشد بہ نہم تاریخ بعداز طلوع آفتاب بہ عرفات برائے وقوف رفتہ باشد بعدازان مع امام در مسجدِ نمرہ رفتہ نمازِ ظہر وعصر را جمع کند و درانجا معافی تقصیرات وگناہانِ خود خواستہ تا غروبِ آفتاب درانجا مقیم شود۔ بعداز غروبِ آفتاب بمزدلفہ رود آنجا نمازِ مغرب وعشا در وقتِ عشار جمع کند ازمزدلفہ ہفت سنگریزہ ہا برابر دانہ باقلا (لوبیا) برائے رمی جمار برداشتہ باشد وقت رمی از طلوع آفتاب تا غروب آفتاب است بعدازان بمنا رفتہ بتاریخ یازدہم ودوازدہم بعداز زوال بہرسہ جمرہ رمی کند درمنا نمازِ ظہر وعصر ومغرب وعشا وفجر ضرور خواندہ باشد

نزدیکِ حضرتِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دریک وقت جمع بین صلوٰتین صرف در مسجد نمرہ ومسجدِ مزدلفہ ثابت شدہ است دگرجا درہیچ حالت مشروع نیست ازرمی جمار وغیرہ احکام حج فارغ شدہ وقت رفتن ازمکہ مکرمہ بمدینہ منورہ طوافِ صدر کردہ رخصت شوند

مقاماتِ مقبولیتِ دُعا کہ برحاجی معلوم کردنِ آنہا لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در شہرِ مکہ معظمہ مقاماتِ مقبولیتِ دُعا چند باشند ھو المصوب للصواب. مقاماتِ مقبولیت دعا شانزدہ اند

(۱) مطاف	(۶) نزدیکِ چاہِ زمزم	(۱۱) درعرفات
(۲) نزدیکِ ملتزم	(۷) برکوہِ صفا	(۱۲) در مزدلفہ
(۳) اندرونِ خانہ کعبہ	(۸) برکوہِ مروہ	(۱۳) نزدیکِ جمارِ ثلاثہ
(۴) زیرِ میزابِ رحمت	(۹) درجائے سعی	(۱۴) وقتِ دیدنِ کعبہ
(۵) خلفِ مقامِ ابراہیم	(۱۰) درمنا	(۱۵) نزدیک رکنِ یمانی

(۱۶) مابین رکنین۔ درین مقاماتِ مذکورہ درجنابِ باریتعالی ہر دعائیکہ خواہد مقبول میشود پس برحاجی

لازم کہ برین مقاماتِ مقدسہ دعاے حاجاتِ خود کردہ باشد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ فریضۂ حج بمالِ حرام از ذمۂ حاجی ساقط میشود یانہ ھو المصوب للجواب. بحکم کتاب فریضۂ حج ساقط میشود مگر مستحقِ ثواب نباشد فی رد المحتار ص۲۱۵ ویجتھد فی تحصیل مالٍ حلالٍ فانہ لا یقبل بالحرام مع انہ یسقط الفرض عنہ معہا ولا تنافی بین سقوطہ وعدم قبولہ فلا یثاب لعدم القبول ولا یعاقب عقاب تارک الحج۔

مسائلِ زکوۃ کہ براغنیاء اہلِ اسلام دادنِ آن فرض است

چہ میفرمایند علماء دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام دادنِ زکوۃ بر کدام کدام اشخاص فرض باشد ومصرف ومستحقِ زکوۃ کدام کسان اند ھو المصوب للجواب بحکم کتاب زکوۃ بر ہر مسلمان عاقل بالغ ۔آزاد صاحب نصاب غیر مدیون فرض است بشرطیکہ نصاب از قرض فارغ وخالی باشد وبر مالِ زکوۃ یکسال مکمل بگذرد دادنِ زکوۃ بفقراء ومساکین اہلِ اسلام بطورِ تملیک لازم است۔ پدر ومادر جد وجدہ داولاد وزنِ منکوحہ وغلامان را دادنِ زکوۃ صحیح نیست وہمین طور غنی واولادِ غنی وسادات را دادن زکوۃ جائز نیست۔

مگر بقولِ امام طحاوی رحمہ بوجہ عدمِ وجود بیت المال وعدمِ تقررِ وظائفِ مساکین سادات مستحق ومصرفِ زکوۃ ثابت میشوند۔

نصابِ سیم کہ بران زکوۃ فرض میشود

چہ میفرمایند علماء دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نصابِ سیم چہ قدر باشد کہ بوجودِ آن دادنِ زکوۃ لازم میشود ھو المصوب للجواب بحکم کتاب نصابِ سیم دوصد درہم است قدر ووزن آن بقولِ مشہور بنجاہ وچہار تولہ و دو ماشہ میشود مراد از تولہ وزن روپیہ پاکستانی کالدار است چہلم حصہ یک چار ماشہ دورتی

زکوٰۃ میشود۔ بشرطِ وجود نصاب وحولان حول بر مالک نصاب دادن چہلم روپیہ کا لدار لازم میشود

نصاب زر کہ بر وجودِ آن دادنِ زکوٰۃ لازم میشود

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نصاب چہ قدر باشد هو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب نصاب زر بیست مثقال است ومقدار آن هفت تولہ ہشت ماشہ وچار رتی میشود زکوٰۃ آن دو ماشہ ودو نیم رتی میشود۔ قیمت زکوٰۃ مال تجارت بحساب سیم یا زر کردہ بدہند۔ منکر فرضیتِ زکوٰۃ کافر است ونہ دہندۂ زکوٰۃ بلا انکار سخت مجرم میباشد روز قیامت سزاوار سخت عذاب خواہد شد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ امامان مساجد را در اجرتِ امامت دادن زکوٰۃ جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب صرف کردن زکوٰۃ در مساجد ومتعلقات مساجد ممنوع است اگر امامان مساجد سیری خواران باشند یا اجرتِ امامت غیر از زکوٰۃ مقرر کردہ شود درینصورت دادن زکوٰۃ امامان مساجد را جائز باشد۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بحکم کتاب بر ہلاک کردن سگ مضر ضمان دیت لازم میشود یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب بر ہلاکِ سگ گزندہ دادن دیت لازم نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بر قول وفعل طفلان در احکام ومعاملات مواخذہ لازم میشود یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب بر قول وفعل طفلان مواخذہ لازم نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نکاح زنان صرف بیاد داشت خواستگی بغیر از عقد نکاح جائز است یا هو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب عقد نکاح بلا ایجاب وقبول درست نیست زیرا کہ در عقدِ نکاح

ایجاب وقبول ارکان اند وحضورِ شہود از شرائطِ عقدِ نکاح است - درصورتِ مسئولہ عقدِ نکاح درست نیست - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ امام عہدۂ امامت برشوت حاصل کردہ امامِ قوم شدہ درپسِ او اقتدا جائز است یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ امام واجب العزل است - زیراکہ امام بودن راشی ومرتشی درست نیست یعنی لائق عہدۂ امامت نیست - شامی

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح دخترانِ خوردسالہ بقول وفعلِ پدر وما در صحیح باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب نکاح دخترانِ خوردسالہ بقول وفعلِ پدر وما در درست است وبعد از بلوغ قابلِ فسخ نباشد وغیراز پدر وما در وجد اگر کسے نکاحِ دخترانِ خوردسالہ کند بعد از بلوغ قابلِ فسخ خواہد بود - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح دخترانِ خوردسالہ بعد از بلوغ فسخ میشود یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب نکاح دختران کہ پدر وجد کردہ باشند فسخ نمیشود - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح دخترِ مزنیہ بر زانی جائز است یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ قانونِ شرع نکاحِ زانی با دخترِ مزنیہ درست نیست چراکہ درمیانِ زانی ومزنیہ رشتۂ مصاہرت ثابت شدہ است - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درمیانِ منکوحۂ بیوہ وباکرہ درحقِ مہر فرق ثابت است یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ قانونِ شرعی درحقِ مہر درمیان بیوہ وباکرہ فرق نیست ہر دو درحقِ مہر برابر اند

ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر حقِ مہر کم از دہ درہم مقرر کردہ شود درینصورت صحیح باشد یا نہ هوالمصوب للجواب حقِ مہر کم از دہ درہم درست نباشد چراکہ حقِ مہر بمقدارِ دہ درہم از نصِ قطعی ثابت شدہ است درصورتِ مسئولہ ہمان دہ درہم لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بچاک کردن دامن دختران خورد سالہ یا بدادن پیسہ وروپیہ عقدِ نکاح صحیح میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ عقدِ نکاح صحیح نیست چراکہ عقدِ نکاح بغیرِ ایجاب وقبول وحضورِ شہود درست نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنِ مرتد شدہ مستحقِ خواستنِ حقِ مہر از شوہر ہست یا نہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ زنِ مرتدہ مستحقِ حقِ مہرِ خود نیست چراکہ بارتداد حقِ مہر ساقط شد البتہ اگر شوہرش مرتد شدہ باشد درینصورت زنِ مرتدہ مستحقِ کامل مہر است اگر موطوہ باشد واگر غیر موطوہ باشد حقدار نصف مہر خواہد بود ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح کنیزک بغیرِ اجازتِ مولا درست باشد یا نہ هوالمصوب للجواب نکاحِ کنیزک وغلام بغیرِ اجازتِ مولا درست نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بغیرِ مقرر کردن حقِ مہر نکاح روا باشد یا نہ هوالمصوب للجواب بحکمِ قانونِ شرعی درصورتِ مسئولہ نکاح درست است مگر برشوہر مہرِ مثل دادن لازم باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح زنِ بالغہ بغیر اجازتِ ولی صحیح باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکم کتاب نکاحِ زنِ بالغہ بلا اجازتِ ولی درست است مگر در صورتِ غیر کفو ولی راحقِ اعتراض و فسخ میرسد ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در وقتِ عقدِ نکاح درحقِ مہر زنِ بالغہ کمی و بیشی بغیر اجازتِ او روا است یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بلا اجازتِ زنِ بالغہ درحقِ مہر او کمی و بیشی کردن درست نیست ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنیکہ قبل از نکاح و بعد از نکاح مزنیۂ شخصے شدہ باشد درین صورت نکاحِ دخترِ مزنیہ مع زانی روا است یا نہ ھو المصوب للجواب اگر قبل از نکاح مع مادرِ دختر زنا نکردہ است نکاح دخترش صحیح است واگر قبل از نکاح زنا نکردہ باشد لیکن بعد از نکاح زنا کردہ است درین صورت مادر و دختر ہر دو حرام میشوند۔ عالمگیری۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ دف و نقارہ زدن درخوشی کتخدائی جائز است یا نہ ھو المصوب للجواب دف و نقارہ زدن درخوشی کتخدائی بوقتِ عقدِ نکاح و دعوتِ ولیمہ بغرضِ اعلان جائز است علاوہ ازین اوقاتِ مخصوصہ باتفاقِ علما ممنوع است شامی

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ افضلیت دادنِ مساجد بر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح باشد یا نہ ھو المصوب جملہ فقہا و محدثین برین متفق اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر جملہ مساجد و سائر امکنۂ متبرکہ از عرش و کرسی وغیرہ افضلیت میدارند بحکم لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ رُبُوْبِيَّتِيْ جملہ مخلوقات علوی و سفلی ظہورات نور محمدی اند بنا برین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل المخلوقات اند خلافِ این عقیدہ داشتن درست نیست ۔ منقول از مکتوبات اعلیحضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اقتدائے ریش تراش و امامتِ او بحکم شریعت محمدی درست است یا نہ هوالمصوب للجواب باتفاقِ علمائے دین اقتدا، و امامتِ ریش تراش مکروہ تحریمی است مقدارِ مسنونِ و اندازۂ شرعی ریش یک قبضہ است ازین مقدار کم کردن ہم ممنوع است عہ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حجامت و لباس پوشیدن بطریقہ و عادتِ کفار چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب بحکم مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ حجامت و لباس پوشیدن بلکہ تشابہ بجملہ عادات و اطوار کفار مسلمانان را ممنوع است خواہ تشابہ قولی باشد یا فعلی ۔ (تفسیر خازن)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعد از انتقالِ زنِ منکوحہ در ترکۂ او حقِ میراث شوہرش را میرسد یا نہ و اگر بے اولاد رحلت کردہ باشد درینصورت شوہرش را چہ حصہ میرسد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب شوہرش را نصف حصہ از ترکہ میرسد کما قال اللہ تعالی وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ط

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنے از دار فانی بدار باقی رحلت کردہ و سہ نفر اولاد و مادر و پدر وارثان گذاشتہ است درینصورت در مالِ متروکۂ زن حصۂ میراثِ شوہر چہ باشد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب درصورتِ مسئولہ حصۂ شوہر در مالِ متروکۂ زنِ متوفات چہارم میرسد کما قال اللہ تعالی فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ باقی ماندہ ترکہ حقِ دگر وارثان است ۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے از دار فانی بدارِ باقی رحلت کردہ در ترکۂ شوہر حصۂ زن میرسد یا نہ اگر میرسد چہ قدر باشد هوالمصوب للجواب درصورتِ مسئولہ حصۂ زن در ترکۂ شوہر چہارم ثابت است

عہ در حاشیۂ مشکوۃ مرقوم است کہ کم کردن ریش از مقدار قبضہ حرام است ۱۲ اسما دی

کما قال الله تعالی وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ط

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے بحکم قضا رحلت کردہ وحسب ذیل وارثان گذاشتہ دو فرزند یک برادر آیا درین صورت بحکم کتاب در ترکۂ شوہر حصۂ زن میرسد یا نہ اگر میرسد چہ قدر باشد هو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مسئولہ در ترکۂ شوہر حصۂ میراث زن ہشتم میرسد کما قال الله تعالی فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ . باقی حصۂ ترکہ حق فرزندان است وبرادر محروم است ۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ فرزندِ شخصے از دارِ فانی بدارِ باقی لاولد منتقل شدہ یک پدر ویک ما در وارثان گذاشتہ ترکۂ او درمیانِ پدر ومادر بچہ طور تقسیم کردہ شود هو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مسئولہ در ترکۂ مردہ حصۂ میراث مادرش سویم میرسد باقی کل مال حقِ پدر است کما قال الله تعالی فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے بحکم قضائے الٰہی بحق واصل شدہ وہشت نفر اولاد وارثان گذاشتہ چہار نفر فرزندان وچار دختران درین صورت ترکۂ متوفی درمیان وارثان مذکورہ چہ طور تقسیم کردہ شود هو المصوب للجواب بحکم کتاب خدا درصورتِ مسئولہ ترکۂ متوفی درمیانِ اولادش بحساب فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ تقسیم میباید کرد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے بحکم خدا از دارِ فانی بدارِ باقی رحلت کردہ سہ نفر برادران ودو نفر پدر ومادر وارثان گذاشتہ ترکۂ او درمیان وارثانِ مذکورہ بچہ طور تقسیم کردہ میشود هو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورتِ مسئولہ در ترکۂ متوفی ششم حصہ مادرش را میرسد باقی کل ترکہ حقِ پدر است در موجودگی پدر اخوات محروم از ارث میباشند کما قال الله تعالی فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے لاولد بحکمِ قضاءِ الٰہی واصل بحق شدہ صرف یک برادر مادری ودو عمزادگان وارثان گذاشتہ درینصورت ترکۂ او درمیانِ وارثانِ مذکورہ بچہ طور تقسیم میشود هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب اللہ از ترکۂ متوفی ششم حصہ برادر مادری را میرسد باقیماندہ کل ترکہ حق عمزادگان است کما قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے لاولد از دارِ فانی بدارِ باقی رسیدہ وارثان سہ نفر برادرانِ مادری ویک عمزادہ گذاشتہ است پس درینصورت ترکۂ متوفی درمیانِ وارثان بچہ طور تقسیم کردہ میشود هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتابِ خدا درصورتِ مذکورہ سوئم حصۂ ترکۂ متوفی حقِ برادران است باقیماندہ کل ترکۂ متوفی حقِ عمزادہ است وبرادرانِ مادری در حصۂ سوئم شریک اند کما قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے از دارِ فانی بدارِ باقی رحلت کردہ ویک دختر ویک برادرزادہ وارثان گذاشتہ درینصورت در ترکۂ متوفی حقِ میراثِ دختر چہ میرسد هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتابِ خدا حصۂ میراثِ دختر در ترکۂ متوفی نصف باشد باقی ماندہ مالِ متروکہ حقِ برادرزادۂ متوفی است۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ چیز گمشدہ در راہ یا بندہ را جائز است یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب چیزِ گمشدۂ راہ کہ در عربی آنرا لقطہ میگویند اگر بمقدارِ دہ روپیہ باشد پس درینصورت اعلانِ یک سال معتبر است واگر کم از دہ روپیہ باشد تا سہ ماہ اعلان شرط است ودر سہ روپیہ تا یک روپیہ اعلان یک جمعہ است ودر کم از یک روپیہ اعلانِ یک روز شرط است ودر

مقدار یک پیسہ دست راست و دستِ چپ اعلان کردن شرط است بعدازان اگر یابندہ محتاج باشد در تصرفِ خود آوردہ استعمال کند واگر غنی و توانگر باشد محتاج را بدہد خود استعمال نکند۔ شرحِ الیاس صـ۱۲۶

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تقبیلِ ابہامہ در شہادتِ ثانی اذان چہ حکم دارد ھوالمصوب للجواب۔ تقبیلِ ابہامہ بوقتِ شہادتِ ثانی اذان در شامی و تفسیرِ روح البیان مذکور است و حدیثِ تقبیل ابہامہ اگرچہ ضعیف است مگر در فضائل حدیثِ ضعیف نیز معتبر میباشد۔

در روایات آمدہ کہ در عالمِ ازل حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام را اللہ تعالیٰ بقدرتِ کاملہ خود در ناخنِ ابہامہ نامِ نامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر فرمود حضرت بابا آدم علیہ السلام بملاحظہ کردن نامِ مبارکِ پیغمبر علیہ السلام تبرکاً تقبیلِ ابہامۂ خود فرمودند۔ ازانجا تقبیلِ ابہامہ در شہادتِ ثانی اذان مسنون و مشہور گردیدہ است بہ نیتِ ثواب و تبرک حاصل کردن تقبیلِ ابہامہ روا است

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ علمِ غیب حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام و اولیائے کرام را حاصل میشود یا نہ ھو المصوب للجواب۔ علمِ غیب بر دو قسم است (۱) علمِ غیبِ ذاتی (۲) علمِ غیبِ عطائی۔ علمِ غیبِ ذاتی خاصۂ باری تعالیٰ است و علمِ غیبِ عطائی بواسطۂ وحی و مکاشفات و مراقبات انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام را بلاشک و شبہ حاصل میشود تفسیر کبیر

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

ذکرِ جلی بہتر و افضل است یا خفی ھوالمصوب للجواب نزدیکِ خواجگانِ سلاسلِ چشتیہ و قادریہ ذکرِ جلی از خفی بہتر است و نزدیکِ خواجگانِ نقشبندیہ ذکرِ خفی از جلی بہتر است اختلاف صرف در افضلیت است بجوازِ ہر دو ہمہ خواجگان متفقند۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ وقتِ بول و براز کردن رو بطرفِ قبلہ برابر کردن درست باشد یا نہ هوالمصوب. الجواب. درست نیست بحکمِ حدیث شریف وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا یعنی وقتِ بول و براز روے و پشت بقبلہ مگردانید چراکہ درین بے ادبی و ترک احترام خانہ کعبہ میشود۔ شامی۔

چہ میفرمایند علمائے ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بسوئے قبلہ شریف پائے دراز کردن چہ حکم دارد هوالمصوب. الجواب. بحکمِ کتاب سوئے قبلہ مکرمہ پائے دراز کردن در ہر حالت ممنوع است۔ شرحِ الیاس

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنے را شوہر خود طلاق دہد مگر زنِ مطلقہ از حیض نا امید شدہ درینصورت عدتِ طلاق بچہ طور باشد هوالمصوب. الجواب. درینصورت عدت طلاق بر سہ ماہ مقرر شدہ است کل مکمل سہ ماہ عدتِ زنِ نا امیدہ است و زنِ خورد سالہ و زنِ پیر نیز درین حکم شامل است

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے زنِ خود را طلاقِ بائن دادہ و زنش در عدتِ طلاق است شوہرِ او میخواہد کہ در عینِ عدت مع زنِ مطلقہ خود نکاح کند در حالتِ عدت نکاحش درست باشد یا نہ هو المصوب. الجواب. بحکمِ کتاب شوہر زنِ مطلقہ را در عدت نکاح کردن جائز است مگر برائے شخصِ دیگر روا نیست۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در عدتِ طلاقِ ثلاثہ نکاح کردن درست باشد یا نہ هوالمصوب. الجواب. بحکم کتاب اللہ در عدتِ طلاقِ ثلاثہ نکاح کردن ممنوع است کما قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہرِ زنے بحکمِ آلہی بحق واصل شدہ درینصورت مدتِ عدتِ وفاتش چہ قدر باشد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب مدتِ عدتِ وفاتِ زنِ متوفی عنہا زوجہا چہار ماہ وده شب است کما قال الله تعالی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ؕ بعداز گذشتنِ عدتِ وفات نکاح جائز باشد۔ در دورانِ عدت نکاح ممنوع است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درحالتِ عدتِ طلاقِ رجعی زنِ مطلقہ را زینت کردن رواست یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب مطلقۂ طلاقِ رجعی را درحالتِ عدت زینت کردن جائز است بخلافِ عدتِ وفات کہ دران بر وفات وجدائی شوہر غم واظہارِ حزن لازم است وزیب وزینت کردن منافی آنست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ طلاق بچند نوع است واحکامِ آن چہ باشد هو المصوب للجواب طلاق بر سہ نوع است ۔

(۱) طلاقِ رجعی ۔

(۲) طلاق بائن

(۳) طلاق ثلاثہ

وحکم طلاق رجعی رجوع میباشد درعدت ۔ بہ طلاق رجعی نکاح فاسد نمیشود.

ودر طلاقِ بائن درحالتِ عدت تجدیدِ نکاح لازم میباشد.

ودر طلاقِ ثلاثہ حلالہ لازم است تا وقتیکہ حلالہ نکند شوہرِ اول را زنِ مطلقہ حلال نمیشود کما قال الله تعالی فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ؕ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درحالتِ عدتِ طلاق خروجِ زنِ معتدہ از خانۂ شوہر رواست یا نہ؟
ھو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب معتدۂ طلاق را درحالتِ عدت از خانۂ شوہر بیرون شدن ممنوع است و برائے معتدۂ وفات جائز است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حسابِ عدت از کدام وقت معتبر و صحیح است ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب عدتِ طلاق بعد از دادنِ طلاق و عدتِ وفات بعد از وفات یافتنِ شوہر و عدتِ طلاق و فسخِ نکاح فاسد بعد از تفریق قاضی معتبر میباشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے درحالتِ سفر واصل بحق شدہ درینصورت زنش عدت وفات در کدام مقام گذارد. ھو المصوب للجواب. اگر سفر بطرفِ شہرِ خود از سہ روز کم بودہ باشد درینصورت بشہرِ خود آمدہ عدتِ وفات گذارد و اگر پورہ مدتِ سہ روز منزل باشد درینصورت زن مختار است و اگر در شہرِ خود شوہرش وفات یافتہ است پس عدتِ وفات در شہرِ خود گذاردن لازم باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مستحقِ پرورشِ طفل کدام شخص باشد و مدتِ پرورشِ طفل بحکمِ کتاب تاچند مدت باشد ھو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب مستحقِ پرورشِ طفل مادر است و مدتِ پرورش ہفت سال است و مدتِ پرورشِ دختر تاوقتیکہ لائقِ حیض شود بعد از مادر مستحقِ پرورش پدر باشد پدر را گرفتنِ طفل در مدتِ پرورش از مادر صحیح نباشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حقدارِ پرورشِ طفل کتابیہ باشد یا پدرِ مسلمان ھو المصوب للجواب

بحکمِ کتاب مستحق پرورشِ طفل مسلمان مادر کتابیہ است زیرا نکہ شفقتِ مادر از شفقتِ پدر زیادہ باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنے از شوہرِ خود نافرمان شدہ درخانہ پدرِ خود سکونت میکند ونفقہ از شوہرِ خود میخواہد بحکمِ کتاب حقِ طلبیدنِ نفقہ میدارد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب زن درصورتِ مذکورہ ناشزہ (نافرمان) است وناشزہ را حقِ طلبیدنِ نفقہ نمیرسد تاوقتیکہ درخانۂ شوہر سکونت اختیار نکند۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ پدر را درحالتِ غیبوبتِ فرزند فروختنِ زمین وجائدادِ مملوکۂ فرزند برائے نفقہ خود میرسد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب برائے نفقہ پدر را زمین وجائداد مملوکۂ فرزند فروختن جائز نیست البتہ فروختنِ اشیائے منقولہ روا است بشرطیکہ پدر محتاج باشد صح بیع عرض ابنہ لا عقارہ لنفقتہ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ پدر را از امین فرزندِ غائبِ خود حقِ طلبیدنِ امانتِ فرزند برائے نفقۂ خود درست باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ پدر را حقِ طلبیدنِ امانتِ پسرِ خود از امین نیست پس بغیر حکمِ پسرِ غائب امین بدادنِ امانت ذمہ وار باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مالِ پسر والدین را در نان ونفقۂ خود صرف کردن جائز باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِیْكَ والدین را صرف کردنِ مالِ فرزندِ خود در نان ونفقہ روا است۔ بشرطیکہ والدین محتاج وفقیر باشند۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصِ مقتول کہ قاتلش وحقیقت قتلش نامعلوم باشد حکم شہادت میدارد یانہ ہوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب مقتول درصورتِ مسئولہ حکم شہادت نمیدارد وبر ونمازِ جنازہ خواندن لازم باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مسلمانِ راہزن وقطاع طریق کہ درین اعمالِ بد قتل کردہ شود شہید باشد یا نہ ہوالمصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب شہید نیست بلکہ نمازِ جنازہ بر وخواندن ہم ناجائز است چراکہ حضرت شیرِ خدا (اسد اللہ) رضی اللہ عنہ درخلافتِ خود نمازِ جنازۂ راہزن، باغی، قطاع طریق نخواندہ اند بدین وجہ کہ نمازِ جنازہ برائے عزت وشرافتِ مردہ شروع شدہ ورہزنان وباغیان وقطاع طریق مستحقِ عزت وشرافت نیستند۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مقتول درحالتِ جنابت لائقِ غسل باشد یانہ ہوالمصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب لائقِ غسل ہست مگر حکمِ شہادت نمیدارد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نسبِ ولدِ معتدۂ طلاقِ رجعی از شوہر ثابت باشد یانہ ہوالمصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ نسبِ ولد از شوہر ثابت میشود۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعد از انتقالِ شوہرِ نابالغ نسبِ ولد از و ثابت میشود یانہ ہوالمصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب نسبِ ولد از شوہرِ نابالغ ثابت نمیشود چراکہ نابالغ لائقِ علوق نمیباشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہرِ زنے از دارِ فانی بدارِ باقی انتقال کردہ و زنش درمدتِ عدتِ وفات فرزندے زائیدہ درینصورت نسبِ ولد از شوہرِ متوفی ثابت باشد یانہ ہوالمصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ نسبِ ولد از متوفی ثابت میشود۔ بشرطیکہ درمدت کم از دو سال زائیدہ باشد

اگر پورہ دوسال شدہ باشد دریںصورت نسبِ ولد از متوفی ثابت نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

دریںصورت کہ شخصے زنِ خودرا طلاقِ رجعی دادہ وزنش درمدتِ عدتِ طلاقِ رجعی فرزند زائید زن و شوہر باہم مختلف شدہ شوہر میگوید کہ درمدت عدت زائیدہ نسبِ فرزند از من است وزن میگوید کہ بعد از گذشتنِ عدت زائدہ شدہ نسبِ فرزند از شوہرم نیست دریںصورت کدام قول معتبر باشد

ھوالمصوب للجواب بحکمِ شریعت اگر فرزند درعینِ عدت طلاقِ رجعی زائیدہ باشد ومطلقہ بگذشتنِ عدت اقرار نکند دریںصورت نسبِ فرزند از شوہر ثابت باشد ورنہ از شوہر ثابت نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

دریں مسئلہ کہ ختنۂ کودکان درقانونِ اسلام فرض است یا سنت ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب ختنۂ کودکان درقانونِ اسلام سنتِ مؤکدہ است۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

دریں مسئلہ کہ کودکے قدرتی مادرزاد ختنہ شدہ پیدا شدہ است بحکمِ کتاب ختنۂ او لازم باشد یا نہ اگر لازم باشد چہ طور کردہ شود ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب ختنۂ کودکان ضروری باشد درصورتِ مذکورہ قدرے پوست از اندامِ مخصوص بغرض باقی ماندنِ نشانِ سنت بریدہ شود

مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

دریں مسئلہ کہ شخصے بالغ غیرِ مسلم کہ اسلام قبول کردہ باشد دریںصورت ختنہ اش لازم باشد یا نہ؟ اگر ضروری باشد پس بچہ طور کردہ شود ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب ختنہ اش ضروری است بہر طور کہ ممکن باشد بدستِ خود کردہ باشد بدستِ دیگر نکند چراکہ ختنہ در اسلام سنت است وسترِ عورت فرض است فرض برائے سنت ترک کردن ممنوع باشد۔ مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درمیانِ دو عید تقریبِ شادی کتخدائی جائز باشد یا نہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ شادی کتخدائی در ہر حالت روا است بشرطیکہ یومِ شادی یومِ عید و جمعہ نباشد چراکہ درینحالت خوشی عروسی کردن مخل نمازِ جمعہ وعید باشد۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درختان نہالیدہ کردہ شخصے در زمینِ غیر ملکیتِ مالکِ زمین باشد یا حقِ نہال کنندہ؟ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درختان ملکیتِ نہال کنندہ باشد اگر مالکِ زمین قیمتش ادا کند پس ملکیتِ او باشد و اگر درختان خودرو ئیدہ باشد درینصورت درختان تابع زمین باشد۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درحالتِ حیض ہمراہِ زنِ خود ہمبستر شدن درست باشد یا نہ؟ و اگر از ہمبستر شدن حمل پیدا شود درینصورت نسبِ حمل حلال باشد یا حرام؟ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ جماع کردن حرام است و حکمِ حرمتِ حمل ثابت نیست و ثبوتِ نسبِ ولد از ین جماع لازم باشد۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ گریختن از وطن از خوفِ طاعون و امراضِ دگر بحکمِ کتاب جائز است یا نہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب گریختن از امراضِ خدائی و آفاتِ سماوی ممنوع است البتہ از بیرون آمدن بمقامِ طاعون و دگر امراضِ متعدی خوب نیست چراکہ بحکمِ تدبیرِ انسانی حفاظتِ جان لازم است۔ تفسیر روح البیان

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ چیزِ ہبہ کردہ شدہ واپس کردن صحیح باشد یا نہ؟ ھوالمصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب رجوع کردنِ واہب در ہبۂ خود ممنوع است بحکمِ کتاب ہفت چیز مانعِ صحت رجوعِ ہبہ اند

(۱) زیادتِ اتصال مثلِ غرسِ درختان و تعمیرِ مکان۔

۲ موتِ احدِ العاقدین

۳ عوضِ ہبہ

۴ خروجِ شیٔ موہوب از ملک موہوب لہ۔

۵ زوجیت۔

۶ قرابتداری۔

۷ ہلاکِ شیٔ موہوب

مجموع این صورتہا در حروفِ (دَمْعُ خَزَقَہٗ) آمدہ (د) بر زیادت (م) بر موت (ع) برعوض (خ) بر خروج (ز) بر زوجیت (ق) بر قرابت و (ہ) بر ہلاکت دلالت میکند (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تربیتِ سگان در خانۂ خود جائز است یا نہ؟ **ھوالمصوب للجواب** بحکم کتاب تربیتِ سگان برائے شکار وحفاظتِ خانہ وفصل وغیرہ ضروریات جائز است از نصوصِ قطعی ثابت است البتہ تربیتِ سگانِ مضر وگزندہ ممنوع باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ عقدِ سلم در قانونِ اسلام درست است یا نہ؟ اگر درست باشد پس بچند شرائط درست باشد ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب صحتِ عقدِ سلم شروط بہشت شروط است (۱) علم (۲) جنس (۳) نوع (۴) قدر (۵) وصف (۶) اجل (میعاد) (۷) موضع ایفار (۸) راس المال - چنانچہ شاعرے در اشعارِ خود جمع کردہ

صحتِ عقدِ سلم را شرط ہاشد بیخلل — علم وجنس ونوع وقدر ووصف شد پنجم اجل
موضعِ ایفار راس المال ہم باید یقین — لیک نزدیک امام المتقین صدرِ اجل

بموجودگی شرائط مذکورہ عقدِ سلم بلاشک وشبہ درست باشد - (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قبل از دوختنِ جامہ خیاط مستحقِ اجرتِ خود باشد یا نہ؟ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب خیاط قبل از تیار کردنِ جامہ حقدارِ اجرت نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نان پز قبل از پختنِ نان مستحقِ اجرتِ خود باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب نان پز قبل از پختن و بیرون کردنِ نان از تنور مستحقِ خواستنِ اجرتِ خود نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بسوختنِ نان در تنور نان پز ذمہ وار باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بسوختنِ نان در تنور نان پز بدادنِ قیمت یا نانِ دگر ذمہ وار نیست چراکہ سوختنِ نان از وصادر نشدہ است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ رنگساز بہلاک شدنِ جامہ مالک را ذمہ وار باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ رنگساز ذمہ وار نیست زیراکہ جامہ در دستِ رنگساز امانت میباشد و بہلاک شدنِ امانت ضمان نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در کدام کدام اشیاء اجارہ صحیح است ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب صحت اجارہ در اشیاء مندرجہ ذیل درست باشد

(۱) مکانات (۲) دوکانات (۳) اراضی (۴) حیوانات (۵) جامہ ۔ در مکانات و دوکانات بیان و تشریح ضروری نیست بلکہ مستاجر ہر عمل و ہر کارے کہ در انہا میخواہد میتواند کرد سوائے کارِ آہنگری و گازری و آسیاگری کہ ازین اعمال خرابی مکانات و تعمیرات میشود

ہدایہ۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اجرت وتنخواہ گرفتن براذان وتعلیم قرآن۔ وتعلیم علم فقہ۔ وتفسیر۔ وامامت وقضا۔ ودگر امورِ دینیہ در قانونِ اسلام درست باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب این مسئلہ مختلف فیہا است نزدیکِ علمارمتقدمین گرفتنِ تنخواہ بر امورِ مذکورہ ممنوع است ونزدیک علمائے متاخرین رواست وفتوی ہم برین کردہ شدہ است چراکہ بہ نگرفتنِ تنخواہ سدِ باب امورِ دینی میشود۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ آیاتِ سجدہ نزدیک حضرتِ امام اعظم رحمہ اللہ چند اند ھوالمصوب للجواب آیاتِ سجدہ در قرآن شریف نزدیکِ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ چہاردہ اند کہ بخواندن و شنیدنِ آنہا سجدۂ تلاوت لازم میشود۔ در سورہ الحج نزدیکِ امامِ اعظم رح سجدۂ اول معتبر است ثانی معتبر نیست وکیفیتِ سجدہ اینکہ بشرائطِ نماز درمیانِ دو تکبیر بغیر رفعِ یدین وتشہد وتسلیم سجدہ کردہ باشند۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر آیتِ سجدہ در مجلسِ واحد مکرر خواندہ شود۔ درین صورت دو سجدہ لازم میشوند یا یک سجدہ کافی باشد؟ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب درینصورت یک سجدہ کافی است حاجتِ دو سجدہ کردن نیست البتہ اگر مجلس متبدل شود۔ پس دو سجدہ کردن لازم باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر خارج از نماز آیتِ سجدہ خواندہ سجدۂ تلاوت کند بعد ازان ہمان آیتِ سجدہ در نماز دوبارہ خواند درینصورت یک سجدہ کافی باشد یا سجدۂ دیگر در نماز ضروری باشد ھو المصوب للجواب بحکم کتاب درینصورت سجدۂ دیگر در نماز ضروری است زیراکہ سجدۂ خارجی

بجائے سجدۂ صلوتیہ قائم نمیشود البتہ اگر خارج ازنماز سجدۂ تلاوت نکند پس دریںصورت یک سجدہ کافی باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر قصدِ شنیدنِ آیتِ سجدہ نباشد واز کسے اتفاقاً شنیدہ شود دریںصورت بر سامع سجدۂ تلاوت لازم میشود یانہ؟ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بخواندن وشنیدنِ آیت سجدہ سجدۂ تلاوت لازم میشود خواہ امام باشد خواہ مقتدی خواہ منفرد بقصد باشد یا غیر قصد البتہ اگر درنماز مقتدی آیت سجدۂ تلاوت کند پس دریںصورت سجدۂ تلاوت نہ بر مقتدی لازم باشد نہ بر امام علاوہ ازین در ہر صورت سجدۂ تلاوت بر خوانندہ وشنوندہ ہر دو لازم است زیراکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ انما السجدۃ علی من سمعہا وعلی من تلاہا وکلمۃ علی کلمۃ الایجاب وھما غیر مقیدۃٍ بالقصد۔ (ھدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درنماز از خارج آیتِ سجدہ شنیدہ بر مصلی سجدۂ تلاوت لازم میشود یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ بعد از فراغتِ نماز سجدۂ تلاوت کردن لازم باشد درنماز ممنوع است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر درنماز آیتِ سجدہ خواند وسجدۂ تلاوت فراموش شود دریںصورت آن سجدہ خارج ازنماز کردن لازم باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب قضائے سجدۂ صلاتیہ بیرونِ نماز منع است زیراکہ سجدۂ صلاتیہ از سجدۂ خارجی قوی است پس قوی تابعِ ضعیف نمیشود (ذخیرہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ علامت وشناختِ شکاری شدن سگان وبازان چہ باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب علامتِ شکاری شدن سگان وبازان اینکہ سہ دفعہ از گوشت صید نخورند

وبخواندنِ شکاری مے آیند وبراندن میروند وقتِ روان کردن حیوانِ شکاری خواندنِ بسم اللہ ضروری ولازم است ورنہ گوشتِ صید حرام باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بوقتِ خلاص کردنِ تفنگِ چرہ دار بسم اللہ خواندہ شود شکارش حلال باشد یا حرام ھو المصوب۔ الجواب۔ بحکمِ کتاب شکاریکہ بہ بندوق چرہ دار کشتہ شود حرام است تا وقتیکہ زندہ حلال کردہ نشود خوردنِ آن حرام است ہمین طور ہر صیدیکہ زندہ یافتہ شود حلال کردنش ضروری باشد ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شکارِ تیر خوردہ مع تیر غائب شد شکاری در طلبش بود کہ ناگہ اورا مردہ یافت درین صورت شکار حلال است یا حرام ھو المصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ شکار حلال است زیراکہ شکاری در طلبش بکارِ دیگر مشغول نگر دیدہ ونہ از طلبش نشستہ البتہ اگر بکارِ دگر مشغول شد یا نشست شکار حرام باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ غسل دادنِ مردۂ غریقِ دریا در قانونِ اسلام واجب باشد یانہ ھو المصوب الجواب۔ بحکمِ کتاب بلاشک وشبہ غسل دادن لازم باشد بغرق شدن از مردہ غسل ساقط نمیشود ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے از ہشت سال مفقود الخبر است وزنش از وجہ نان ونفقہ مجبور شدہ ہیچکس کفیلِ نان ونفقہ اش نیست درینصورت زنِ مفقود نکاحِ ثانی خود میتواند کرد یانہ ھو المصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب این مسئلہ مختلف فیہا است بقولِ حضرتِ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بعد از نود۹۰ سال بموتِ مفقود حکم دادہ میشود زنش بعد از نود۹۰ سال عدت گذاردہ نکاحِ ثانی میتواند

کرد۔ وحضرتِ امامِ شافعی وامامِ احمد رحمہما اللہ ہم برین قول فتوی میدہند وحضرتِ امام ابویوسف رحمہ اللہ مدتِ مفقود بیکصد سال مقرر میکنند وحضرتِ امامِ حسن بروایتِ امامِ ابوحنیفہ رحمہ اللہ مدتِ مفقود یکصد وبیست سال میگویند۔ وحضرتِ امامِ مالک رحمہ اللہ چہار سال وده روز میفرمایند بوقتِ ضرورت اکثر احناف بقولِ امامِ مالک رحمہ اللہ فتوی میدہند لیکن درین حکم اجازتِ حاکمِ وقت شرط باشد قبل از مدتِ مفقود بحکمِ قاضی حکومت اولاد وزنِ مفقود را نان ونفقہ از مالش مقرر کرده شود۔ درصورتِ عدمِ وجودِ مالِ مفقود حکم استدانت است یعنی زنش قرض گرفتہ در نان ونفقۂ خود صرف کرده باشد واداائیگی قرض از مالِ شوہرش باشد۔ مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر حجام یا داغ دہنده یا رگزن شخصے را زخمی کند وازان ہلاک شود درینصورت نامبردگان ضامن میشوند یانہ ہو المصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ حجام وداغ دہنده ورگزن ضامن نمیشوند تا وقتیکہ از جائے معتاد ومقررہ تجاوز نکنند تاوان وضمان لازم نمیشوند البتہ اگر جائے فصد وداغ ومقامِ حجامت خطا کند وہلاکت شخصے گردد پس درینصورت ضمان لازم باشد ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر از دستِ چوپان (راعی) بوقت چرانیدن گوسفندان گوسفندے ہلاک شود درینصورت ضمان برچوپان لازم میشود یانہ ہو المصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب برچوپان ضمان نیست زیراکہ چوپان امین است وبرامین ضمان نیست۔ چونکہ چوپان را تصرف حفاظت وچرانیدن داده شده لہذا چوپان مالک تصرف گردیده است پس گویا کہ از دستِ مالک خود ہلاک شده باشد وبرچوپان قیمت دادن لازم نیست۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے را در ادائیگی قرضِ حسن او از قیمتِ سرزن داده شود از ین صدقہ وخیرات روا باشد یانہ ہو المصوب۔ الجواب بحکم کتاب درصورتِ مسئولہ از رقم قرض حسنہ صدقہ وخیرات

درست باشد زیرا کہ مالک قرض حقِ قرضِ خود گرفتہ است وبہ بُطلان صفت شی بُطلان شی لازم نمیشود واگر رقم مذکورہ بعوض وبدل تبدیل کردہ شود باعثِ دفعِ شبہ خواہد گردید، عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخص سودخور کہ از سود توبہ کند بمالِ حرام کہ نزدش جمع شدہ باشد چہ کند ھو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب مالِ حرام صدقہ وخیرات کند زیرا کہ تضییع مال حرام است ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مالِ حرام در تعمیرِ مساجد صرف کردن صحیح باشد یا نہ ھو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب تعمیرِ مساجد بمالِ حرام درست نیست البتہ درصورت تبدیل رقم مال حرام بمال حلال درست میشود مجموعہ فتاوی مولانا عبد الحی رح

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بانی مسجد را دعوی ملکیتِ مسجد صحیح باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بعد از اعلان بانی بخواندنِ نماز ملکیت بانی زائل میشود پس فروخت وخرید وہبہ کردن مسجد حرام است، ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر قدرے حصہ راہ در مسجد شامل کردہ شود یا قدرے حصہ از مسجد در راہ شامل کردہ شود این بحکم کتاب درست باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بلاشک ہر دو درست است زیرا کہ درین فائدہ عوام الناس است کما قال فی الکنز وان جعل شیئاً من الطریق مسجداً صح کعکسہ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ علامات بلوغ کودکان ودختران چہ باشد وبچند سال بلوغ ثابت میشود ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب علامتِ بلوغ کودک احتلام است ونشانِ بالغ شدنِ دختر حاملہ گردیدن است ودرصورت عدم احتلام وحمل مدتِ بلوغ کودک ہژدہ سال است ومدت بلوغ دختر ہفدہ سال بنابر قول غیر مفتی بہ وبقول مفتی بہ پانزدہ سال درحق کودک ودختر ہر دو مقرر است ادنی مدت بلوغ کودک دوازدہ سال وادنی مدت بلوغ دختر نہ سال است اگر درین مدت کودک یا دختر اقرار بلوغ کند صادق باشد بشرطیکہ از ظاہر حال مخالف

نباشد ۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اخیری مدتِ صحتِ دعوی شفعہ تا چند باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب اخیری مدتِ دعوی شفعہ یک ماہ است بعدازان دعوی شفعہ مسموع و مقبول نیست ۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ ابریشم درحقِ مردان چہ قدر جائز است و درکدام وقت ممنوع میباشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب استعمال ابریشم برائے مردان قطعاً حرام است البتہ بمقدارِ چہار انگشت حلال باشد بالین و فرش ابریشم نیز حلال است زیراکہ بر فرشِ ابریشم نشستنِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم از روایات ثابت شدہ است و در غزوات برائے حفاظتِ جان ہم جائز است ۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ انگشتری ہائے مہری برائے کدام کدام اشخاص جائز است ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب انگشتر ہائے مہری برائے قاضی و حاکمِ وقت روا است عوام الناس را خوب نیست انگشتری از نوع سیم درست باشد سنگی و آہنی و زری حرام است زیراکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمودہ اند ۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ آباد کردنِ زمینِ کوہی و صحرائی دعوی ملکیت درست میشود یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب اگر بحکمِ حاکمِ وقت آباد کردہ باشد دعوی ملکیت درست باشد زیراکہ مالک زمین صحرائی و کوہی حاکمِ وقت میباشد ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ کشت کاری زمین بقانونِ شرعی چہ طور باشد و در چند وجوہات مزارعت درست میشود هو المصوب للجواب. بحکم کتاب مزارعتِ زمین در سہ صورت جائز میباشد۔

(۱) اینکہ زمین وتخم یک شخص را باشد وعمل وقلبہ دگر کس را۔

(۲) اینکہ زمین یک شخص را باشد وتخم وعمل وقلبہ دگر کس باشد

(۳) عمل یک شخص کند وتخم وزمین وقلبہ دگر کس را باشد

درین سہ صور تہائے مذکورہ مزارعت درست باشد واین صورِ ثلاثہ مجوزۂ مزارعت را شاعرے در نظم آوردہ است ؎

زمین تنہا عمل تنہا زمین باتخم اے عاقل
ورائے این سہ صورت دان ہمہ ناجائز وباطل (ھدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر مجنون یا کودکِ نابالغ بر کسے شمشیر بکشد واز دستِ آن کس مجنون یا کودک قتل شود درینصورت قصاص ودیت لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب در صورتِ مسئولہ صرف دیت لازم میشود زیرا کہ صبی ومجنون معصوم النفس اند بکشیدن شمشیر عصمتِ نفسِ کودک ومجنون ساقط نمیشود. بہ وجہ عدم اختیار الیشان مگر دفع شر از نفس خود بہر کس لازم است بنا برین بر قاتلِ کودک ومجنون قصاص لازم نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ برائے واپس گرفتنِ مالِ مسروقہ از سارق کشتنِ سارق درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مسئولہ اگر واپس کردنِ مالِ مسروق بغیر از کشتنِ دزد ممکن نباشد قتلِ سارق مباح باشد وبر قاتلش قصاص لازم نمیشود ورنہ بقتل سارق قصاص واجب باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر از تنورِ شخصے آتش در انبارِ گندم وجو افتادہ بسوزد بہ مالکِ تنور تاوان ونقصان انبار لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب تاوان ونقصانِ سوختنِ انبار بر مالکِ تنور لازم نیست زیراکہ این فعلِ اختیاری نیست ومواخذہ بر فعلِ اختیاری میباشد (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے غیرِ مسلم میگوید کہ اللہ تعالیٰ بر ذاتِ خود وبر پیدا کردنِ شریکٗ والدین برائے خود قادر است واستدلال بر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ میکند استدلالش درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب استدلالِ غیرِ مسلم غلط است خداوند پاک بر ذاتِ خود وبر پیدا کردنِ شریک خود ووالدین قادر نیست زیراکہ ازین حدوثِ ذاتِ باری تعالیٰ لازم میشود زیراکہ ہر مقدور حادث میباشد اگر خداوند تعالیٰ بر ذاتِ خود قادر شود پس ذاتِ او مقدور گردد قدیم نماند حالانکہ ذات وصفاتِ خداوند پاک قدیم است وشریکِ باری ووالدینِ او ممتنع اند۔ اگر خداوند تعالیٰ برانہا قادر شود پس ممکن شوند واین خلف وخلافِ مفروض است بنابران خداوند تعالیٰ بر ذاتِ خود وبر پیدا کردنِ شریکِ باری وغیرہ ممتنعات قادر نیست واطلاقِ شی باعتبارِ مفہومِ وجود اگرچہ بر خداوند پاک ہم میشود۔ مگر در آیتِ مذکورہ بالا مراد از شی اشیاء ممکنہ است ممتنعات از اطلاقِ حکمِ خداوند تعالیٰ خارج اند۔ کما هو الظاهر من کتبِ علم الکلام وعقائد الاسلام۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے غیرِ مسلم میگوید کہ اللہ تعالیٰ بر عرشِ خود نشستہ عدالت میکند ودلیل بر آیت ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پیش میکند دلیلش درست است یا غلط هو المصوب للجواب بحکم کتاب شخصِ غیرِ مسلم غلط میگوید خداوند تعالیٰ از نشستنِ امکانی بلکہ از جملہ صفاتِ ممکنہ مبرا وپاک است وآیتِ مبارکِ مذکورِ بالا از متشابہات است۔

علاوہ ازین در محاورہ واصطلاحِ عرب معنی استواء مع صلہ کلمہ علیٰ بر استعلا دلالت میکند

و مع الی المعنی قصد و ارادہ استعمال میشود۔ برائے خداوند تعالی صفاتِ ممکنہ ثابت کردن کفر و زندقہ است۔ تفسیر کبیر

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے قول بر حدوثِ قرآنِ پاک میکند در حقِ او حکمِ شریعت چیست هو المصوب

الجواب: قول بر حدوثِ قرآنِ پاک کفر است قرآنِ حکیم باعتبارِ مفهوم کلامِ نفسی قدیم است۔ البتہ اشکالِ حروف و کلماتِ منقوشہ و متلفظہ مرکبہ حادث اند و نزدیکِ حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قرآنِ پاک عبارت از معانی و مفهوم است و آن صفاتِ باری تعالی قدیم اند (شرح عقاید نسفی)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اکثر حاکمانِ حکومتہائے اسلامی عشرِ اراضی از رعیت خود میگیرند درین صورت دوبارہ دادنِ عشر بر مالکِ زمین لازم باشد یا نہ هو المصوب الجواب: بحکمِ کتاب ولایت و اختیارِ گرفتنِ خراج، زکوة، و عشر، حاکمانِ حکومتہائے اسلامی را میباشد اگر حاکمِ حکومت مسلمان باشد پس دوبارہ دادنِ عشر بر مالکانِ زمین لازم نیست و اگر حاکمِ ملک در مصارف خود صرف نکند پس شخصے کہ توانگر و ذی اقتدار باشد احتیاطاً عشر دوبارہ دادہ باشد مفتی بہ و بہتر ہمین است و اگر باوجودِ این دوبارہ ندہد ہم الزام و گناہ نباشد لیکن بوقتِ ادائیگی عشر نیت تصدق کردن لازم است۔ (عالمگیری)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ دہ اشخاص شخصے را قتل کنند در قصاصِ یک شخص ہمان دہ افراد را در قصاص قتل کردہ میشوند یا نہ هو المصوب الجواب: بحکمِ کتاب بلاشک و شبہ دہ اشخاص در قصاص یک شخص قتل کردہ میشوند ہمچنین یک شخص در قصاصِ دہ اشخاص قتل کردہ میشود۔ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ در زمانۂ خلافتِ خود دہ اشخاص را در قصاصِ یک

شخص قتل کردہ بُودند۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر دو شخص دستِ کسے قطع کنند درینصورت قصاص لازم باشد یا دادنِ دیت هوالمصوب للجواب. بحکمِ کتاب درصورت مذکورہ قصاص قطع دست ساقط گردیدہ دیت لازم میشود بہر دو قطع کنانِ دست دیتِ دستِ مقطوع لازم است ۔ (ھدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے شخصِ دگر را بہ تیر زدہ تیر ازوے گذشتہ دگرکس قتل کند درینصورت چہ حکم باشد هوالمصوب للجواب. بحکمِ کتاب درصورتِ مذکورہ درحقِ مقتولِ اول حکمِ قصاص است و درحقِ مقتولِ ثانی دیت لازم باشد ۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ دربُریدن وتراشیدنِ ریش بحکمِ کتاب دیت یا قصاص لازم میشود یا نہ هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب این مسئلہ مختلف فیہا است

نزدیکِ حضرتِ امامِ مالک وامام شافعی رحمہما اللہ درین حکم حکومتِ عادل معتبر است ونزدیکِ حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہ بُریدن وتراشیدنِ ریش دیت واجب است زیراکہ ریش زینتِ مردان است پس مثلِ اندام است و در قطعِ اندام قصاص یا دیت لازم میشود ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ دیتِ قتلِ انسان چہ قدر باشد وکفارہ اش چہ باشد هوالمصوب للجواب. بحکمِ قانونِ شرعی دیتِ قتلِ انسان ۱۰۰ صد شتران یا یکہزار دینار یا دہ ہزار درہم است و کفارہ اش آزاد کردنِ رقبۂ مؤمنہ یا روزۂ دو ماہ است کما قال اللہ تعالیٰ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ واین حکم نزدیکِ حضرت

امام اعظم است ونزدیکِ حضرت امام شافعی رح دیتِ انسان دوازدہ ہزار درہم است ۱۲۰۰۰
دلیلش حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہ است ان رجلا قُتِل فجعل النبیُ صلی اللہ علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفاً رواہ ابوداؤد والترمذی

و دلیل حضرتِ امام اعظم رحمہ اللہ حدیثِ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما است ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضیٰ بالدیۃ فی قتیل بعشرۃ الاف درہم۔ (ھدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نذرلغیر اللہ جائز است یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب اگر غیر اللہ را نادر معبود داند درینصورت نذر کردن بنام غیر اللہ نذر شرک صریح وحرام باشد و اگر غیر اللہ را معبود نداند بلکہ ایصال ثواب نذرِ خود برُوحش مقصود او باشد درینصورت بلاشک و شبہ نذرلغیر اللہ جائز است زیراکہ ایصالِ ثوابِ نذر بزندہ ومردہ ہردو میرسد درحقِ مردہ خیرات باشد وزندہ مالکِ نذر میشود۔ فتح القدیر

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نذر بچند قسم است هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب نذر بر دو نوع است

(۱) نذرِ مطلق

(۲) نذرِ مقید

مصرف نذرِ مطلق عام میباشد ومصرفِ نذرِ مقید خاص است ونذرِ مقید ہم بر دو قسم است

۱ نذرِ مقید بمکان

۲ نذرِ مقید بشخص معین

نذرِ مقید بمکانِ مخصوص بمکان باشد مثلاً درگاہِ حضرت پیر بابا صاحب رحمہ اللہ یا درگاہِ حضرت کاکا صاحب رحمہ اللہ وغیرہ مکاناتِ متبرکہ مخصوصۂ بزرگانِ دین۔

نذرِ مقید بشخص معین مثلاً پیر بابا صاحب یا حضرت کاکا صاحب یا حضرت خواجہ اجمیری رحمہ اللہ

یا حضرت غوثِ اعظم شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ یا بزرگ دیگر از بزرگان حیات۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زید نیت کرد کہ اگر فلان حاجتم حسب مرادِ من برآید گاؤ یا گوسفند خواجہ حضرت شاہ عبدالقادر غوث صمدانی رحمہ اللہ یا خواجہ اجمیری یا حضرت پیر بابا صاحب رحمہ اللہ را خواہم داد وبعد از حصولِ مراد حیواناتِ مندرجہ بالا بنام خدا جل جلالہ ذبح کردہ بہ درویشان خورانیدہ ثوابِ طعام وفاتحہ بارواح خواجہ گان مذکورہ بخشید۔ درینصورت خوردنِ گوشت جانورانِ مذکورہ جائز است یا نہ ونسبت بسوئے غیرِ خدا وتشہیر بنامِ بزرگانِ دین موجبِ حرمتِ آنہا میشود یا نہ ھوالمصوب للجواب۔ بحکم کتاب بنفسِ تشہیر بنامِ بزرگانِ دین اشیاء مذکورہ حرام نمیشوند کما قال اللہ تعالی فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وقال ایضا وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ما موصولہ در آیات مذکورہ برائے عموم وشمول است۔ رسالہ اعلاء کلمۃ اللہ ص۵ مصنفہ اعلیحضرت قبلۂ عالم پیرِ روشنضمیر حضرت مہر علیشاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ (گولڑہ شریف)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ جانوریکہ اورا در عربی سائبہ ودرہندی سانڈ گویند آنرا بنامِ غیرِ خدا رہا کنند چنانچہ دستورِ قومِ ہنود است اگر کسے مسلمان آنرا بنامِ خداوند پاک ذبح کردہ گوشتِ او پختہ یا بریان کردہ خورد درین صورت خوردنِ گوشتِ آن حلال باشد یا حرام ھوالمصوب للجواب۔ بحکم کتاب خوردن گوشتِ آن جانور قبل از ادائے قیمت بمالکش اختلاف است نزدِ بعض علماء حلال است ونزدِ بعضِ حرام مفتی بہ وصحیح اینکہ حرام است زیراکہ بہ رہا کردن آن جانور ملکیتِ مالک باطل نشدہ پس اگر مالک باسم اللہ ذبح کند یا غیر مالک باذن مالک ذبح کند حلال باشد واگر بغیرِ اذنِ مالک ذبح کردہ شود حکمِ آن غصب است حرمتش بوجہ

غصب باشد نہ بدین وجہ کہ تشہیر بنامِ غیراللہ کردہ شدہ است۔
در فتاوی عالمگیری آوردہ مسلمٌ ذبح شاۃَ المجوسی لبیت نارھم او الکافر لاٰلھتھم تؤکلُ لانہ سم اللہ تعالیٰ علیہ ویکرہ للمسلم کذا فی التاتارخانیۃ ناقلاً عن جامع الفتاوی۔
در فوائد برہانی نوشتہ مجوسی گاوے بمسلمانے داد کہ بنامِ نار ذبح کند مسلمان آنرا بنامِ خدا ذبح نمود گوشتِ آن حلال است۔ پس اگر مشرکے یا مسلمانے بنامِ بزرگے جانور رہا کند خوردنش حرام نیست۔ زیراکہ ازین انتساب خللے ونقصانے واقع نشدہ خصوصاً وقتیکہ مسلمان آن جانور را برائے فاتحہ وایصالِ ثواب بزرگے بغرض فربہ شدن رہا کردہ باشد۔
رہا کردنِ جانوران بغرضِ تقرب خدا وایصالِ ثواب بارواحِ بزرگانِ دین درست است بشرطیکہ در وقتِ ذبح بنامِ خدا بغرضِ تقرب وایصالِ ثواب بزرگانِ دین قصد کردہ باشد جامع الفتاوی۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مالِ منذور یا صدقۂ فطر بہ فقرا ومساکینِ غیر مسلم دادن روا باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درست است بخلاف زکوۃ کہ دادنِ آن مخصوص بمسلمان است غیر مسلم را دادنش ممنوع است۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ خانہ کعبہ (بیت اللہ) بر روضۂ مطہرۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم افضلیت میدارد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم افضل المخلوقات ثابت شدہ لہذا بحکمِ شرافۃ المکان بالمکین مقامِ روضۂ مطہرۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر خانہ کعبہ بلکہ بر جملہ امکنۂ دنیا افضل وبہتر است ہمین مفتی بہ ومتفقۂ علمارکرام است۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بیعتِ مروجہ فی زماننا سنت باشد یا فرض یا واجب ثبوتِ شرعی این چیست و سلسلۂ پیری ومریدی طریقت از کدام زمانہ شروع شدہ وفائدہ ازان چہ باشد؟ ھو المصوب

للجواب بحکمِ کتاب بیعتِ مروجہ طریقۂ سنت است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر تقوی وپرہیزگاری درزمانۂ خود میفرمودند چنانچہ از مستوراتِ انصار بر ترک کردنِ نوحہ واز فقرار مہاجرین بر ترک کردن سوال بیعت فرمودہ بودند۔

وفائدہ ازین کثرتِ ذکر الٰہی وزہد وتقوی است واطمینانِ قلبی واخلاص وترکِ ماسوی اللہ از نتائج آن میباشد زیراکہ سنت اللہ برین جاری شدہ کہ بغیر صحبتِ علمار علم وبغیر مجلسِ خیاط خیاطت وبلا صحبتِ آہنگر آہنگری ہرگز حاصل نمیشود۔ ہمچنان بغیرِ صحبتِ اولیار اللہ سکینہ واطمینانِ قلب ناممکن است۔ مولانائے روم رح میفرماید

صحبتِ صالح ترا صالح کند — صحبتِ طالح ترا طالح کند
یک زمانہ صحبتے با اولیار — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
گر تو سنگ خارا ومرمر بوی — گر بصاحبدل رسی گوہر شوی

الیضا

اولیار اہست قدرت از آلہ — تیر جستہ باز گرداند زِراہ

صحبتِ دوستانِ خدا کیمیائے معرفت است مضمونِ بیعتِ مذکورہ از صحیح بخاری وابن ماجہ ثابت است۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ یک شخص درمدت العمر از متعدد پیرانِ زمانہ خود مرید میتوان شد یانہ ھو المصوب

للجواب یک شخص بغرضِ تبرک وفیض حاصل کردن از متعدد پیران مرید میتوان شد بشرطیکہ تحقیر وتوہین پیرِ اول نکند البتہ آن شخص مستثنی است کہ جذبۂ عشق ورابطہ کمالی محبت پیرِ اول

بدیگر جاہیلان ندہد۔ (مکتوباتِ شریف اعلیٰحضرت جناب قبلۂ عالم پیر صاحب گولڑہ شریف)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قابلِ ارشاد و تلقین کدام شخص باشد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب قابلِ ارشاد و تلقین شخصے باشد کہ علاوہ از علمِ دین ضروری بر اوصافِ مندرجہ ذیل موصوف باشد۔

(۱) متقی

(۲) از گناہان کبائر مجتنب۔

(۳) غیرِ مصر بر صغائر.

(۴) زاہد عابد

(۵) بر اشغالِ اذکار دوام کنندہ۔

(۶) عامل امر معروف و نہی عن المنکر

(۷) ذو فہم

(۸) مستقل الرائے

(۹) از صحبتِ پیرِ کامل فیض یافتہ

(۱۰) سندِ اجازت حاصل کردہ باشد۔

مکتوباتِ شریف اعلیٰحضرت قبلۂ عالم جناب پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درمیانِ طریقت و شریعت فرق و اختلاف ہست یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب طریقت از شریعت مخالف نیست شریعت نام ہدایات و ارشادات خدا و رسول ہست و طریقت بر آن بطرزِ صحیح عمل کردن میباشد۔ (احیاء العلوم)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در اصطلاح صوفیائے کرام معنی ولی چیست و در طریقۂ سلوک بہ طے کردن کدام کدام مقامات انسان مستحقِ ولایت میشود ھو المصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب چون سالک سائر الی اللہ بعد از مشاہدۂ تجلیات (ہو الظاہر) و نیز تجلیات (ہو الباطن) اولاً بحسب خصوصیات و تمیزات و ثانیا بافنا ربعض تمیزات در مرتبہ جمع فنا حاصل کردہ در مقام جمع الجمع برسد آنگہ مستحقِ مرتبۂ ولایت میشود و آن را ولی میگویند (مکتوبات پُر برکات حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قوالی کہ در خاندانِ چشتیہ مروّج است در شریعت جائز است یا نہ ھو المصوب للجواب قوالی بر پنج نوع است کما قال فی العوارفِ قال ابوبکر الکتانی السّماع علی خمسۃ اوجہٍ

(۱) سماع العوام علی متابعۃ الطبع

(۲) وسماع المریدین رغبۃ ورھبۃ

(۳) وسماع الاولیاء رویۃ الآلآء والنعماء

(۴) وسماع العارفین علی مشاھدۃٍ

(۵) وسماع اھل الحقیقۃ علی الکشف۔ ولکل واحد من ھؤلاء حضورٌ ومقامٌ

صاحبانِ این مقامات را قوالی جائز است بغیر الیشان اہلِ ہوا را روا نیست لاھلھا حلالٌ و لغیر اھلھا حرام (احیاء العلوم)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بذریعۂ آلۂ مکبّر الصوت (لاؤڈ سپیکر) شنیدنِ وعظ جائز باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب چونکہ آلۂ مکبّر الصوت برائے افادہ واستفادہ ایجاد کردہ شدہ لہذا بشرطِ ضرورت شنیدنِ وعظ و خطبہ بذریعۂ آلہ مذکورہ جائز باشد البتہ نماز در آلۂ مذکورہ جائز نیست

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ہمراہِ روپیہ کالدار و نوٹ کہ تصویر دار باشد خواندن نماز جائز باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب از جہتِ ضرورتِ عامہ وعمومِ بلوی خواندنِ نماز مع تصویر دار روپیہ و نوٹ جائز است۔ (مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بہ بول کردنِ حیوانات وقتِ خرمن غلہ پلید میشود یانہ واگر پلید میشود طریقہ پاک کردنش چہ باشد هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب (۱) بشستن (۲) وہبہ کردن (۳) و خوردن (۴) . وفروختن (۵) وتقسیم کردن غلہ مشترکہ درمیانِ حصہ داران بحکمِ ضرورتِ عامہ وعمومِ بلوی کل غلہ خرمن پاک میشود زیراکہ ضائع کردنِ مال در قانونِ شرعی ممنوع است ۔ شامی صـ ۳۳۸

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بطرفِ حضرت خواجہ اجمیری رحمہ اللہ این قول منسوب شدہ مشہور است کہ خواجہ صاحب فرمودہ اند وقتے من بزیارتِ خانہ کعبہ مشرف میشدم ہنوز خانہ کعبہ خود بزیارتِ من میآید آیا این درست است وممکن باشد یانہ هو المصوب للجواب این بنا بر کرامت ممکن ودرست است وکراماتِ اولیا برحق است چنانچہ در شامی صـ ۹۶۷ می نویسد ثم قال والانصاف ما ذکرہ الامام النسفی حین سئل عما یحکی ان الکعبة کانت تزور واحدا من الاولیاء هل یجوز القول به فقال نقض العادة علی سبیل الکرامة لاهل الولایة جائز عند اهل السنة وعبارة النسفی فی عقائده وکرامات الاولیاء حق فتظهر الکرامة علی طریق نقض العادة للولی من قطع المسافة البعیدة فی المدة القلیلة وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة والمشی علی الماء والهواء وکلام الجماد والعجماء واندفاع المتوجه من البلاء وکفایة المهم فی الاعداء وغیر ذلك

من الاشیاء

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر بکرامتِ بزرگے خانہ کعبہ از مقامِ خود جنبیدہ بدیگر جا نقل کند درین صورت نماز بچہ کیفیت خواندہ شود و کدام مقام خانہ کعبہ (قبلہ) باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درینصورت نماز بجانبِ میدان و ہوا رِ خانہ کعبہ خواندہ میشود کما قال فی الشامی ص۱۷۰ لو ذھبت الکعبۃ لزیارۃ بعض الاولیاء فالصلوٰۃ الی ھوائھا۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ صادر شدنِ کارِ خلافِ عقل و خرقِ عادت در تعریف جادو ہم میباشد پس فرق درمیانِ معجزہ و کرامت و جادو چہ باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب خرقِ عادت اگر از نبی باشد معجزہ است و اگر از ولی متبعِ شریعتِ نبی زمانہ خود صادر شود کرامت است و اگر خرقِ عادت بذریعۂ آلاتِ خارجیہ باشد و فاعلش یقین کنندۂ نبی وقت نباشد پس سحر و جادو است و اعتقاد کنندہ بران کافر باشد۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ولدِ زنا کہ مادرش در راہِ عامہ انداختہ باشد راہ گذران را برداشتنِ آن از راہ جائز باشد یا نہ ھو المصوب للجواب درصورتِ مسئولہ اگر خوفِ ہلاکتِ طفل نباشد از راہ برداشتن مستحب است و اگر خوفِ ہلاکت باشد درینصورت برداشتن از راہ واجب و لازم باشد۔ (ھدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر یابندۂ لقیط از نان و نفقہ عاجز گردد درینصورت انتظامِ پرورش چہ باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درین صورت نان و نفقہ اش بر بیت المال حکومت اسلامیہ لازم باشد زیرا کہ میراثِ لقیط حقِ بیت المال است و یابندۂ لقیط در حقِ پرورش محض محسن و

متبرع باشد۔ عینی

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے لقیط در راہ یافتہ بردہ است اکنون کسے بزور از یابندہ گرفتن میخواہد بحکمِ کتاب اوراحقِ گرفتنِ لقیط باشد یانہ ھوالمصوب للجواب حقِ گرفتنِ لقیط بغیر مرضی یابندہ ہیچ کس رانیست زیراکہ یابندۂ لقیط حقدار گردیدہ پس حقِ پرورش اول بر یابندہ است بر و ظلم وجبر مناسب نیست۔ عینی

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے بر لقیط دعوی فرزندی کند دعوی نسب از مدعی ثابت میشود یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بہ ثبوت شرعی نسبِ لقیط از مدعی ثابت میشود بشرطیکہ یابندہ دعوی نسب نکردہ باشد چون بہ ثبوتِ شرعی نسب لقیط از مدعی ثابت گردد پس پرورشِ لقیط بر و لازم باشد۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر لقیط دختر باشد ہمراہِ یابندہ پرورش کنندہ نکاحش روا باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب اگر زنِ یابندہ شیر خود لقیط را ندادہ باشد وحرمتِ رضاعت درمیان واقع نشدہ باشد درینصورت بلاشک وشبہ ہمراہِ یابندہ نکاح لقیط رواست (عالمگیری)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے چارپائے گمشدہ یافتہ بود پورہ چہار سال پرورش کردہ است اکنون بعد از چہار سال مالکِ آن پیداشدہ چارپائے مذکورہ از پرورش کنندہ واپس میگیرد بحکمِ کتاب حقِ گرفتن میدارد یانہ وبہ تاوانِ پرورش چار سالہ ملامت باشد یانہ ھوالمصوب للجواب اگر بغیر حکمِ قاضی حکومت پرورش کردہ است پس پرورش کنندہ متبرع ومحسن است احسانِ خود واپس نگیرد واگر بحکمِ قاضی حکومت پرورش کردہ باشد درینصورت تاوانِ پرورش بر ذمۂ مالکِ

اصلی قرض گردیدہ تا وقتیکہ تاوانِ پرورشِ خود از مالکِ اصلی خود حاصل نکند حیوان بمالک خود حوالہ نکند (مستخلص)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے گاؤنر در راہ گمشدہ یافتہ مکمل ہفت سال پرورش کردہ ہنوز شخصِ دگر دعوی ملکیت کردہ و بر دعوی خود گواہ پیش نمیکند و نہ علاماتِ گاؤِ خود صحیح مینماید درینصورت یابندہ بدادنِ گاؤِ مذکور ملامت باشد یانہ وحقِ تاوانِ پرورشِ ہفت سالہ او رامیرسد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکورہ یابندۂ گاؤنر بدادنِ گاؤِ مدعی را ملامت نیست تا وقتیکہ بر مدعائے خود گواہ پیش نکند یا نشانِ صحیح بیان نکند گاؤِ مذکور حقِ او نباشد۔ هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے شکمِ زنِ حاملہ زند و بسببِ زدنش بچۂ مردہ بیندازد درینصورت بر زنندہ دیت لازم باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بلاشک وشبہ درصورتِ مذکورہ دیت بر زنندہ لازم باشد۔ هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے شکمِ زنِ حاملہ زند و بسببِ زدنِ آن از شکمِ زن بچۂ زندہ بیرون شدہ فی الحال بمیرد درینصورت دیتِ بچہ لازم باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ دیتِ مکمل لازم میشود زیراکہ باعتبارِ سببِ اول آن بچہ مردہ است۔ (هدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے شکمِ زنِ حاملہ بزند و از ان حمل ضائع شود و زن ہم بمیرد درینصورت دیتِ زن لازم باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکورہ دیتِ زن و غُرّہ ہر دو لازم میشود زیراکہ دو انسان قتل شدہ است۔ هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شوہر زنِ حاملہ خود بزند وحمل ضائع گردد درینصورت بر شوہر دیت لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درینصورت دیت بر عاقلۂ شوہر لازم باشد وشوہر بسبب قتل از میراث محروم میشود ۔ (ھدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر زنِ حاملہ برائے ضائع کردنِ حملِ خود دوا بنوشد یا در اندامِ مخصوصِ خود دارو مُسقِط نہادہ کہ ازان حمل ضائع میشود درین صورت دیتِ حمل بر زنِ مذکورہ لازم باشد یا نہ؟ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ دیت بر عاقلۂ زن لازم میشود زیراکہ زنِ مذکورہ بچۂ شوہرِ خود ہلاک کردہ وتاوانِ ہلاک نمیتواند داد لہذا بر عاقلہ لازم باشد وبسببِ قتل زن مذکورہ از ارث محروم شدہ است ۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ فروختنِ شہتیر ہائے خانۂ مسقّف بحکمِ کتاب جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب فروختنِ شہتیر ہائے خانۂ مسقّف جائز نباشد زیراکہ تسلیمِ شہتیر ہائے مذکور بغیر بردن آوردن از سقفِ خانہ ممکن نیست بنابرین این بیع فاسد است ۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ یک درخت درمیانِ پنج افراد مشترک است یکے از شریکانِ مذکورہ بغیر مرضی چار دیگر حصۂ خود بلا ابراز وتقسیم کردنِ حصص مشترکہ بشخص دگر فروختن میخواہد بحکمِ کتاب این بیع درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکورہ بلا ابرازِ حصص مشترکہ فروختن حصۂ شریک درست نیست ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ چیزے درمیانِ دو نفر مشترک است یکے از شریکانِ حصۂ خود ہبہ کردن میخواہد بحکمِ کتاب ہبۂ مذکورہ درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورت مذکورہ

اختلاف علمائے کرام است نزدیک صاحبین ہبہ مشاع صحیح است ونزدیک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہبہ مشاع باطل است وفتوی ہم برین ست (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر کسے در راہ عامہ چاہے سازد یا سنگے بنہد وشخصے دران چاہ بیفتد یا بر شخص راہ گذر سنگ مذکور افتادہ ہلاک کند دریں صورت بر چاہ کن وسنگ نہندہ دیت لازم میشود یانہ ھو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورتہائے مذکورہ دیت لازم میشود مگر اداکردن دیت بر عاقلہ باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے در راہ عامہ چیزے ثقیل نہادہ برکسے افتد واو ازان ہلاک گردد درین صورت ضمان لازم باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مذکورہ ضمان لازم است زیراکہ شخص نہندہ چیز ثقیل ظلم وتعدی کردہ است۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در راہ عامہ بیت الخلاء وچاہ ساختن درست باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکم لاضرر ولا اضرار فی الاسلام درمیان راہ عامہ بیت الخلا وچاہ وغیرہ ساختن ممنوع است۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در اندام مخصوص شخصے نشان فرج وذکر ہر دو موجود است دریں صورت شخص مذکور درحکم مرد باشد یا درحکم زن ھو المصوب للجواب بحکم کتاب اگر بول براہ ذکر میکند پس مرد است واگر براہ فرج میکند پس درحکم زن باشد (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در اندام مخصوص شخصے نشان ہر دو راہ موجود است واز ہر دو راہ بول میکند

درین صورت شخص مذکور در حکمِ مرد باشد یا در حکمِ زن هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکوره حکم بغلبہ داده میشود اگر اول براہِ ذکر بول میکند مرد باشد واگر بول مقدم براہِ فرج میکند در حکمِ زن باشد ۔ هدایه

چه میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که اگر شخصے از هر دوراه برابر علی السوار بول میکند درین صورت شخصِ مذکور در حکمِ زنان باشد یا مردان هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکوره شخص مذکور در حکمِ خنثی مشکل است درصورتِ مذکوره شناخت ومعلومیتِ مرد وزن مشکل است بنابرین خنثی مشکل میگویند ۔ هدایه

چه میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که خنثی مشکل از دارِ فانی بدارِ باقی رحلت کرده وقتِ دفن مثلِ زن پرده بر قبرش لازم باشد یا نه هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب وقتِ دفن کردن خنثی مشکل پرده بر قبرش لازم است زیراکه خنثی مشکل در حکمِ زنان است ۔ ردالمحتار

چه میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که شوهر زنے ذکر بریده است قابلِ همبستری نیست برائے زنش عقدِ ثانی جائز باشد یا نه هوالمصوب للجواب بشرطِ مطالبه بحکمِ حاکمِ وقت درصورتِ مذکوره عقدِ ثانی زنِ بریده آلت جائز است کما قال فی ردالمحتار ص۹۱۷ فرّق الحاکم بینهما فی الحال.

چه میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که شوهر زنے بحکمِ قضا نامرد شده قابلِ کارِ زن نیست درینصورت زنش عقدِ ثانی میخواهد بحکمِ کتاب جائز باشد یا نه هوالمصوب للجواب بحکمِ حاکمِ وقت بعد از میعادِ یک سال حسب مطالبهٔ زن تفریق کرده میشود ۔ ردالمحتار

چه میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہرِ زنے بحکمِ قضا، الٰہی مجنون شدہ عرصۂ چار سال میشود کہ قابلِ خبرگیری زنِ خود نیست وزنش جوان است بعقدِ ثانی مجبور شدہ بحکمِ کتاب عقدِ ثانی جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب درصورتِ مسئولہ علمائے کرام مختلف اند نزدیکِ بعضِ درحقِ مجنون تاجیل ضروری نیست ونزدیک بعض از تاجیل یک سال لابدی است بہر حال حسبِ ضرورت بحکمِ حاکمِ وقت یا بحکمِ قاضی حکومتِ اسلامی عقدِ ثانی کردن روا باشد۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر حاکمِ وقت مالِ مغصوب یا مالِ جرائم بمالِ خود مخلوط کند درین صورت حاکم مالکِ مالِ مغصوب میشود یا نہ هو المصوب للجواب درصورتِ مذکورہ حاکم مالکِ مالِ مغصوب میشود ودادن زکوۃِ آن برو لازم است کما قال فی ردالمحتار ص۳۷ ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملکه فتجب الزکوۃ فیه۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ صدقہ وخیرات ازمالِ حرام درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب جائز نیست بلکہ موجبِ کفر وسخت گناہ باشد کما قال فی ردالمحتار ص۳۹ رجلٌ دفع الی فقیر من المال الحرام شیئا یرجو به الثواب یکفر ولو علم الفقیر بذلك فدعی له وامن المعطی کفرا جمیعًا

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زکوۃ ازمالِ حرام ادا میشود یا نہ هو المصوب للجواب ادا میشود کما قال فی ردالمحتار ص۳۹ لونوی فی المال الخبیث الذی وجبت صدقته ان یقع عن الزکوۃ وقع عنها۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے ظالم از کسے ظلماً مال گرفتہ درمالِ خود مخلوط کند ملکیتِ او بران ثابت

میشود یانہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب درصورتِ مسئولہ ملکیتِ ظالم ثابت میشود مگر قبل ازدادنِ عوضِ آن مال فائدہ گرفتن برائے ظالم حرام باشد کما قال فی ردالمحتار ص۳۹ ما یاخذہ من المال ظلما ویخلطہ بمالہ او بمال مظلوم اٰخر یصیر ملکاً لہ وینقطع حق الاول فلا یکون اخذہ عندنا حراما محضا نعم لایباح الانتفاع قبل اداء البدل فی الصحیح من المذهب

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بحلال دانستنِ گناہ کفر لازم میشود یانہ هوالمصوب للجواب بلاشک و شبہ کفر لازم میشود۔ درشرح عقائد النسفی آوردہ استحلال المعصیۃ کفر اذا ثبت کونہا معصیۃ بدلیل قطعی۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ چراغان روشن کردن بزیارت گاہِ بزرگانِ دین وتیل وغیرہ اشیا بنامِ بزرگانِ دین نذر کردن جائز باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب نذر مخصوص بنامِ خدا میباشد البتہ ثوابِ نذر بارواحانِ بزرگانِ دین ایصال کردن جائز است چراغان روشن کردن وتیل وغیرہ اشیا دادن اگر بغرض فائیدہ رسانیدن خدام (خدمتگاران) زیارت گاہِ بزرگان دین بودہ باشد جائز است کما قال فی ردالمحتار ص۱۹۷ الا ان قال یا اللہ انی نذرت لک ان شفیت مریضی او رددت غائبی او قضیت حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسۃ او الامام الشافعی او الامام اللیث۔ او اشتری حُصر المساجد ہم او زیتا لوقودها او دراهم لمن یقوم بشعائرها الیٰ غیر ذلک مما یکون فیہ نفع للفقراء والنذر للہ عزوجل وذکر الشیخ انما هو محل لصرف النذر لمستحقیہ القاطنین برباطہ او مسجدہ فیجوز بہذا الاعتبار

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر بر شخصے حقوق اللہ وحقوق عباد جمع شوند درینصورت ادائیگی حقوق اللہ مقدم باشد یا حقوقِ عباد هُوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ ادائیگی حقوقِ عباد مقدم باشد کما قال فی رد المحتار صـ۲۲۳ لتقدم حق العبد علی حق الشرع لا تہاونا بحق الشرع بل لحاجة العبد وعدم حاجة الشرع الاتری انه اذا اجتمعت الحدود وفيها حق العبد يبدأ بحق العبد لما قلنا ولانه ما من شئ الا ولله تعالی فيه حق فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد كذا فی شرح الجامع الصغير لقاضيخان ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنِ منکوحہ را از خانۂ شوہر بغیر محرم سفر کردن بچند مسافت جائز باشد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب زن را بغیر محرم از خانۂ شوہر بہ کم از مسافت سہ یوم بحاجت ضروری رفتن جائز است کما قال فی رد المحتار صـ۲۲۴

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ موئے زیرِ بغل تراشیدن بہتر باشد یا کندیدن هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب کندیدن مسنون است وتراشیدن ہم جائز است کما قال فی رد المحتار صـ۳۱۵ ذكر الحلق فی الابطين تبعاً للجامع الصغير ايماء الی جوازه وان كان النتف هوالسنة

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اطرافِ بروت از ریش حساب میباشد یا از بروت هوالمصوب للجواب درین مسئلہ اختلاف است نزدیکِ بعض از بروت حساب میشود ونزدیکِ بعض از ریش است ۔ رد المحتار صـ۳۱۵

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ موئے زیرِ ناف حلق کردن افضل باشد یا کندیدن هوالمصوب للجواب

بحکمِ کتاب موئے زیرِ ناف حلق کردن بہتر است کما قال فی ردالمحتار ص۳۱۵ واما العانۃ ففی البحر عن النہایۃ ان السنۃ فیہا الحلق لما جاء فی الحدیث عشر من السنۃ منہا الاستحداد وتفسیرہ حلق العانۃ بالحدید

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر نقارہ وطنبور ودف وغیرہ آلاتِ لہو ولعب در امرِ معروف شکستہ کردہ شوند درین صورت ضمانِ قیمت بآمر لازم میشود یانہ ھو المصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است نزدیکِ حضرتِ امام اعظم رحمہ اللہ ضمانِ قیمت لازم میشود ونزدیکِ صاحبین رح ضمانِ قیمت لازم نیست ومفتی بہ ہمین است کما قال فی ردالمحتار ص۴۳۳

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ہدیہ وتحفہ کردنِ ثوابِ عبادت بغیر جائز باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب باتفاقِ اہل السنۃ والجماعۃ بخشیدنِ ثوابِ عبادتِ نفلی بغیر جائز است کما قال فی ردالمحتار ص۳۶۴ سواء کانت صلوۃً اوصوماً اوصدقۃً اوقراءۃً اوذکراً اوطوافاً اوحجاً اوعمرۃً اوغیر ذلک من زیارۃ قبور الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والشہداء والاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البر

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تبدیلِ عبادت باسباب ومتاعِ دنیا جائز باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب باستثناء

(۱) تعلیمِ علوم (۲) اذان

(۳) امامت (۴) وقضا وغیرہ ضروریاتِ دین

عوض وبدل بعبادتِ خود از دنیا حاصل کردن باتفاقِ جملہ متون وشروح وفتاوی

ممنوع است ۔ ردالمحتار صـ۳۶۴

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در الفاظ۔ عبادت ۔ وقربت ۔ وطاعت فرق ہست یا نہ هوالمصوب

للجواب درمفہوماتِ الفاظِ مذکورہ فرق ثابت است عبادت درخضوع وخشوع مستعمل میشود وقربت ذریعہ قربِ خدا رامیگویند وطاعت درتابعداری وفرمان برداری استعمال میشود خواہ درحقِ خدا باشد یا غیرِ خدا۔ ردالمحتار صـ۳۶۶

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تعمیر کردنِ خانقاہ ومدرسۂ اسلامی ازصدقہ وحج نفلی بہتر باشد یا نہ هوالمصوب

للجواب تعمیر کردنِ خانقاہ ومدرسہ اسلامیہ ازصدقہ وحج نفلی افضل است بشرطیکہ فقیر مضطر یا اہل صلاح واز قوم سادات نباشد زیراکہ اکرام وعزت سادات ازصدقہ وحج نفلی بہتراست کما قال فی ردالمحتار صـ۳۹ حکی فی المسامرات عن رجل اراد الحج فحمل الف دینار یتأهب بها فجائته امرأة فی الطریق وقالت له انی من آل بیتِ النبی صلے الله علیه وسلم ولی ضرورة فافرغ لها مامعه فلما رجع حجاج بلده صار کلما لقی رجلا منهم یقول تقبل الله تعالی منك فتعجب من قولهم فرأی النبی صلی الله علیه وسلم فی نومه وقال له تعجبت من قولهم تقبل الله منك قال نعم یا رسول الله قال ان الله تعالی خلق ملکا علی صورتك حج عنك وهو یحج عنك الی یوم القیمة باکرامك لامرأة مضطرة من آل بیتی فانظر الی هذا الاکرام الذی ناله لم ینله بحجات ولا ببناء رباطات

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مناکحت درمیان بنی آدم بری وبحری وجنات جائز باشد یا نہ هوالمصوب

للجواب جائز نیست کما قال فی ردالمحتار صـ۲ لاتجوز المناکحة بین بنی آدم والجن

وانسان الماء لاختلاف الجنس

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح بذریعۂ خط وکتابت جائز باشد یا نہ هوالمصوب للجواب جائز نیست تاوقتیکہ ایجاب وقبول وحضورِ شہود از طرفین منعقد نشود نکاح جائز نباشد البتہ اگر برسیدنِ خط یکے از متعاقدین بطریقِ توکیل بہ غیبوبتِ دگر عقدِ نکاح بقاعدۂ شرعی بشرطِ اجازت کند درست باشد۔ ردالمحتار صـ ۴۰۹

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح بدلی در قانونِ شرعی جائز باشد یا نہ هوالمصوب للجواب نکاح بدلی کہ بہ شغار مشہور است نزدیکِ حضرت امامِ اعظم جائز است مگر درین عقد مہرِ مثل بر شوہر لازم میشود۔ ردالمحتار صـ ۵۱۵

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے طلاق نوشتہ بطرف منکوحۂ خود ارسال کند درینصورت طلاقش واقع میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بشرطیکہ خطِ مختوم ومرسوم بمہرِ شوہر شدہ باشد درینصورت برسیدنِ خط طلاق واقع میشود۔ ردالمحتار صـ ۶۶۲

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر برائے وداع ورخصتیٔ عروس قدرے زیورات ساختہ بہ منکوحۂ خود میدہد منکوحہ مالک زیورات میشود یا نہ هوالمصوب للجواب اگر بطریقِ ہبہ دادہ باشد منکوحہ مالکِ زیورات میشود واگر بطورِ عاریت وامانت دادہ باشد درینصورت منکوحہ مالکِ زیورات نباشد بلکہ شوہر مالک باشد۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بوقتِ وداع ورخصتی عروس پدرِ عروس بطورِ جہیز قدرے مال از قسمِ نقد وجنس

میدہد پدر دختر را حقِ واپس گرفتنِ آن مال میرسد یا نہ هوالمصوب للجواب اگر پدر دختر را آن مال بطورِ عاریت و امانت دادہ باشد حقِ واپس گرفتن میدارد و اگر بطورِ ہبہ و تملیک دادہ است پدر را حقِ واپسی آن مال نیست ۔ دختر مالکِ مال باشد ۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے بنگ و افیون و چرس نوشیدہ مدہوش گردد و در حالتِ مدہوشی زن را طلاق دہد درینصورت طلاقش واقع میشود یا نہ هوالمصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است لیکن مفتی بہ اینکہ طلاق درصورتہائے مذکورہ واقع میشود کما قال فی رد المحتار ص ۲۵۵ فینبغی ان لایتردد فی الوقوع وفی تصحیح القدوری عن الجواهر وفی هذا الزمان اذا سکر من البنج والافیون یقع زجرا وعلیہ الفتوی ۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ بنگ و افیون و چرس در قانونِ شریعت چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب بسببِ وجودِ سکر و نشہ استعمالِ بنگ و افیون و چرس حرام است ۔

مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حقہ نوشی و استعمالِ سگریٹ و نسوار در شریعتِ محمدی چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب بوجہ بدبوئی و فضول خرچی مکروہ تحریمی است ۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ ثوم و پیاز و مولی در قانونِ شرعی چہ حکم میدارد هوالمصوب للجواب بسببِ وجودِ بدبوئی خام استعمال کردن خالی از کراہیت نباشد و پختہ بلا کراہیت جائز است ردالمختار ۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در مقدماتِ قدیمہ دعوی درست باشد یا نہ اگر درست باشد پس میعادِ آن چند سال باشد هو المصوب للجواب مسئلہ مسئولہ بہ تمادی العمر مشہور است و اجرای این مسئلہ بقانونِ حاکم وقت میباشد و مدتِ آن کم از کم پانزدہ سال است کم ازین مدت مسئلہ تمادی العمر جاری نمیشود ردالمحتار صـ۷۸

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر بوقتِ ضرورت شخصے مضطر شدہ بشرطِ عدم وجودِ آب شراب نوشد یا در شدتِ گرسنگی گوشت مردار خورد درینصورت مضطر گنہگار باشد یا نہ هو المصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است مگر مفتیٰ بہ اینکہ بوقتِ ضرورت و اضطرار در شدتِ تشنگی و گرسنگی نوشیدنِ شراب و خوردنِ گوشت مردار در قانونِ شریعت رخصت کما قال فی ردالمحتار صـ۲۱۷ کما رخص فی شرب الخمر للعطشان واکل المیتۃ فی المخمصۃ وهو الفتوی۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے از شدتِ گرسنگی مے میرد و سوائے گوشتِ مردار و مالِ حرام چیزے حلال برائے سدِ رمق دستیاب نمیشود درینحالت ضرورت برائے سد رمق خوردنِ گوشتِ مردار بہتر باشد یا از مالِ حرام فائدہ گرفتن لازمی باشد هو المصوب للجواب بحکمِ قانونِ شریعت درین حالتِ ضرورت فائدہ گرفتن از ہر دو رخصت است مگر خوردنِ گوشتِ مردار بہ نسبتِ مال حرام بہتر باشد۔ ردالمحتار

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ ملازمتِ کفار برائے مسلمان جائز است یا نہ هو المصوب للجواب نوکری کفار سہ قسم است

(۱) جائز بلا کراہیت مثلِ نوکری بر اصلاح و مصالح و احقاقِ حقوق و دفعِ شرور و مفاسد و دفعِ دزدان و قطاعِ طریق و بنای قناطیر و مہمانسرائے و دیگر عماراتِ نافعہ بدلیلِ قصۂ حضرت یوسف علیٰ نبینا و علیہ السلام کہ از بادشاہِ مصر ملازمتِ داروغگی خزائنِ مصر درخواست کردہ بودند۔ تا اقامت

عدل بدین قسم نمایندہ بدلیل حکایت والدہ ماجدہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کہ ملازمتِ فرعون برائے شیر دادن حضرت موسیٰ علیہ السّلام قبول کردہ بودند۔

(۲) جائز باکراہیت مثل نوکریہا ئیکہ دراں لزومِ الیستادن درپیشِ کفار ادباً وتعظیماً لازمی باشد کہ درین ہتک شانِ مسلمان میشود

(۳) حرام مثلِ نوکری بر معاصی ومنہیاتِ شرعیہ چنانچہ عساکر وافواج را نوکر داشتہ برائے مقاتلہ اہلِ اسلام مقرر میکنند ۔ مجموعہ فتاوی مولانا عبد الحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ دست بوسی وقدمبوسی عالم باعمل وسلطانِ عادل وشخصِ زاہد وعابد جائز است یانہ هو المصوب للجواب دست بوسی وقدمبوسی عالم باعمل وبادشاہ منصف وشخصِ تقوی دار وپرہیزگار بغرض تبرک وفیض حاصل کردن نزدیکِ علمائے متاخرین جائز است ؎

عالمگیر	بردی کہ پیش آیدت روشنی تا بہ بینی زابتدار تا انتہار		اگر بوسہ بر خاکِ مردان زنی چشم روشن کن زخاکِ اولیا

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قیامِ تعظیمی برائے علمار وبزرگان دین جائز است یانہ هو المصوب للجواب۔ بلاشک وشبہ جائز باشد بشرطیکہ طلبگار تعظیم نباشد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ توہین وتحقیرِ علم وعلمار اسلام وبزرگان دین چہ حکم دارد هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب توہین وتحقیرِ علم وعلمار اسلام وبزرگان دین گناہِ کبیرہ ومستلزمِ کفر میباشد۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے بطورِ حقارت وتوہین گفتہ کہ کنزرا بالائے طاق نہید دربارۂ او درقانونِ شریعت چہ حکم باشد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب توہین وتحقیر کنندۂ علم فقہ وعلم اصول

سخت مجرم باشد. و توہینِ علمِ دینی مستلزمِ کفر است زیراکہ جملہ احکامِ فقہ و اصول مستنبط و مستخرج از کتاب اللہ (قرآن پاک) و سنتِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کردہ شدہ اند. اگر شخصِ مذکور بطریقِ توہین اعتقاداً فقہِ مذکور در حقِ کنز الدقایق گفتہ پس در ینصورت بلاشک و شبہ قولِ مذکور مستلزمِ کفر باشد. فتح القدیر

یا خیر من دفنت فی الترب اعظمه ۔۔۔ فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه ۔۔۔ فیه العفاف وفیه الجود والکرم

یا صاحب الجمال ویا سید البشر ۔۔۔ من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه ۔۔۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

تمام شد

الحمد للہ ذی القدرۃ العالیہ کہ «فتاوی شہابیہ» در تردیدِ عقایدِ وہابیہ بکتابتِ احقر عباد اللہ الباری ـ محمد گل رحیم الاسماری «فاضل دیوبند» خطیب جامع مسجدِ دلاور خان شہر پشاور بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ باختتام رسید اللہ تعالی نافع عوام گرداند